توضیح المراد من تحبیط فی الاستمداد

الملقب بـ

القیامۃ الصغریٰ علی من یقدم رجلا ویؤخر الاخریٰ

تألیف

رئیس المناظرین حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری

ناظم تعلیمات و شعبۂ تبلیغ دار العلوم دیوبند

خلیفۂ مجاز حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

احوج العباد
خادم دین

انجمن دعوت اہلسنت وجماعت

Scanned by CamScanner

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا

آیت بالا ہمارے مخالفین کا کیسا ہو بہو مصداق ہوئی کہ بایدو شاید خدا کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے ہرگز ہرگز حاشا و کلا استعانت بالغیر کی چوتھی صورت کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا۔ نہ وہ ہمارا مذہب۔ مگر انہیں کی چوبیس عبارات سے بیشک محقق اور قطعی طور سے ثابت ہو گیا کہ یقیناً وہ اسی کے قائل تھے اور اپنے قول سے خود کافر و مشرک ملحد ہوئے۔ اب جب تک صاف اور صریح توبہ نہ کریں تو ان کی خیر نہیں۔ اور جو ان کا قصد تھا کہ مسلمانوں کو عقیدہ شرکیہ میں مبتلا کریں وہ نہ حاصل ہوا۔ رسالہ

توضیح المراد لمن تخبط فی الاستمداد

عقبہ

القیامۃ الصغریٰ علی من یقدم رجلا ویؤخر الاخریٰ

کے ملاحظہ سے یہ بھی بخوبی ثابت ہو جائیگا کہ مولوی ریاست علیخاں صاحب شاہجہانپوری نے جو اہل بدعات کے بڑے سرگروہ ہیں رسالہ سبیل السداد فی مسئلۃ الاستمداد کو حرف بحرف تسلیم فرما کر استعانت بالغیر کی چوتھی صورت کو شرک و کفر و الحاد تسلیم فرما کر تمام مجوزین پر شرک و کفر و الحاد کا فتویٰ دیا اور یہ کہ تمام اہل مقاصد اسی صورت کے جواز کے قائل تھے اور ہیں جو کہ آج کفر و شرک کی فرقہ ہیں اس کو رسالہ ہذا میں انہیں کی فصل الخطاب اور مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی اور مولوی کرامت اللہ خاں صاحب جونپوری کی چوبیس عبارتوں سے ثابت کیا ہے اور یہ بات کہ تقویۃ الایمان میں بھی اس چوتھی صورت کو شرک کہا ہے مولانا اسمٰعیل صاحب شہید مرحوم مظلوم اہل بدعت کی ایک سو ایک عبارات اور تقویۃ الایمان کے تیرہ قرائن اور اٹھارہ نصرات اور دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ایسا ثابت کیا ہے کہ مخالفین کو بے قولی ہی کے دم آجائے۔ اہل علم و انصاف کے ملاحظہ کے قابل رسالہ ہے۔ خصوصاً جن حضرات علماء نے فصل الخطاب پر تحفظ فرمائے تھے وہ ضرور ملاحظہ فرمائیں اور ہو سکے تو جواب کی بھی تکلیف گوارا فرمائیں۔

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم لاما نع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منك الجد سبحانك ایاك نعبد وایاك نستعین اللہ اللہ ربی لا اشرك بہ احدا تبارکت وتعالیت صل وسلم وبارك علی من ختمت بہ النبیین و جعلتہ رحمۃ للعالمین صلوۃ وسلاما وبرکۃ تکون للنجاۃ وسیلۃ وللرفع الدرجات کفیلۃ وعلی الہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین ۔ آمین ۔

امابعد الٰہی تیرے وہ مقبول بندے کہاں چھپ گئے جو قبولِ حق کو اپنی نصرت اور فتح اور غلبۃ الحکمۃ کو مضالۃ المومن سمجھتے تھے ۔ آج جن کے ماحی بدعت حامی سنت بڑے بڑے لمبے چوڑے القاب، دو دو سطروں میں لکھے جاتے ہیں قبول حق اور سچی بات کا تسلیم کرنا اُن کے لیے حرام موت سے بھی زیادہ ناگوار معلوم ہوتا ہے ۔ انک علیٰ کل شی قدیر ۔

عالی جناب فاضل ریاست علی خان صاحب شاہجہان پوری نے رسالہ فصل الخطاب فی متبعی عبدالوہاب، جس میں اپنے نزدیک فرقہ وہابیہ نجدیہ کے عقائد تحریر فرما کر اپنے ہم مشرب علماء سے دستخط کرا لیے تھے شائع فرمایا ۔

چونکہ اس میں وہی مسائل تھے جن کو سالہا سال سے اہل بدعات نے زیر مشق بنا رکھا تھا ۔ طرفین سے اُن کے متعلق رسائل لکھے جا چکے تھے ۔ اصلا قابل لحاظ نہ سمجھا گیا ۔

لیکن چند دنوں کے بعد معلوم ہوا کہ خان صاحب کو اپنے اندوختہ اور عمر بھر کی کمائی پر ناز ہے اور اس کا بھی دل ہی دل میں افسوس ہے کہ ہائے رے میرا کلام کسی نے

Scanned by CamScanner

قابل رد بھی نہ سمجھا ؎

صَغُرْتَ عَنِ الْمَدِیْحِ فَقُلْتَ اُھْجٰی

کَاَنَّکَ مَا صَغُرْتَ عَنِ الْھِجَاءِ

جب یہ آواز کانوں میں زیادہ آنے لگی تو چونکہ بڑے خان صاحب فاضل بریلوی احمد رضا خان صاحب اور منجھلے خان صاحب علامہ دہلوی کرامت اللہ خان صاحب کے جواب میں رسائل لکھنے کی بعض وجوہ سے ضرورت تھی انہیں میں چھوٹے خان صاحب کی بھی دعوت کی گئی۔

سبیل السداد فی مسئلۃ الاستمداد میں فصل الخطاب کے سرغزل مسئلۃ استمداد بالغیر سے مفصل گفتگو ہوئی اور براہین قاطعہ اور حفظ الایمان کی عبارات کی تشریح السحاب المدرار فی توضیح اقوال الاخیار اور توضیح البیان فی حفظ الایمان میں کی گئی۔

اہل بدعات چاہے خان صاحب کو کچھ ہی کہیں مگر ہم تو خان صاحب کے ممنون ہی ہیں۔ ایک مخالف مفید ا۔ پنے خصم کے رسالہ میں کوئی بھی نقص نہ پائے اور باوجود پوری سعی اور کوشش کے کوئی غلطی بھی ظاہر نہ کر سکے اس سے زیادہ اور کیا حقانیت کی دلیل ہو سکتی ہے ؎

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

چھوٹے خان صاحب نے بادلِ ناخواستہ سبیل السداد کے تمام مضامین کو قبول فرما لیا صرف دو اعتراض کیے ہیں ایک [illegible] استمداد کی چوتھی صورت کو جو ہم نے متنازعہ فیہا قرار دیا اور اہل بدعات کو اس کے جواز کا قائل کہا ہے یہ دعویٰ بلا دلیل ہے بلکہ

Scanned by CamScanner

جس طرح ہم اس کے قائل کو مشرک اور کافر کہتے ہیں چھوٹے خان صاحب کے نزدیک بھی وہ قطعی مشرک اور کافر ہے ہیں

عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت ست

آخر پٹھان ہیں جی کڑا کر کے اتنا تو لکھ ہی دیا اب برادری میں رہیں یا خارج کر دیئے جائیں۔ یہ بھی پتھر کی لکیر ہے۔ ہماری محنت تو وصول ہوئی اگر ایک معمولی شخص کو بھی ہدایت ہو جائے تو وہ بھی ذریعہ نجات ہے پھر جائیکہ بدعت کا سرغنہ علی الاعلان ایک عقیدہ کفریہ سے اپنی برئیت بیان فرمائے۔ اللھم لک الحمد

دوسری غلطی یہ بیان فرمائی گئی کہ ہم نے جو مولینا اسمٰعیل صاحب شہید مرحوم مغفور اہل بدعت کے کلام سے معنی بیان کیے ہیں وہ بلاد ہیں ان کے لیے دلیل کی ضرورت ہے۔

چنانچہ ایضاح الکلام جو فصل الخطاب طبع دوم کی تہذیب ہے اس کے صفحہ ۴ پر فرماتے ہیں:

۱۔ واضح ہو کہ فقیر نے فرقہ وہابیہ نجدیہ کے عقائد کے ابطال میں رسالہ لکھا ہے کہ جس کا نام فصل الخطاب ہے اس کے حرف ایک مسئلہ کا دو سال کے بعد دیوبندیوں کی طرف سے جواب آیا۔ دراصل جلد سے دعا کے موافق مگر ایک نوع کی غلطی کیساتھ وہ یہ کہ آپ نے استعانت کی چار صورتیں لکھی ہیں اور استعانت کی چوتھی صورت زید کی طرف اپنی طرف سے اختراع کر کے منسوب کی ہے اور اس کو مستلزم غیر اور شرک ٹھہرایا ہے حاشا و کلا زید کا ہرگز یہ عقیدہ

لہ اللھم آمین ثم آمین ۱۲ منہ

نہیں اور نہ ہمارا اور نہ کسی عالم اہل سنت والجماعت۔ تاہم یہ خواہی نہ خوہی بہتان اور افترا ہے۔ آپ کی سچائی تب ظاہر ہوگی کہ ہماری کسی کتاب یا فتوے سے یہ ہمارا عقیدہ دکھائیں ورنہ یہ غلطی آپ کی قائم رہے گی یا اپنی غلطی سے رجوع فرمادیں۔ بغیر اس کے چارہ نہیں اور اگر بالفرض کسی نا یہ عقیدہ ہو بھی تو ہم آپ سے پہلے ایسے عقیدہ رکھنے والے کو مشرک اور کافر اور مشرک جانتے ہیں اور ہم اس عقیدہ سے بری۔ ۱۲ انتہی بعبارتہ

ابھی خدا چاہے معلوم ہوجاتا ہے کہ بہتان اور افترا ہے یا عین مفاد کلام والا شان ۱۲ منہ

جناب کا ارشاد موتیوں سے تولنے کے قابل ہے۔ کسی کتاب اور فتوے کا ذکر کیا نفس انتخاب ہی ثابت کردوں تب تو سہی ورنہ آپ علم ہم جاہل اور آپ ہی کا نہیں بلکہ آپ کے زیدہ اور ساتھیوں خان ودہلوی صاحبان کا بھی کہ یہ ایمان کامل واللہ تعالیٰ ہوالمستعان ۱۲ منہ

ان والا شان یہ تو فرمائیے کہ ہم سے پہلے آپ ایسے عقیدہ رکھنے والے کو مشرک کافر اور مشرک جانتے ہیں یہ قرار دل سے ہے تو بعین السداد کے بعد بھی یہ صراط مستقیم آپ کا رہا لیکن صبح کا بھولا آجائے تو بھولا نہیں کہتے۔ توبہ کا دروازہ بحمدہ تعالیٰ ابھی مفتوح ہے۔ رہا یہ سوال کہ آپ لوگوں کا یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام سے استعانت کی ہر طرح صورت کفر و شرک اور ہر طرح سے جواز کے لیے تحریر و تقریر شائع کرے اور ان کو ایسا واضح بیان اور مشکل کشا صورت رابطہ کا معتقد ہے تو وہ کافر و مشرک محض ہے تو بہتر ہے کہ ہم خیال اور ہم مشرب والوں کو دستخط کرا کے طبع کرادیں۔ پھر ہمارا آپ پر اس مسئلہ میں اعتراض نہ ہوگا اور نہ کچھ نزاع ہو تو خواہی آپ لوگوں پر الزام لگانا اس عقیدہ کا جو آپ لوگوں کا وہ عقیدہ نہیں ہرگز مقصود نہیں۔

یہ فخر تو بالکل بے جا ہے کہ آپ کے رسالہ کے ایک مسئلہ کا جواب ہر الوہ بھی دے سکا ہیں

اگر منجملہ نعمان دہلوی صاحب استفتاء نہ بھیجتے تو کچھ تعجب نہ تھا کہ جناب کا کل ہی رسالہ ہمیشہ کے لیے لاجواب رہتا۔ اس میں کوئی مسئلہ نیا اور تحقیق جدید علمی جس پر قلم اٹھانے اور جواب لکھنے کو علماء کی رال ٹپکی پڑتی تھی بعض احباب کے تقاضا سے اس قدر بھی عرض کیا گیا ورنہ کیا حاصل اصل مدعی سے غرض ہے کسی خاص سے تخاطب چنداں ضروری نہ تھا۔

مان لیا جاوے کہ فصل الخطاب علامہ زمان رئیس العلماء کا رسالہ تھا اس میں کوئی مضمون پیچیدہ نہ تھا اسی وجہ سے اس کے ایک مسئلہ کے جواب میں دو سال لگ گئے۔ مگر تو یہ طلب تو یہ امر ہے کہ جواب کیسا آیا کہ سو سال کی کوشش رائیگاں اور بدعت کا قلعہ بیک

(بقیہ حاشیہ صفحہ) جس عقیدہ باطلہ سے آپ رجعت فرمائیں ہم بسر و چشم قبول کریں گے اور اس میں حق سبحانہ تعالیٰ کی بھی رضامندی ہے۔ فرمائیے اس اختلاف مقائد میں بات نہیں۔ ہم آپ کے اس ارشاد کو بالکل تسلیم کر لیتے مگر چونکہ اس میں ہم پر بہتان اور افترا کا الزام قائم کیا ہے اس وجہ سے بظاہر کہہ دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ واقعی آپ کے کلام کا مفاد کیا ہے اور یہ عقیدہ آپ کا جدید ہے یا قدیم ذرا خوب توجہ سے سنیئے اور جواب کی تکلیف فرمائیے ورنہ بڑے نعمان بریلوی صاحب کی طرح آپ بھی خود اپنے اقرار سے رہی ہوں گے جواب ..... فرمائیے ہم پر کوئی الزام عائد نہ فرمایا جاوے ۱۲ منہ

سلہ اس حاشیہ میں لفظ بریلوی سے نعمان صاحب ہی کی عبارت صفحہ ۲ کی ہے قدرے مناسب تغیر کر دیا گیا ہے ۱۲ منہ

Scanned by CamScanner

سے اڑ گیا اور یہی۔ کہتے بنی کہ ہم تو آپ سے پہلے یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ ہم پر یہ خواہی نہ خواہی کا بہتان ہے اور افترا۔ ہم نے یہ کب کہا ہے کہ استعانت بالغیر کی چوتھی صورت بھی جائز ہے۔ اس کو تو ہم بھی کفر و شرک کہتے ہیں۔

جو مضمون برسے زور و شور سے رسائل میں لکھا جاتا تھا اس کا مخالف کافر فاسق، بدعتی اہل سنت والجماعت سے خارج بتلایا جاتا تھا

آج وہی مضمون صریح کفر و شرک الحاد کہا جاتا ہے جل جلالہ

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

حق کی شوکت اس کو کہتے ہیں اور سنت کی عظمت اس کا نام ہے بدعت کی ظلمت یوں ذھب اللہ بنورھم وترکھم فی ظلمات لا یبصرون کا مصداق بناتی ہے ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔

اس امر کی تحقیق کہ خوآمین[1] ثلاثہ کی عبارات کا مطلب یہ ہے کہ استعانت بالغیر کی صورت رابعہ جائز ہے۔ جس کو آج کفر و شرک و الحاد کہا جاتا ہے اور اپنا اور اپنے تمام گروہ کا اس سے بری ہونے کا دعوے ہے۔

[1] خوآمین ثلاثہ سے مراد اس تمام رسالہ میں فاضل بریلوی احمد رضا خان صاحب بڑے خان اور مولوی کرامت اللہ خان صاحب دہلوی منجملے خان جن کا رسالہ برکات امداد اللہ ہے اور میرے عالی جناب ریاست علی خان صاحب چھوٹے خان صاحب شاہجہان پوری مراد ہیں۔ جو اس تحریر کے باعث ہیں۔ عام اہل اسلام کے علاوہ خوآمین ثلاثہ کے جملہ معتقدین کی خدمت میں خصوصیت کے ساتھ عرض ہے کہ ٹھنڈے دل سے اس بحث کو ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ مرشدوں نے دنیا ہی میں کیسے صاف مشرک و ملحد و کافر بنا دیا اور خود الگ کے الگ یہ بحث قابل دید ہے ۱۲ منہ

چونکہ تلویح تو جنیح رام مقصود ہے اس وجہ سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے استعانت بالغیر کی چاروں صورتوں کو بیان کر کے پھر مطلب عرض کیا جائے تاکہ ناظرین کو مفہوم کے سمجھنے میں دقت نہ واقع ہو۔

استمداد کی پہلی صورت

جو بالاتفاق کفر و شرک حقیقی ہے۔

۱۔ غیر اللہ تعالیٰ کو چاہے وہ کوئی کیوں نہ ہو جملہ امور عادیہ و غیر عادیہ یا بعض میں ہر وقت، وہمیشہ یا خاص وقت میں بغیر اعطائے الٰہی قادر بالذات جان کر امر متدور میں استمداد و استعانت کرے۔

استمداد بالغیر کی دوسری صورت

۲۔ غیر اللہ تعالیٰ چاہے کوئی ہو کسی امر میں قادر بالذات نہ سمجھا جاوے اور جو امور عادیہ عادتاً طاقت بشریہ میں داخل ہیں اور عادتاً بسبب جری الاسباب بندہ کو ان کا فاعل مختار کہا جائے اور شرعاً بھی وہ افعال بندہ ہی کی طرف منسوب ہوتے ہوں اور باوجود طاقت بشریہ میں داخل ہونے کے جس سے استعانت کی گئی ہے اہل اسلام تو درکنار مشرکین کے وہم میں بھی اس کے استقلال کا توہم نہ ہو ایسے امور عادیہ میں استعانت و استمداد کی جائے۔

Scanned by CamScanner

غیر سے استمداد کی تیسری صورت

۳۔ کوئی نبی علیہ السلام مجازاً یا دوں کرامت اپنی ذات کے لیے یا دوسرے نبی یا ولی کے لیے کسی خاص شخص یا خاص گروہ سے خاص وقت میں کسی خاص امر کی نسبت یوں فرمائے کہ فلاں شخص فلاں وقت جو چاہے یا فلاں کام جب چاہے ہم سے یا فلاں سے چاہے تو اس کا مسلب ہو جائے گا یا ہم کر دیں گے اور مثل ثبت الزیع الجنل کے یا اسناد مجازی ہی ہوتی ہے، یا کسی شخص نے بعد اجازت و تعلیم امر کے اپنی حالت شوق و بے اختیاری میں بلا قصد سبقت لسانی کے طور پر کسی برگزیدہ بندے سے استعانت کی اور وہ امر مقدر تھا ہو گیا جس میں اس ولی یا نبی کو کچھ بھی دخل نہیں بلکہ ممکن ہے کہ اسے اطلاع بھی نہ ہو یا اطلاع بھی ہو اور دخل بھی ہو مگر وہی اجازت کرامت کی صورت ہو یا کسی صاحب کشف کو معلوم ہوا کہ یہ کام جب ہو گا کہ فلاں بزرگ کی طرف توجہ کی جائے اور اس میں اس کی ہمت کی ضرورت اتفاقاً یا عمداً مستقیاً یا بالواسطہ متسبب ہو گی۔ یا مرید حسب استعداد امر تعلیمیہ سلوک میں اپنے شیخ سے استمداد و اعانت کرے۔ جیسے ظاہری علوم کے تلامذہ اپنے اساتذہ سے استفادہ کرتے ہیں۔

ان تمام صورتوں میں استعانت و استمداد کرنے والا اس نبی اور ولی اور پیر کو محض بمنزلہ یا رحمۃ اللہ تعالیٰ خیال فرمائے سوائے قدرت باری تعالیٰ کے اس کو نہ بالاستقلال مؤثر اور متصرف سمجھے بلکہ جیسے آفتاب سے نور اور پانی سے برودت حاصل

Scanned by CamScanner

ہوتی ہے۔ ویسے ہی وہ حضرات محض ارادہ میں بغیر کسی رکاوٹ کے ہوتے ہیں اور چونکہ کرامت اور اعجاز میں امور خارق عادت ہوتے ہیں اس وجہ سے اس میں طاقت بشریہ کو دخل نہیں، وہ فعل اللہ تعالیٰ سے محض معجزہ و کرامت ہوتا ہے اور اگر وہ بھی سببی بھی ہوتا ہے تو خاص وقت کے لیے، پھر یہ بھی نہیں کہ ان کا سبب ہونا دائمی اور ذاتی ہو جیسا کہ آگ، حرارت اور پانی برودت کے لیے کیونکہ اسباب عادیہ دائمیہ ہیں، بلکہ وہ ایک خاص وقتی بات ہوتی ہے جو مخصوص شرائط کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے۔ اس ولی اور نبی کو بھی اختیار نہیں ہوتا کہ اس کو اس کے وقت یا کسی کیفیت، یا جس کے لیے ہوا ہے کچھ تغیر کرے۔

غرض قسم ثانی صورت میں اعانت، دفع مصائب اور حصول مرادات کے دوسرے امور غیر عادیہ کے تحصیل کرنے میں بطریق خرق عادت ہوتی ہے جو نبی کے لیے معجزہ اور ولی کی کرامت اور ایک وقتی بات مخصوص شرائط اور اوقات کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے۔

جس کا یہ حاصل ہرگز نہیں کہ انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام کو خداوند عالم نے قدرت اور تصرف دیا ہے کہ وہ جو چاہیں کر دیں، اور نہ یہ حاصل ہے کہ ہر شخص کو اجازت ہے کہ جس سے جس امر میں جس طرح اور جہاں چاہے استعانت و استمداد کرے وہ مطلب اس کا پورا ہو جائے گا بزرگوں کو اختیار ہے کہ جب چاہیں اور جس کا چاہیں مطلب پورا فرمائیں اور جس کو چاہیں محروم کر دیں۔

وہ سخن گویا بار حمۃ اللہ تعالیٰ ہیں کہ ان کو کچھ بھی ان امور کے بہت، و نیست میں دخل نہیں جیسا کہ ایک گونا امور عادیہ میں اختیار ہے، اختیار نہیں، اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے ان کے اعجاز یا کرامت ظاہر کرنے کے لیے جب چاہے کسی امر کو خلاف

Scanned by CamScanner

عادت پیدا کر دے۔

استعانت بالغیر کی چوتھی صورت

جس کو اب حال جناب ریاست علی خان صاحب کفر و شرک قرار دفرماتے ہیں اپنی اور اپنی تمام جماعت کی طرف سے بریت ثابت کرتے ہیں، جو واقعہ میں مختلف فیہا ہے۔

۴۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ کسی غیر اللہ تعالےٰ جی یا میت کی نسبت یہ عقیدہ ہو کہ اس کو اللہ تعالےٰ نے اختیار دے دیا ہے اور قدرت کاملہ تامہ عنایت فرمائی ہے کہ وہ شخص ہر شے یا فلاں خاص شے جو طاقت بشریہ سے خارج ہے یا مطلقاً خارج نہ ہو مگر اس شخص کی طاقت سے باعتبار اسباب عادیہ کے خارج ہو جس کو جس طرح جس وقت چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے اب وہ بعد اعطائے الٰہی مستقل ہے جیسے آنکھ سے جسے چاہے دیکھے جسے چاہے نہ دیکھے۔ اپنی مقدورات اشیاء و دراہم و دنانیر کو جسے چاہے دے جسے چاہے نہ دے۔ آگ کا جلانا، پانی کا ٹھنڈا کرنا، آفتاب کا منور کرنا وغیرہ وغیرہ اسباب سے جیسے ان کے مسببات عادتاً منفک نہیں ہوتے اسی طرح وہ بزرگ بھی جب اس خاص شی یا ہر شی کے عطا کر دینے کا ارادہ کسی کو فرمائے تو لازم ہے جس وقت کہیں سے کوئی شخص اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے یا کسی جنگل کو وہ ویران یا آبادی میں ندا کرتا ہے وہ اس کی توجہ قلبی کو جانتا ہے اس کی آواز کو سنتا ہے۔

اور جب خداوند کریم نے اس بزرگ کو یہ قدرت کاملہ عطا فرمائی تو اب سوال کرنا

وہ ما انکہ ابھی اُسی کے ساتھ تخصیص کر دیا جائے۔ یا سوال اور جواب علم بھی سنیں گے دینے والے وہی بزرگ ہوں جن کو قدرت کاملہ عطا کی گئی۔ اور ان کے ذمہ وہ کام کر دیا گیا ہے یا اس قدر تنگی نہ ہو بلکہ دونوں جگہ درخواست کی جائے اور دعا سنی جائے اور دونوں جگہ سے مقصد برآری ہو۔

حضرات ناظرین باتمکین یہ میں استعانت بالغیر کی چار صورتیں جن کو سبیل السداد میں بیان کرنے کا عرض کیا تھا کہ صورت اولیٰ باتفاق تمام محققین دیوبند حقیقی ہے اور صورت ثانیہ و ثالثہ باتفاق جائز ہیں۔ رہا چوتھی صورت ہے گر سلف نے اس مسئلہ میں اختلاف نہیں کیا جو صورتیں ناجائز ہیں باتفاق کفر ہیں اور جو جائز ہیں باتفاق درست۔ ہاں چند وجوہ سے حامیان بدعت چوتھی صورت کو جائز فرماتے ہیں اور زید و عمرو میں بھی یہی مختلف فیہا ہے اور اس میں عمرو کا قول حق ہے اور صورت رابعہ بے شک شرک و کفر ہے علاوہ بفضلہ تعالیٰ نہایت مدلل طور سے ثابت کیا تھا جس کی تفصیل کے لیے سبیل السداد کا حفظ نہایت ضروری ہے بالخصوص اب کیونکہ اب تو اس کا صرف حرف مسلم فریقین ہو چکا ہے اور صرف دو باتوں میں کلام ہے جن کو نفس مسئلہ سے تعلق نہیں۔

اور قادر حقیقی کو منظور ہے تو خان صاحب اس دعوے کا اقرار بھی فرما ہی لیں گے اور اقرار نہ فرمائیں گے تو کیا کریں گے انہیں کا نقصان ہوگا۔ لا جواب بات کا بجز قبول کرنے کے جواب ہی کیا ہے اور عوامی نخواہ مخواہ فضول کھنچے سے تو رہے سہے معتقدوں کو بھی خیرباد کہہ دیں گے۔

خدا کی قدرت کہ قرنوں کے بعد اس طرف سے یہ صدا آئی اور نہایت زور سے کہ چوتھی صورت کو ہم اور ہمارے تمام علماء شرک و کفر والحاد کہتے ہیں اور حاشا و کلا کہ زید کا

بھی وہ عقیدہ جو چہ جائیکہ علماء یہ تو ہم پر افترا اللہ متاع ہے ایک بہانہ ہے، تو پہلے نقل ہو چکی ہے۔ پھر وہ اسی جگہ فرماتے ہیں،

"اور نہ ہمارا چوتھی صورت کا عقیدہ ہے، پر خواہ نہ خواہی مخلوق کو کہ اچھا تیا سس بنایا اور خوب نتیجہ نکالا"

(ایضاح الحرام ص ۲ سطر ۳)

اور اسی چوتھی صورت کو شرک ٹھہرا کر اپنی طرف سے ہم اہل سنت والجماعت کی طرف اس عقیدہ باطلہ کی نسبت کی ہے۔ معاذ اللہ ہم لوگ اس عقیدہ ناپاک سے بری ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ باطلہ ہرگز نہیں جو مختلف فیہا ظہرایا اور

سلہ ہم اہل سنت والجماعت کی بھی ایک ہی کہی خان صاحب اس میں بھی کیا کسی کو شک ہے وہ تو پہلے ہی کسی نے کی تھا کہ ہم پانچوں سورہ پی سے کہتے ہیں۔ اگر تو فہم ایسی ہی شان حال ہے تو کیا تعجب ہے کہ خدا اس پاک زمرہ میں داخل فرمائے۔ ابھی تو جناب کو چوتھی ہی صورت کا شرک، والحاد و کفر ہونا ثابت ہوا ہے نہ معلوم اس طرح کے بھی اور کس قدر عقائد متقرر ہوں۔ مگر جن کو اب تک آپ ضلالت اور گمراہی سمجھے ہوئے ہوں گے اللہ تعالیٰ اہل حق کی مخالفت سے بچائے۔ اللھم انی اسئلک حبک وحب من یحبک الخ اور عداوت خدا ہی سے عداوت ہے اللھم انی اعوذ بک من غضبک وغضب رسولک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بزرگوں کی برکت سے جیسے ایمان ملتا ہے ان کی عداوت سے بچنا بھی ہے۔

نے تنہا ہر حکم دلے تنہا دوستی

فرہاد ازیں دو رشتہ کہ سیار تاز، ست جانہ

اسی اپنی بنا گھڑی ہوئی پر تمام کتاب کو طول دیا اور ہم لوگوں کو خاص مشرک
ٹھہرایا۔ فسبحٰنک ھٰذا بہتان عظیم۔ (تصفون)

(ایضاً: طلوع مص ۴۲ سطر ۹)

واقعی اگر ہم کا من بہت مشرت کا ہے کہ ایک جماعت کا معتمد بذات خود اور اپنی تمام جماعت کی جانب سے ایک افترا اور سلم عقیدہ کفریہ شرکیہ سے برأت اور نفرت ظاہر کرتا ہے۔ والحمد للہ الہادی۔

ہم اس کو نہایت خوشی سے تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن جب تک اور صاحبوں کی طرف سے پورا اطمینان بھری و مستقل نہ ہو جائے خان صاحب کا قول ان پر کیا حجت۔ بلکہ ہم کو تو خوف ہے کہ خان صاحب کو بھی کہیں وہابی نجدی نہ کہہ دیا جائے۔

بندہ تو دیوبند کا ایک نادم ہے۔ وہیں تربیت پائی وہیں نشو و نما ہوا وہیں پڑھا لکھا، اساتذہ کے عقائد سے پورا واقف۔ میرا عرض کرنا کہ برادریت اساتذہ کا یہ عقیدہ ہے قابل دلوٹ ہو سکتا ہے لیکن خان صاحب کو تمام ہندوستان کے مدعیوں سے کون سا استادی شاگردی کا تعلق ہے جو سب کی طرف سے فرما دیا کہ ہمارا اور ہمارے کسی عالم کا یہ عقیدہ نہیں۔

ہاں خان صاحب نے اگر کوئی وثوق کر لیا ہے تو اس کو ظاہر فرما دیں نہایت خوشی کی بات ہے مگر مجھے اس کا خوف ہے کہ ہمارے خان صاحب ہی کہیں برادری سے خارج نہ کر دیے جائیں اور لا الی ہؤلاء ولا الی ہؤلاء کے مصداق ہو جائیں۔

ناظرین کو غالباً یہاں یہ گمان ہوگا کہ جب پوری صورت استعانت بالغیر کی باتفاق شرک و نذر والحاد ہے اور دیوبندیہ اپنی اور اپنی تمام جماعت کی جانب سے بزور اس

عقیدہ کو شرک کہہ رہا ہے تو پھر اب جواب کس بات کا ہے قبول میں تیل دھار کیا ہے۔

بات یہ ہے کہ گو صورت رابعہ استعانت کو شرک والحاد و کفر کہا جاتا ہے مگر انداز یہ ہے کہ ہم نے ایسا کہیں کہا ہی نہیں یہ ہم پر افترا و بہتان ہے اور حقیقت میں چونکہ حضرات علمائے دیوبند اید ہم اللہ تعالیٰ بتائیدہ و نصرہ ہم اللہ تعالیٰ کر سچے حنفی ہیں یہ نہیں کہ حنفیت کا نام بدنام کریں اور بدعت میں سر سے پیر تک غرق ہوئے ہوں تقلید ہے مگر امام صاحب کے اور ہر تقلید اُن کا شیوہ نہیں کہ نام تو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کا ہو اور حقیقت میں اپنی تراشیدہ بدعات کے دلدادہ ہوں جن کا قرآن و حدیث میں تو کیا فقہ میں بھی نام و نشان نہیں۔

اس وجہ سے ان کا اور ان کے خدام کا شیوہ افترا اور بہتان نہیں ان کے نزدیک کسی کو مفتری کہنا ہنسی کی بات نہیں اگر دعویٰ ان کی غلطی ہوتی ہے تو اس کے اقرار میں اُن کو عار نہیں ہوتی ورنہ پھر دروغ گو کو دروازہ سے ادھر چھوڑتے بھی نہیں۔

خان بریلوی فاضل احمد رضا خان صاحب کی طرح نہیں کہ اُن کو مفتری خائن بددیانت کافر مشرک مرتد ان کا اور اُن کے تمام معتقدین کا تمام دنیا میں کسی سے نکاح درست نہیں یہ سب کچھ کہا گیا انہیں کی کتاب سے اور اُن کے ہی کلام سے ان کے مقبول فتوے سے اور اُن کے مابہ الافتخار رسائل سے۔

لیکن خان صاحب بریلوی اور ان کے تمام اتباع ہیں کہ آج تک دم بخود ہیں ایک بات کا بھی تو کیا مجال جو جواب دے لیں یا غلطی کا اقرار کر کے توبہ شائع کر دیں۔ کسی دوسرے نے کچھ تھوڑا ہی کہا ہے جس کا جواب دیں وہ تو انہیں کے کلام کا مطلب ہے انہیں کے دل کی بات ہے پھر جواب کس کا اور کس کو۔

Scanned by CamScanner

ہم تو جناب اگر واقعی ہماری غلطی ہوتی تو خان شاہجہان پوری صاحب کے سامنے دست بستہ توبہ کے اقرار کرتے مگر جب غلطی اور افترا انہیں تو کھلا چاہیے آفتاب روشن کی طرح ثابت کردیں گے کہ:

آپ کے کلام کا یہی مطلب ہے جو ہم نے عرض کیا ہے۔

آپ کے دل میں جو کچھ ہو مگر زبان سے جو نکلا ہے اس کا مطلب تو صورت سابقہ کا جواز کیا بلکہ عقائد اہل سنت والجماعت میں ہونا ضرور ہے۔ اور بس کو آج بڑے زور سے شرک کہا جاتا ہے اس کو پہلے تسلیم نہ کرنا ہی عقائد نجدیہ وہابیہ میں شمار کیا جاتا تھا اہل تو ہم یہ ثابت کریں گے پھر وہ جو فرمائیں گے بسر و چشم قبول، صاف صاف اقرار پھر توبہ ہونی چاہیئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب سچے اسناف اور واقعی مقلدین کی جانب سے بدعات کے رد میں رسائل شائع ہوئے اور برکت جناب سرور عالم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ اثر ہوا کہ ہندوستان سے بدعت کے قدم اکھڑ گئے اور بدعات کے بڑے بڑے مندروں کے بت شہید مرحوم کی یک آواز سے اوندھے گر پڑے تو واقعی بدعت اس قدر ذلیل و خوار ہوئی کہ اس کو کسی نے بھی قبول نہ کیا اور بہت کچھ بناؤ سنگھار کیا مگر جو انسان سنت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم نے اس کے رخ روشن منہ پر تھوکنا بھی گوارا نہ کیا۔

تو جن حضرات کو بدعت نے گود میں کھلایا اور دودھ پلایا تھا انہوں نے اس کے حق کو ادا کیا یا اور کچھ نہ کرنا تھا وہ کیا۔ خاندان بدعت کے سربلند سپوت فاضل بے بدل خان بریلوی نے تو حق ادا ہی کردیا۔ بدعت کا بدلہ یہ لیا کہ جن خادمان سنت سے بدعت کو ذلت پہنچی تھی ان کے کلام میں خیانت بددیانتی کرکے وہ مطلب

Scanned by CamScanner

کفریہ اُن کے سر تھوپے کہ بدعت بھی شرما گئی اور بڑی بن روت کی تہمت میں
ان کو سپرد کیا خان بریلوی نے ایک مدت تک خوب بغلیں بجائیں اور اُن نئے
نئے القاب و آداب سے مخاطب کئے گئے کہ تمام خاندان بدعت منہ ہی تکتا رہ
گیا کہ اور تو اور کہ بدعت ہی تک پہنچے تھے مگر آپ تو بدعت میں بدعت بدعت کرتے
کرتے اُس سے بھی اعلیٰ درجہ روت تک پہنچ گئے۔ اپنی اپنی قسمت تقدیر قابلیت۔ ذاتی
آدمی کو یوں ہی کہیں سے کہیں پہنچا دیتی ہے۔

اب اہل حق کی طرف سے عرض کیا جاتا ہے کہ ان مضامین کفریہ کو تو ہم خود کفر کہتے
ہیں اور اس کے قائل اور معتقد کو کافر جانتے ہیں۔ ان مضامین کا دسواں حصہ بھی مدت العمر نہیں
گندا کلام کے سو سو کوس تک بھی اُن کا گذر نہیں یہ کیسے اُن کا مفاد مرسل قطعی جزمی بنایا
جاتا ہے۔

چارہ گر صد حیف طبع یار ہے بدعت پسند
علم جو ہونے کو ہے ہم پر ریا ہونے کو ہے

کلام کا تقدم تاخر سیاق سباق قرائن حالیہ مقالیہ تمام امور دکھائے جاتے
ہیں مگر مرنے کی ایک ٹانگ۔ جی نہیں مطلب وہی ہے جو ہم نے بیان کیا اس میں ضرور
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین ضرور ہے اس میں صراحۃً گالی دی گئی ہے۔ اب تو
فتویٰ حرمین شریفین کا بھی ہو چکا ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہے۔ جو اُسے کافر نہ کہے
کفر میں شک کرے تردد کرے وہ بھی کافر ہے یہ کفر اُٹھ ہی نہیں سکتا اور سوا انکار کرد
وہ سب اقرار ہی کے حکم میں ہیں۔ خان بریلوی کا غصہ تو تھا ہی۔ خان شاہجہان پوری
صاحب اُن سے بھی تیز۔ خدا کی پناہ۔ نہیں صاحب نہیں مطلب وہی ہے جو بڑے

Scanned by CamScanner

خاں صاحب نے بیان فرمایا ہے سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضرور توہین ہوئی بے شک توہین ہے ان کے اقوال کی تاویل کرنا گویا آپ کو نادان بنانا ہے ایسی تاویل کی جائے گی تو کوئی قول متعارض نہ رہے گا۔ اور نہ کوئی قول کاذب کاذب ہر ایک قول میں موافق اپنے مدعا کے الفاظ بڑھا لیے جاویں گے یا گھٹا لیے جاویں گے تو مدعی حاصل ہو جائے گا

اس دیر سے اب ہم بھی دکھلانا چاہتے ہیں کہ آپ حضرات کا مطلب یہ ہے کہ چوتھی صورت استعانت بالغیر کی جائز ہے جس کو اب شرک و کفر و الحاد کہا جاتا ہے دیکھیں اپنے کلام کی آپ حضرات کیا تاویل اور کس طرح چوتھی صورت کو اس سے خارج فرماتے ہیں۔ جب آدمی خود مفتقل ہوتا ہے تب قدر معلوم ہوتی ہے۔ جس انداز

لہ ایضاح الحرام صفحہ ۲۴ سطر ۱۱ - ۱۲

سلہ واقعی کس قدر ظلم کی بات ہے کہ ایک مسلمان عالم متبحر حنفی صوفی صافی مالکی کے کلام کے معنے ایسے بیان کیے جاتے ہیں جس سے وہ مسلمان ہے اس سے زیادہ کون سا جرم ہوگا ہاں اگر کافر بنانے میں عرش کو تحت الثریٰ کر دیا جاتا تو کچھ حرج نہ تھا مگر یہاں تو غضب یہ ہے کہ ایک عاشق سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق کٹوایا جاتا ہے اور مطلب جس کو کہا جاتا ہے جس کو سیاق و سباق متقضی قرائن کیا متکلم کی عادت ہو مگر ؎

کون سنتا ہے کہانی میری

اور پھر وہ بھی زبانی میری ۱۲

سکہ اور اقوال کا متعارض اور کاذب بنانا نہ خرافاتی تو قصور کا زیادہ کتنا جرم جس کے تمام مقتضیات شاہد

سے آپ اپنے کلاموں کا مطلب بیان فرمائیں گے اسی طرح ہم بھی تقویۃ الایمان، تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان کا مطلب بیان کر دیں گے اس وقت تو قابل قبول ہوگا۔

جس طرح آپ خوش ہوں گے وہی طریقہ اختیار کیا جائے گا اب قابلیت علمیت انصاف تقویٰ دیانت اتباع سنت، محبت و عشق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولیائے کرام سے الفت و محبت تصوف ظاہر و باطن کے جامع۔ تصوف کے جملہ مقامات کا طے ہونا جملہ دعاوی کی بفضلہ تعالیٰ حقیقت کھل جاتی ہے۔ اب ذرا دل کو مضبوط کر کے بندہ کی عرض کو توجہ سے بگوش ہوش سنیئے۔ واللہ تعالیٰ ہو المستعان۔

(حاشیہ صفحہ ۱۹) حدیث شراح متن مرکب جس کے وجہ سے انہوں نے تمام اقوال متعارضہ احادیث متعارضہ آیات سے جو بظاہر متخالف اور کلام ائمہ جو بظاہر متعارض و متدافع تھے سب کو صحیح بنا کر تعارض دفع کر دیا جس کی وجہ سے شاہجہان پوری دربارہ سلب ما قطع الا علیہ دو سوا سریع علم یہ ہے کہ تم وہی دہی لگائیں جن کو سیاق سباق قرائن حالیہ مقالیہ تقتضی بلکہ اسی کلام میں موجود بدعت پر لعنت۔ واقعی ایسی ہی بری چیز ہے جیسی اس کی مذمت حدیث شریف میں وارد ہوئی ہے۔ خان صاحب آپ تو عالم فاضل معقول منقول کی کتابیں پڑھے ہوئے ہیں۔ خان بریلوی صاحب یہ فرماتے تو اس قدر تعجب نہ تھا مگر آپ سے تو سخت تعجب پر تعجب ہے۔ لیکن کچھ پرواہ نہیں کردنی خویش آمدنی درپیش فرما سر فرمایئے اور قدرے تحمل کیجئے ۱۲ منہ

نعمان شاہجہانپوری کی پہلی عبارت جو چوتھی صورت کے جواز کو مثبت ہے جس سے نعمان صاحب کا بقول خود شرک و عمد وغیرہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

نصل القطاب کے صفحہ ۳ سطر ۱ پر نعمان صاحب فرماتے ہیں:

"ہمارا مذہب اہل سنت والجماعت کا اس میں یہ عقیدہ ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور اولیاؤں کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت دی ہے اس بنا پر اگر کوئی ان سے یہ معاملہ کرے گا۔ یعنی انبیاء اور اولیاء سے تصرف چاہے گا تو ہرگز کسی طرح کا شرک نہ ہوگا البتہ اگر بالذات اُن کو متصرف جانے گا تو بات کی بات ہے"

نعمان صاحب اب آپ ہی انصاف سے فرمائیں کہ انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام کے لیے قدرت ہونا تصرف ہونا یہ تو آپ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ فرماتے ہیں اور اس بنا پر اگر کوئی اُن سے تصرف چاہے گا تو ہرگز کسی طرح کا شرک نہ ہوگا۔ ہرگز کی تاکید اور کسی طرح کا عموم بھی ملحوظ خاطر والا رہے۔

اب بس طرح بھی اُن سے کوئی استعانت و استمداد کرے کسی طرح کا شرک نہ ہوگا ہاں استعانت کی تمام صورتوں میں سے جناب نے صرف البتہ اگر بالذات اُن کو متصرف جانے گا تو اس کو شرک فرمایا ہے۔

فرمایئے اب استعانت کی چوتھی صورت قطعی کافر ہوئی یا جس میں کسی طرح شرک نہ ہوگا۔

چوتھی صورت میں خدا کی دی ہوئی قدرت سے بزرگوں کو متصرف مانا گیا ہے اور یہاں جناب نے بالذات متصرف جاننے کے سوا سب کو شرک سے علیحدہ فرمالیا

Scanned by CamScanner

اور اس کا بھی نہایت تاکید اور تفہیم سے جواب فرمائیے:

اب یہ چوتھی صورت کے جواز کے قائل ہوئے یا نہیں بلکہ اسے عقیدہ اہل سنت والجماعت بتایا یا نہیں۔

چوتھی صورت کو جو جائز نہ کہے اسے نجدی وہابی فرمایا یا نہیں:

فرمائیے چوتھی صورت آپ کا ایمان ہوئی یا نہیں۔

اس چوتھی صورت میں (جو آپ کے نزدیک عقیدہ اہل سنت والجماعت میں داخل ہے جس سے آدمی ہرگز کسی طرح مشرک نہیں ہوتا جس کا اعتقاد رکھنا اہل سنت والجماعت کی علامت اور نہ اعتقاد رکھنا نجدیت وہابیت کی نشانی ہے) ہمارا آپ سے نزاع ہے ہم اس کو شرک لکھتے ہیں پھر فرمائیے:

ہمارا یہ عرض کرنا کہ چوتھی صورت متنازعہ فیہا ہے آپ اس کے جواز کے قائل ہیں یہ افترا اور بہتان ہے یا آپ کا عین ایمان اور آپ کے کلام کے مطلب کا بیان۔

اب دیکھنا ہے کہ اس کلام عام سے جو استعانت بالغیر کی جملہ صور کو شامل ہے جو بحرف تصرف بالذات والی یعنی استعانت کی پہلی صورت کا استثناء کیا ہے۔ استعانت کی چوتھی صورت کو کیسے شرک میں داخل فرمائیں گے اور:

یہ نظر آپ کا صادق ہوگا کہ ہم اور ہمارے علماء اس شرکیہ اور کفریہ عقیدہ سے بالکل بری ہیں یہ ہم پر خواہی نخواہی الزام ہے۔

خان شاہجہانپوری صاحب کی دوسری عبارت جو چوتھی صورت کا عقیدہ اہل سنت والجماعت ہونے کی نفی کرتی ہے جس کو جناب خان صاحب شرک وکفر والحاد فرماتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

اور سُنیے فصل الخطاب صفحہ ۴ سطر ۱۱ :

"حالانکہ اہل سنّت والجماعت کا عقیدہ اس میں یہ ہے کہ بلائیں ٹالنی اور مشکل میں دستگیری کرنی انبیاء اور اولیاء کو حق سبحانہ تعالیٰ نے قدرت دی ہے پس اگر کوئی اُن سے مشکل کشائی اور بلائیں ٹلوانا چاہے اور یہ سمجھے کہ اللہ تعالےٰ نے اُن کو یہ قدرت دی ہے تو ہرگز کسی قسم کا شرک ثابت نہ ہوگا۔"

مکرما اب فرمایئے مجھ کو بھی افسوس ہے کہ آپ کے کلام میں کسی تاویل کی بھی گنجائش نہیں ورنہ آپ نہیں تو میں خود ہی تاویل عرض کر دیتا یہ تو بعینہا چوتھی صورت ہوگئی جس کو جناب شرک وکفر والحاد فرماتے ہیں۔ دوسری صورت میں تو استعانت امور عادیہ میں ہوتی ہے جس سے بلائیں ٹالنی اور مشکل کشائی خود ہی خارج ہیں۔

تیسری صورت بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس میں بزرگانِ دین کے لیے قدرت وتصرف ثابت ہی نہیں کیا جاتا بلکہ اس فعل کو خداوند عالم اپنی قدرت سے پیدا کرتا ہے مشکل کشا وہی ہے ہاں بزرگ کی کرامت اور اعجاز منظور ہوتا ہے۔ امور غیر عادیہ کی قدرت وتصرف اعطائی تو فقط چوتھی ہی شکل میں ہے پھر فرمایئے اگر وہ شرک وکفر ہے تو یہ صورت کیسے جائز ہوگی۔

تیسری صورت میں چونکہ استعانت امور غیر عادیہ میں ہوتی ہے اور وہ قدرت بشریہ سے خارج ہوتے ہیں اور آپ بزرگوں کے لیے قدرت وتصرف اعطائی ثابت فرما رہے ہیں لہٰذا یہ تیسری صورت ہو ہی نہیں سکتی۔ بجز چوتھی صورت کے دوسرا کوئی صحیح احتمال ہی نہیں۔

Scanned by CamScanner

اوّل۔ علیٰ ہذا القیاس پہلی عبارت کا مفاد اور مطلب بھی متعین ہے کیونکہ وہاں بھی صاف موجود ہے کہ انبیاء اور اولیاء کو اللہ تعالیٰ نے عالم میں تصرف کرنے کی قدرت دی ہے اور عالم میں قدرت و تصرف اعطائی بجز چوتھی صورت کے اور کسی صورت میں ہے ہی نہیں تو جناب عالی کی دونوں عبارتوں کا مفاد صرف یہی چوتھی صورت استعانت بالغیر کی ہے جس کو آپ جناب کفر و شرک لمحاد فرماتے ہیں:

چوتھی صورت کا جواز آپ کی عبارت کا مطلب اور آپ کا عقیدہ ہوا یا ہمارا بہتان و افترا، انصاف انصاف انصاف

فرمایئے مختلف فیہا کون سی صورت ہوئی چوتھی ہی یا کوئی اور آپ نے اس کو عقیدہ اہل سنت والجماعت فرمایا یا نہیں، اب کوئی قید تو زیادہ کم نہ ہو اور پھر اس کلام کا مطلب ایسا بیان فرمایا جاوے جس سے چوتھی صورت مفہوم نہ ہو تو پھر ہم بھی جائیں ورنہ پھر آپ خود ہی حکم فرما چکے ہیں کہ چوتھی صورت کے جواز کا جو قائل ہو وہ ایسا ایسا الخ

دوسرے۔ تیسری صورت میں استعانت و استمداد کو یا خود ولی نبی فرمائے یا حالت شوق مجبور کرے یا مرید خاص حالت خاصہ میں استعانت و استمداد چاہے، اور آپ نے تو کوئی بھی قید نہیں لگائی بلکہ جواز استمداد کے لیے ایک ہی شرط ہے کہ یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ قدرت دی ہے پھر شرک نہ ہوگا اور

یہی حاصل چوتھی صورت کا ہے کہ اس میں قدرت دی ہوئی کا اعتقاد ہوتا ہے نہ شرائط مذکورہ کا۔

تیسرے۔ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کو حق سبحانہ تعالیٰ نے قدرت دی ہے"

Scanned by CamScanner

اس کا مسند بھی ہے کہ ان کو اب اختیار ہے کہ جس کی بلا ئیں چاہیں ٹالیں جس کی نہ چاہیں نہ ٹالیں اور یہی چوتھی صورت ہے۔ جیسے پہلی صورت میں امور عادیہ کی قدرت ہے یہاں امور غیر عادیہ کی قدرت ہے۔

۴۔ پہلی عبارت میں انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت دی ہے۔ اپنے عموم سے بتا رہا ہے کہ ہر نبی اور ہر ولی کو ہر شے میں تصرف کی قدرت دی ہے کیونکہ علی اسوی اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور یہی وجہ ہے کہ استعانت کرنے والے اور معین اور جس چیز کی استعانت چاہی ہے اس میں کوئی تخصیص نہیں فرمائی جس کا جو دل چاہے جس نبی ولی سے جس طرح چاہے استعانت کرے جائز ہے تو یہ تو چوتھی صورت سے بھی بظاہر عموم میں کچھ زیادہ ہو کر دل مشرک اور محمد اور کالا کافر بنا دے گی۔

اس واسطے کہ کسی خاص ولی یا نبی کو کسی شے میں بھی ایسا قادر اور متصرف اعطائی قدرت سے ماننا جب شرک و کفر ہے تو ہر نبی و ولی کو ہر شے کا ایسا قادر و متصرف تسلیم کرنا کیسا کچھ شرک ہوگا۔

۵۔ غایت غور کرنے کی بات ہے۔ آپ فرماتے ہیں مولانا اسماعیل صاحب شہید مرحوم و استمداد و استعانت کو مطلقاً ہر صورت میں شرک کہتے ہیں۔ چاہے یوں سمجھئے کہ قدرت عرضی ہے یا قدرت و تصرف ذاتی کا قائل ہو۔ بہر حال شرک ثابت ہوتا ہے۔ اور آپ اس کا خلاف کرتے ہیں اور جیسے وہ تمام صورتوں کو شرک فرماتے ہیں آپ صرف ایک صورت کو شرک کہتے ہیں جس میں قدرت ذاتیہ ہو تو اس کے علاوہ جس میں قدرت عرضیہ ہو وہ سب شرک سے مستثنیٰ ہیں۔

اور چوتھی صورت میں قدرت عرضیہ ہی ہے تو وہ بھی شرک نہ ہوگی اور اس کو ہم

Scanned by CamScanner

متنازع فیہا قرار دیتے ہیں؟

فرمایئے چوتھی صورت متنازع فیہا ہوئی یا نہیں اور آپ اس کے جواز کے قائل ہوئے یا نہیں۔

آپ کے دل کا حال تو خدا ہی جانتا ہے مگر انصافاً فرمایئے کہ جو شخص جناب کی عبارت کو دیکھے گا وہ کیا سمجھے گا۔ اب جناب اپنی عبارت کا مطلب بیان فرمائیں جس سے چوتھی صورت کا شرک ہونا ثابت ہو جائے تو پھر ہمیں قبول میں کیا عجت ہو سکتی ہے۔

لیکن اگر بفرض محال آپ ثابت بھی فرمادیں گے تو ہم سے پھر بھی افترا اور بہتان کا الزام تو قطعاً جاتا رہا۔ کیونکہ ایسے مطلب کو کوئی شخص افترا اور بہتان نہیں کہہ سکتا۔ ہاں اس کے خلاف مطلب کو جو چاہے کہے۔ ہم تو یہ مطلب سمجھنے اور آپ کی طرف منسوب کرنے میں مجبور ہیں، کلام کا اور مطلب سمجھ ہی میں نہیں آتا۔

۶۔ جب ہم خدا چاہے حضرت شہید مرحوم کے کلام ہی سے یہ ثابت کردیں گے کہ ان کی مراد قدرت عرفیہ سے چوتھی صورت ہے اور کرامت و معجزہ اور امور خارق عادت کا شہید موصوف انکار ہی نہیں کرتے تو پھر تو مخالفین کے کلام کی مراد بھی قدرت عرفیہ سے چوتھی ہی صورت ہوگی وذلک ما اردناہ۔ یعنی وہ اول اور رابع صورت کو شرک فرماتے ہیں اور آپ فقط اول کو تو خارج چوتھی ہی صورت میں رہا ثانی و ثالث میں اتفاق ہے۔

لہ خاں صاحب آپ غصہ نہ ہوں ہم نے اپنے عقیدہ اور عام مسلمانوں کے عقیدہ کے موافق لکھ دیا ہے ورنہ جناب کے نزدیک تو دنیا میں لاکھوں کروڑوں عالم الغیوب ہوں گے معاذ اللہ تعالیٰ وہ بھی جانتے ہوں گے کیا معنی ضرور جانتے ہیں ۱۲ منہ

Scanned by CamScanner

اور اگر یہ بھی مان لیں کہ جناب کے کلام میں خاص چوتھی ہی صورت مراد نہیں بلکہ تیسری کو بھی شامل ہے تو پھر بھی یہ شبہ تو قائم ہی رہا کہ چوتھی صورت کو آپ جائز فرماتے ہیں ایسی صورت کوئی نہیں نکلتی جس سے یہ ثابت ہو کہ آپ کے نزدیک چوتھی صورت شرک ہے یا چوتھی صورت کا جواز ثابت نہ ہو۔

جب استمداد کی صورتوں میں بعض صورتیں شرک بھی تھیں اور آپ کا مخالف آپ کے نزدیک سب کو شرک کہہ رہا ہے تو جیسے آپ نے قدرت و تصرف ذاتی کو شرک کہا تھا چوتھی صورت کے شرک ہونے کا بھی ذکر آپ پر لازم تھا۔ اور صرف ایک ہی صورت کو شرک کہنا اس کا صاف یہی مطلب ہے کہ اور جائز ہیں اور شرک کے فرد نہیں پھر چوتھی صورت کے جواز اور آپ کے عقیدہ اور مختلف فیہا ہونے میں کیا باقی رہا۔

چونکہ آپ کو چوتھی صورت استمداد کے جواز سے نہایت زوروں کے ساتھ تبری اور تحاشی ہے اور اس کو صاف لفظوں میں شرک و کفر و الحاد کہا ہے اور ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ آپ کا کلام اس کے جواز کو مثبت اور اس کا معتقدات اہل سنت والجماعت سے ہونا ظاہر کرتا ہے۔ اس وجہ سے ہم چاہتے ہیں کہ مبحث خوب صاف ہو جائے تاکہ کسی کو انکار کی گنجائش نہ رہے اور اگر کوئی خان خوانین انکار بھی فرمادیں تو بے چارے عوام ناظرین تو مذبذب نہ رہیں۔

اور نیز جب آپ حضرات کا کلام محتمل التاویل نہ رہے تو پھر بریلوی صاحب یا دیوبندی صاحب شاید اسی کا دعویٰ فرمادیں کہ ہاں ہاں صورت رابعہ ہی ہماری مراد ہے اور اس کو کون شرک و کفر و الحاد کہتا ہے تو پھر بار جواب آپ ہی اٹھادیں اور آپ ہی جواب دیں بہ نسبت ہماری بات کے آپ کی بات کو وہ زیادہ سنیں گے اس وجہ سے

Scanned by CamScanner

بغرض توضیح عرض ہے نہایت توجہ سے سنیئے۔

ہم نے چھ دلیلوں سے بفضلہٖ تعالےٰ یہ ثابت کیا ہے کہ جناب کی دونوں عبارتوں کا مفاد صرف چوتھی صورت ہے یا اس سے عام جو چوتھی کو بھی ضرور شامل ہے ایسی صورت نہیں ہو سکتی جو صورت رابعہ اُس سے خارج ہو جائے۔ اب چھوٹوں دلیلوں کا فرق ملاحظہ فرما لیجئے۔ تاکہ آپ کو بات ملانے کا موقعہ نہ ملے۔

قول دلیل کا مدار اس پر ہے کہ آپ نے مقبولان بارگاہ صمدیت کے لیے قدرت تصرف کو ثابت فرمایا ہے اور تیسری صورت میں امور غیر عادیہ کی غیر اللہ تعالےٰ سے قدرت و تصرف کی نفی کی گئی ہے۔ لہٰذا جناب کے کلام کا مطلب تیسری صورت نہیں ہو سکتی بلکہ ضرور چوتھی ہی ہے۔

دوسری دلیل میں یہ عرض کیا گیا ہے کہ استعانت کی تیسری صورت میں تعمیم نہیں بلکہ ایک وقتی بات ہوتی ہے جو خاص خاص شرائط کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے جن کا تعلق مستعین اور مستعان بہ اور نفس استعانت کے ساتھ ہے مثلاً جس سے مدد چاہے وہ خود استعانت کا امر یا اجازت دے اور جو مدد چاہنے والا ہے وہ حالت شوق اور بے اختیاری میں ہو یا خاص مستعد اور خاص حالت رکھتا ہو یہ سمجھے کہ جن سے مدد چاہوں ان کو کچھ قدرت اور تصرف کا مجاز نہیں۔ ان افعال عجیبہ کا صدور قدرت خداوندی سے ہوتا ہے جس میں ان مقبولان بارگاہ کو کچھ بھی دخل نہیں۔ ہاں صدور نعل ہوتا ہے انہیں کی اظہار عزت کے لیے۔ جیسے افعال عادیہ کے صدور کی قدرت بندوں کو دی گئی ہے ان کو ان امور میں اس قدر بھی قدرت نہیں جو ان امور کے لیے اسباب دائمی عادیہ ہیں واکثری۔ استعانت میں کبھی استقلال اور کبھی شوق دامی ہوتا ہے

Scanned by CamScanner

اور کبھی سبقت لسانی موجب استعانت ہوتی ہے جن کی تفصیل صورت ثالثہ میں مذکور ہے۔

مگر جناب نے صرف ایک شرط بیان فرمائی کہ یہ سمجھے کہ یہ قدرت خداداد ہے پھر شرک ہرگز کسی طرح لازم نہ آئے گا۔ اور کسی شرط کا بھی جو تیسری صورت میں معتبر ہیں نام نہیں، تو اس بنا پر بھی یہ تیسری صورت نہیں ہو سکتی بلکہ ہوگی تو چوتھی ہی ہوگی۔

تیسری وجہ کا حاصل یہ ہے کہ قدرت دینے کے بھی معنے ہیں کہ جیسے امور عادیہ کو چاہے دیں اور چاہے نہ دیں تو ان امور کی قدرت کے بھی یہی معنی ہوں گے کہ جس کی اور جو بلا چاہیں ٹالیں اور جو چاہیں نہ ٹالیں اور یہ بعینہٖ چوتھی صورت ہے کہ بزرگوں کے لیے ایسی قدرت ثابت کی جائے۔

چوتھی علت کا سرمایہ لفظ انبیاء اور اولیاء اور لفظ عالم کی تعمیم ہے یعنی اس کا مفاد یہ ہے کہ جمیع انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کو عالم کے ہر ہر جزو میں تصرف کی قدرت عنایت فرمائی گئی ہے تو اب یہ مطلب چوتھی صورت سے بھی بظاہر عام ہو کر اور اس کو شامل ہو کر اور کفر و شرک و الحاد کے ازدیاد کا باعث ہوا۔

پانچویں سبب میں قرینہ حالیہ مقام بحث اور موضوع بحث کو ظاہر کیا ہے کہ جب آپ شہید مرحوم کو یہ فرماتے ہو کہ وہ استمداد جملہ صورتوں کی شرک بتاتے ہیں تو آپ کے نزدیک جس قدر صورتیں شرک کی تھیں جیسے قدرت ذاتیہ والی صورت کو شرک کہا ہے۔ صورت رابعہ کا شرک ہونا بھی ظاہر فرمانا ضرور تھا مگر فقط پہلی ہی صورت کو شرک کہا تو معلوم ہو گیا کہ صورت رابعہ ضرور آپ کے نزدیک جائز ہے۔

چھٹی حجت میں حضرت شہید مرحوم سے آپ کے مخالف ہونے کو حجت

Scanned by CamScanner

تعین مراد پر قرار دیا ہے کیونکہ آپ ان کے مخالف اور جس کو وہ شرک فرماتے ہیں اسے آپ بھی ایمان اور مطابق عقیدہ اہل سنت والجماعت، ہاں قدرت ذاتیہ میں دونوں بالاتفاق شرک فرماتے ہیں تو اب اس کے سوا جس کو وہ شرک فرمائیں اسی کو آپ جائز فرماتے ہیں۔

اور یہ خلاف ہے ثابت ہو جائے کہ وہ قدرت ذاتیہ کے سوا صرف جو تھی ہی صورت کو شرک فرماتے ہیں تو اب آپ جائز اور عقیدہ اہل سنت والجماعت بھی اسی کو کہتے ہیں ورنہ اختلاف ابھی مزرہے گا۔ اور اختلاف تو ایسا پختہ ہے کہ قرن گذر چکے یہ بھی نہیں کہ بے سمجھے کتاب لکھ دی ہے آج کل ہی کے نہیں بلکہ قدیم زمانہ کے نامور علماء بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ جن کے چند اسماء بھی جناب نے ایضاح مرام کے ص ۴۱ پر گنائے ہیں۔

فرمایئے جناب ہی کی کتاب جناب ہی کے فتویٰ میں دکھا دیا کہ صورت رابعہ ہی متنازعہ فیہا ہے اور یہی جناب کا اور آپ کے علماء اور زید کا اعتقاد ہے اب تو ہماری غلطی نہ رہی اب تو ہم کو رجوع کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

آپ ہی نے تو فرمایا ہے کہ اگر بالفرض کسی کا یہ عقیدہ ہو بھی تو ہم آپ سے پہلے ایسے عقیدہ رکھنے والے کو عمداً در کافر اور مشرک جانتے ہیں ۱۲

اب بھی جناب اپنے اس حقانی ارشاد پر قائم ہیں یا نہیں اگر ہیں تو بس آپ ہی زید اور بدعتی علماء جنہوں نے فصل الخطاب پر بڑے شوق سے دستخط کر کے عقیدہ

لہ ایضاح المرام ص ۴۱ سطر ۱۲

Scanned by CamScanner

شرکیہ کفریہ الحادیہ کی داد دی ہے اور مولوی ریاست علی خان صاحب کی خوب مدح بھر بھر کر تعریفیں فرمائی ہیں ان سے کافر مشرک ملحد ہونے پر پھر انہیں سے دستخط کرا کر یا اپنے ساتھ توبہ نامہ اُن سے دستخط کرا کر شائع کرائیں۔

یہ کون سی بات ہے کہ آپ نے اُن کے کافر مشرک و ملحد بنانے میں تو وہ سعی فرمائی (کہ سنا ہے خود سفر کر کے فصل الخطاب پر دستخط کرائے) اب جب حق واضح ہو گیا تو اپنی اور اُن کی اور ساتھ میں دونوں خان خانان بریلوی اور دہلوی صاحبان کے ایمان کی خبر نہ لیجئے جواب لکھنے میں آپ اُن کی طرف سے وکالت اختیار رہے ہیں۔ چنانچہ الصناح مرام کے ص ۲۴ میں فرماتے ہیں:

"اور اسی تقریر ہماری سے جناب مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی اور جناب مولوی کرامت اللہ خان صاحب دہلوی کی طرف سے بھی جواب دیوبندیوں کو معلوم ہو گیا اہل فہم اور انصاف کے نزدیک کوئی حاجت مولویان موصوفین کو اب جواب دینے کی باقی نہیں رہی ۱۲"

جواب دینے کی حاجت رہی یا نہیں اس کو تو آپ کا دل ہی جانتا ہوگا مگر یہ تو میں بھی عرض کروں گا کہ اس عقیدہ کفریہ سے توبہ کرتے اور اپنی اپنی عبارات کا مطلب بیان کرنے کی ضرورت تو ضرور باقی رہی، ورنہ آپ صاحبوں کے فرمانے کے مطابق تو یہ کفر اٹھ نہیں سکتا ؎

کردنی خویش آمدنی پیش

بریلوی خان صاحب کو یہ سنا دیجئے کہ کردو نیافت

نقطہ یہ فرما دینا کہ ہمارا تو یہ عقیدہ نہیں ہے ہماری عبارات کا یہ مطلب

Scanned by CamScanner

نہیں ہے آپ کے مسلک کے موافق تو کسی طرح قابل قبول ہو ہی نہیں سکتا۔ تقریر فیہ

ایضاح مرام ص ۱۴ سطر ۱:

ماقول وبہ اصول یہ کس نے قول کیا کہ استمداد واستعانت ہر امر میں انبیاء اور اولیاء سے جائز ہے اور یہ کس نے نتیجہ نکالا تم نے آپ ہی قیاس بنایا اور آپ ہی نتیجہ نکالا ہم تو مولوی اسماعیل صاحب کے اس قول اور عقیدہ کو باطل کرتے ہیں الخ ۱۲

محترم فاضل بے شک آپ تو مولانا مرحوم ہی کے قول اور عقیدہ کو باطل فرماتے ہیں مگر آپ کو یہ معلوم نہیں کہ خداوند عالم کس کے عقیدہ کو باطل کرنا چاہتا ہے۔

وما لھم من اللہ ما لو یشاء لو ما یعلمون

میں خدام والا کو متوجہ کرتا ہوں کہ اپنی عبارت میں غور نہیں سرسری نظر فرمادیں۔ چوتھی علت جو ابھی مذکور ہوئی ملاحظہ فرمائیے انبیاء اور اولیاء میں بلا میں مشکل میں ان کے ٹالنے اور دفع کرنے دستگیری میں کوئی بھی قید صراحۃً اشارۃً کنایۃً سوائے ایک قید کے کہ یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ قدرت دی ہے لگائی ہے اس کے بعد بھی کیا جناب یہی فرمائیں گے۔ یہ کس نے قول کیا کہ استمداد واستعانت ہر امر میں انبیاء اور اولیاء سے جائز ہے ۱۲

تھندت فاحببنا الحنفیہ۔

میں عرض کروں یہ قول صاحب نفس الخطاب ایضاح المرام مولوی ریاست علی خان صاحب شاہجہانپوری کا ہے۔ آپ کے کلام کا حاصل یہ ہے کہ ہر امر میں ہر ولی

اور نبی سے جس طرح چاہے دفع بلاد حل مشکل چاہے ہرگز شرک نہ ہوگا فقط یہ سمجھے جائے کہ قدرت خداداد ہے جس قدر تعمیم سے جناب حماش فرما رہے ہیں کلام میں تو اس سے بھی بڑھ کر زیادہ تعمیم موجود ہے۔

مطلب تو یہ ہے کہ جناب نے اب بھی تو کوئی قشر بیع نہ فرمائی کہ کس کس نبی ولی سے کس کس طرح دفع بلا اور حل مشکلات جائز ہے اور کس طرح شرک یہ تو مانا کہ آپ کا مقصد حضرت شہید مرحوم کے کلام کو غلط ثابت کرنا ہے جو خدا چاہے نا سمجھ ہے لیکن آخر کچھ آپ کا بھی عقیدہ ہے یا نہیں اگر فقط آپ ہی فرما کر سکوت کر جاتے کہ مولانا اسماعیل صاحب غلط فرماتے ہیں تب بھی صبر آتا اور کوئی آپ کا جانبدار یہ کہہ سکتا کہ وہاں سلب کل ہے اس کی نقیض ایجاب جزئی ہے ایک فرد بھی اگر تصرف اور دفع بلا و اعانت کا متحقق ہو جاوے تو سلب کلی باطل ہو جائے گا۔

مگر تیامت تو یہ ہے کہ آپ تو عقیدہ اہل سنت والجماعت کا بتلا رہے ہیں:

"مولانا کہ اہل سنت والجماعت کا اس میں یہ عقیدہ ہے" دونوں جگہ جناب کے یہی الفاظ ہیں فصل الخطاب ص ۲، ۴۔

مولانا مرحوم کے دعوے کی غلطی یوں ثابت فرمائی جاتی ہے کہ اہلسنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے اور مولانا مرحوم اس کے خلاف فرماتے ہیں لہذا وہ عقیدہ بدیہیہ کا ہے پھر جس عقیدہ کو اپنا عقیدہ اور اہل سنت والجماعت کا عقیدہ بیان فرمایا جاتا ہے اس کا ثبوت اس کی تفصیل آپ کے ذمہ نہ تھی جو عقیدہ اہل سنت والجماعت کا بیان فرمایا ہے وہ کیا محض استعانت کی جو حق صورت نہیں ہے جو خالص کفر و

Scanned by CamScanner

شرک والحاد ہے یا بہت زور لگائیے گا تو ایک عام صورت ہو گی جس میں صورت رابعہ تطفا داخل ہے۔ کیا یہی اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے اور یہی مولینا مرحوم کا رد ہے۔

ایضاح مرام ص ۱۴ پر آپ فرماتے ہیں:

"تو جواب اس کا ہم یوں دیتے ہیں کہ یہ مطلق تصرف کسی نبی یا ولی کے ثابت کرنے کو شرک کہنا مولوی اسمٰعیل صاحب کا غلط ہے بلکہ انبیاء اور اولیاء کو اللہ تعالےٰ نے تصرف کی قدرت بخشی ہے۔ اس میں کسی قسم کا شرک نہیں ہے"

اس عبارت کی تشریح ادا اور فصل الخطاب کے جوابوں میں زمین آسمان کا فرق ہے مگر اس کا بھی حاصل وہی ہے چنانچہ اس کی تحقیق بھی انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب مفصل آنے والی ہے۔ بجز صدق توبہ کے جناب اور کوئی چارہ ہی نہیں اب حقانیت اور دینداری کے پرکھنے کا وقت آگیا۔

یہ عرض تو جناب کی فصل الخطاب کی دو عبارتوں کے متعلق تھی امید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ ناظرین کے لیے کافی سے زیادہ ہے اب فاضل بریلوی کی برکات الامداد کی عبارت کو بھی ملاحظہ فرمایا جاوے کہ وہ کیا ستم ڈھا رہے ہیں۔ اور کیسے پوتھی صورت کو جائز بتاتے ہیں گو بریلوی خان صاحب بہت سنبھل سنبھل کر قدم رکھتے ہیں اور جو کتاب لکھتے ہیں مخالف سے سوائے سوالات کے کوئی بات نہیں کرتے یہ معلوم ہے کہ مدعی بننے اور قیامت آئی اس واسطے جو کہو چاہے مضمون کچھ ہو شروع میں سوال کا لفظ ضرور لکھ دینا چاہیئے۔

Scanned by CamScanner

جاؤ پھر فقیر کی دعا ہے تمام عمر السّوال ذُلّ ہی میں رہو گے اور عزت نصیب نہ ہوگی ایدا اللہ الیاخیر من ایدہ اسفلے۔ امام المناظرین صاحب حجۃ قاہرہ باہرہ ساطعہ سارے وزن ختم دعوی کا تو نام نہیں پھر نہ معلوم حجت کس پر پیش فرمائی جاتی ہے ؟

خیر ہر کسے مسلکے خویش نیکو میداند

اب ہم مطلب کی توفیق تعالے شروع کرتے ہیں واللہ تعالی ھو المستعان۔

۱۔ فاضل بریلوی احمد رضا خان صاحب کی پہلی عبارت جو بوقت صورت کے جواز کو ثابت کرکے خان صاحب کو اسفل السافلین میں پہنچانے والی ہے۔

برکات الامداد صفحہ ۵:

"یہی حال استعانت و فریادرسی کا ہے کہ اُن کی حقیقت خاص بخدا اور بمعنی دہندہ و توسط غیر کے لیے ثابت فاضلہ"

۲۔ بریلوی حضرت کی دوسری عبارت، جو بوقت صورت کی مثبت۔

اور اس سے پہلے صفحہ ۲۰ میں ہے:

"استعانت حقیقت یہ کہ اُسے قادر بالذات و مالک مستقل و غنی و بے نیاز جانے کہ بے عطائے الٰہی وہ خود اپنی ذات سے اس کام کی قدرت رکھتا ہے اس معنے کا غیر خدا کے ساتھ اعتقاد ہر مسلمان کے نزدیک شرک ہے نہ ہرگز کوئی مسلمان غیر کے ساتھ اس معنی کا قصد کرتا ہے بلکہ واسطہ و وسول و نیض و ذریعہ و وسیلہ قضائے حاجات جانتے ہیں اور یہ قطعاً حق ہے" ۱۲

یہاں بھی وہی مطلب ہے جو فصل الخطاب سے مستفاد ہوا اختار شرک کی فقط وہی

Scanned by CamScanner

ایک چوتھی صورت ہے باقی سب حق جن میں چوتھی بھی منحصر شامل ہے۔

مزید برآں سبیل السداد کے ایک مضمون کا اور اقرار ہوگیا کہ شیخ علیہ الرحمۃ کا کلام جو اشعۃ اللمعات سے نقل کیا تھا کہ عوام اہل قبور کو مستقل سمجھتے ہیں اور یہ حرام ہے۔ معلوم ہوا کہ اس استقلال سے مراد استقلال ذاتی نہیں بلکہ یہی عرضی مراد ہے جو چوتھی صورت ہے۔

جب شیخ عبدالحق رحمہ اللہ کے وقت، کے عوام کا استمداد و استعانت، میں یہ حال تھا تو مولانا اسمٰعیل صاحب کے وقت کے عوام کیا کچھ نہ کرتے ہوں گے۔ یہ نکتہ یاد رہے آئندہ کام آئے گا۔ لیکن باوجود اس صورت شرکیہ کے رائج ہونے کے بھی اس کو شرک یا قبیح نہیں کہا جاتا۔ شرک کی فقط ایک ہی صورت قدرت ذاتی کی ہے تو فرمایا جائے کہ خان بریلوی کے نزدیک صورت رابعہ جائز ہوئی یا نہیں ہمیں بھی دیکھنا ہے کہ کون انکار کرتا ہے اور کیسے۔

۳۔ خان بریلوی کی تیسری عبارت جس کا مفاد صراحتہً چوتھی صورت ہے۔

برکات الامداد صفحہ ۱۰

"جس سے صاف ظاہر کہ حضور ہر قسم کی حاجت روا فرما سکتے ہیں دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں۔ جب تو بلا تقیید فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے؟"

۴۔ خان بریلوی کی چوتھی عبارت جو چوتھی صورت کو جائز بتاتی ہے۔

برکات الامداد صفحہ ۱۰

"یعنی امام ابن سبیع وغیرہ علماء نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص

میں ذکر کیا ہے کہ جنت کی زمین اللہ عزوجل نے حضور کی جاگیر کر دی ہے کہ اُس میں سے جو چاہیں جسے چاہیں بخش دیں ۔ ۱۲

۵۔ خان بریلوی کی پانچویں عبارت سے چوتھی صورت کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

برکات الامداد صفحہ ۱۰

اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو قدرت بخشی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے خزانوں میں جو کچھ چاہیں عطا فرما دیں ۔ ۱۲

۶۔ خان بریلوی کی چھٹی عبارت جس سے صورت رابعہ کا جواز کیا میں ایمان ہونا ثابت ہوتا ہے اور خان صاحب کا ایمان سے علیحدہ ہونا۔

امام اجل سیدی ابن حجر کی قدس سرہ الملکی جوہر منظم میں فرماتے ہیں بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خوان حضور کے دست قدرت کے فرمانبردار اور حضور کے زیر حکم ارادہ و اختیار کر دیئے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے اس مضمون کی تصریحیں کلمات ائمہ علماء و اولیاء و عرفاء میں حد تواتر پر ہیں جو اُن کے انوار سے دیدہ ایمان منور کرنا چاہے فقیر کا رسالہ سلطنت المصطفےٰ فی ملکوت کل الورٰی مطالعہ کرے ۱۲ ص ۱

مولوی ریاست علی خان صاحب۔ جناب نے ملاحظہ فرمایا خان بریلوی کس جوش سے چوتھی صورت کے جواز ہی کو ثابت نہیں کرتے بلکہ اس مضمون کا کلام عرفاء میں تواتر تک

پہنچنا فرماتے ہیں اب جناب کس کس کو کافر مشرک ملعون بتائیں گے آپ تو فرماتے تھے کہ کسی عالم سنت والجماعت کا بھی قول نہیں اور یہاں تو اتر کی گھڑی موجود ہے۔ رسالہ ملاحظہ فرمایئے۔

۷۔ خان بریلوی کی ساتویں عبارت جس نے خان صاحب کا ستیاناس کر کے چوتھی صورت کا اقرار کرا دیا۔

"اس استعانت ہی کو دیکھئے کہ جس معنی پر غیر خدا سے شرک ہے اُسی معنی پر خدا سے مالک مستقل جان کر مدد مانگنا ۱۲، ص ۲۲

اور چوتھی صورت میں قادر و مالک و مستقل بالذات جان کر استعانت نہیں کی جاتی تو شرک نہ ہوگی حالانکہ ہم کو اس کو شرک کہتے ہیں فرمایئے پھر متنازع فیہا کون سی صورت ہوئی۔

۸۔ بریلوی خان صاحب کی آٹھویں عبارت آٹھوں گانٹھ کمیت چوتھی صورت کا علامت اہلسنت ہونا ظاہر کرتی ہے۔

"یارسول اللہ حضور رب اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیفہ اعظم و نائب اکرم و قاسم نعم کیا دنیا کی کنجیاں زمین کی کنجیاں خزانوں کی کنجیاں مدد کی کنجیاں نفع کی کنجیاں حضور کے دست مبارک میں رکھیں۔ لہذا زمانہ دو وقت تمام امت کے اعمال حضور کی بارگاہ میں پیش کرائے۔ یارسول اللہ میرے کام میں نظر رحمت فرمایئے یارسول اللہ اللہ کے حکم سے میری مدد فرمایئے الخ" ص ۳۶

۹۔ خان بریلوی کی نویں عبارت، اپنے ساتھ شاہ صاحب مرحوم کو بھی صورت دالبہ ہی کے جواز کو نہیں بلکہ مقام معرفت کے خلاف نہ ہونے کا بھی قائل بتاتی ہے۔

"وبعد اس حکایت کے بعد شاہ صاحب نے کیسی تصریح فرمادی کہ استعانت

Scanned by CamScanner

بالیقین ناجائز ہے کہ کسی غیر کو مظہر عون الٰہی نہ جانے بلکہ اپنی ذات سے عانت کا مالک جان کر اس پر بھروسہ کرے اور اگر مظہر عون الٰہی سمجھ کر استعانت بالغیر کیا ہے تو شرک و حرمت بالائے طاق مقام معرفت کے بھی خلاف نہیں خود حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ایسی استعانت بالغیر کی ہے ولکن لوبابۃ قوم لایعقلون ۔ برکات الامداد ص ۲۲

وبل البدعۃ قوم لایوعون ۔ مولوی ریاست علی خان صاحب کوئی تاویل ہے ۔ مجدد البدعات شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا یہ مطلب فرماتے ہیں کہ استعانت بالغیر کی عدم جواز کی یہی صورت ہے کہ غیر کو مظہر عون الٰہی نہ جانے اور مظہر عون الٰہی جان کر جو تیسری صورت بھی استعانت بالغیر کی ہو تو شرک و حرمت بالائے طاق معرفت کے بھی خلاف نہیں فرمائیے آپ تو اسے شرک و کفر و الحاد فرماتے تھے یہاں تو معرفت اور عرفان کے بھی خلاف نہیں اہل بدعت کا ایمان اور عرفان یہی ہے ؎

کار شیطان میکند نامش ولی
گر ولی ایں ست لعنت بر ولی

---

۱۰ خان بریلوی کی دسویں عبارت جو چوتھی صورت کے شرک نہ ہونے کا حکم کرتی ہے ۔

برکات الامداد ص ۲۴ :

"اور جس معنی پر ان سب سے استعانت شرک نہیں یعنی مظہر عون الٰہی واسطہ و وسیلہ و سبب سمجھنا اس معنے پر حضرات انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والثناء سے کیوں شرک ہونے لگی :

چوتھی صورت میں بھی مظہر عون الٰہی اور واسطہ و وسیلہ و سبب ہی سمجھ کر استعانت

Scanned by CamScanner

بالغیر کی جاتی ہے پھر کیوں شرک اور کفر اور الحاد ہے۔ پہلے تو ہم یہ کہتے کہ دیکھو سبیل السداد اللہ اب تو یہ قرض کر دینا کافی ہے کہ مولوی ریاست علی خان صاحب سے دریافت کر لو وہ بتادیں گے کہ چوتھی صورت کفر و شرک و الحاد کیوں ہے صاحب البیت ادری بما فیہ مولوی صاحب یہ وہی بریلوی تو ہیں جو فاضل بل سنّت والجماعت کے ساتھ غیر سے مجتہد ہونے کے بھی مدعی ہیں۔ فرمایئے اب یہ کون ہوئے۔

۱۱۔ خان بریلوی کی گیارہویں عبارت جو چوتھی صورت کو مین ایمان بتاتی ہے۔

الکوکبۃ الشہابیۃ ص ۴۲،

"کاش یہ علم صرف اس قدر کہتا کہ جو کسی کو قادر بالذات و متصرف بالاستقلال سمجھے مشرک ہے تو بے شک حق تھا۔"

تقویۃ الایمان کی یہ عبارت نقل فرما کر پھر خواہ یوں سمجھئے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھئے کہ اللہ نے اُن کو قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ہے۔"

(اہ مقتضا الکوکبۃ الشہابیہ)

عبارت مذکورہ میں تحریر فرمائی ہے یعنی قدرت عرضیہ کی کوئی صورت بھی شرک نہیں شرک کی صرف یہی صورت ہے کہ غیر اللہ کو قادر بالذات سمجھے اور چوتھی صورت جس میں غیر کیلئے قدرت عرضیہ ہے وہ عین ایمان ہے۔

۱۲۔ خان بریلوی کی بارہویں عبارت جو چوتھی صورت کو اہل بدعت کا ایمان کہتی ہے۔

برکات الامداد صفحہ ۲۵،

"اگر یہ علم امیر جنگ جج اور نوکر جو دان سب کو مظہر عون و سبب و وسیلہ جاننا جائز ہے اور ان صفات عالیہ کو کہ وہ اعلیٰ مظہر اعظم سبب افضل وسائل

Scanned by CamScanner

بلکہ منتہی الاسباب و غایۃ الوسایط و نہایۃ الوسائل ہیں۔ ایسا سمجھنا شرک ہوگا ہزار تقریریں بے عقل و ناانصافی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جیسے امور عادیہ میں حکیم وغیرہ کو قدرت عرضیہ کی وجہ سے مختار و قادر و مستقل سمجھ کر امور عادیہ میں استعانت کرتے ہو اسی طرح بزرگان دین سے بھی امور غیر عادیہ میں استعانت و استمداد کرو مگر یہ سمجھ کر وہ فاعل مختار اور مستقل بقدرت عرضیہ و عطائیہ ہیں اور یہی چوتھی صورت ہے جس کو زید اور تمام اہل بدعات جائز و اپنا ایمان کہتے ہیں اور عمرو اور ہم اس کو عین کفر و ضلالت۔

بریلوی خان صاحب نے جہاں اس مسئلہ کے دلائل صدہا بیان فرمائے ہیں اُن کی عبارتیں بھی اسی قدر زائد نکلیں گی مگر بالفعل ان بارہ ہی عبارتوں کو پیش کیا گیا ہے فرمایئے برکات الامداد، الکوکبۃ الشہابیہ کس کی کتابیں ہیں۔ فاضل بریلوی کی جو آپ کی جماعت میں بڑے اہل سنت والجماعت ہیں بلکہ اُن ہی نے اپنا اور آپ صاحبوں کا نام اہل سنت والجماعت تجویز فرمایا ہے۔

ان عبارات کے ایسے معنی جو استعانت بالغیر کی چوتھی صورت کو شامل نہ ہوں اگر بیان فرمائے جائیں تو ہم بھی دیکھیں اذان بعد خطبہ کے بارہ میں خان صاحب کی جانب سے اشتہار پر اشتہار پانچ پانچ جزو کے رسائل شائع ہو رہے ہیں اور بلا وجہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم کو مخاطب بنا کر گالیاں دی جاتی ہیں دیوبندی کہہ کر سب و شتم و تبرا بازی سے سنت آبائی کو زندہ کر کے داد فرزندی دی جاتی ہے۔

مگر نہ معلوم کہ تازہ بتازہ نو بنو کے کفر و شرک الحاد لازم آتے ہیں ان کے لیے

Scanned by CamScanner

منہ میں زبان نہیں، ہاتھ میں قلم، قلم میں حرکت، دوات میں روشنائی کچھ نہیں، ہمارے مقابلہ میں نقیری اختیار فرمائی جاتی ہے۔ بات یہ ہے کہ نقطہ بھی بڑا سمجھ دار ہے کہیں کیا دیکھیں کیا؟ ہم نے کچھ اپنی طرف سے کہا ہے جس کا جواب ہو انہیں کی عبارت انہیں کا کلام، انہیں کا مصنف انہیں کا کتبہ۔ ہاں شکل ہم نے بنادی ہے۔ پھر نتیجہ میں کیا کسر۔

پہلے کہا جاتا تھا کہ بقاعدہ الاہم فالاہم پہلے مخالفین اپنا ایمان ثابت کریں پھر اسی قاعدہ سے گفتگو اور اب قدیمیں گذریں زمانہ ہو گیا کہ اس طرف سے یہی عرض کیا جاتا ہے مگر خان بریلوی ہیں کہ اپنا، اپنی اولاد، احفاد، اصحاب، مریدین، معتقدین سب کا کفر و ارتداد تسلیم کر کے شیر مادر کی طرح نوش جان فرما رہے ہیں۔ اور جواب ندارد۔

جانتے ہیں کہ جواب کیا دیں دلدل کا پھنسا جس قدر نکلنے کی کوشش کرتا ہے اور زیادہ اندر کو اترتا جاتا ہے۔ اور یہاں تو کوشش بھی نہیں اور جھوٹی سچی دنیا کے دکھانے ہی کے لیے کچھ ہو بھی تو پھر اور کفر پر کفر آئے اس وجہ سے سکوت ہی کو مصلحت سمجھا گیا۔

مولوی ریاست علی خان صاحب آپ نے اس مصلحت کو نہ سمجھا اور جواب کا نام کرنے کو چار ورق سبیل السداد کے مقابلہ میں لکھ دیئے۔ اب جناب ان عبارات کا ایسا مطلب بیان فرمائیں کہ زمین کو آسمان اور آسمان کو زمین بنانے کی تو نہ ٹھہرے اور جو قیود مذکور نہیں ہیں ان کو زیادہ نہ فرمایا جاوے ورنہ کوئی قول کاذب کاذب نہ رہے گا۔ عبارتیں یوں ہی جوں کی توں رہیں اور پھر بحمد اللہ صورت کا شرک ہونا یا کم سے کم حرمت ہی ثابت ہو جائے ورنہ اگر تاویل کی ٹھہری تو پھر دوسروں نے کیا قصور

Scanned by CamScanner

کیا ہے۔ اور جس بات کو آپ ایک دفعہ فرما چکے ہیں اب اپنے لیے کیسے قبول فرمائیں گے۔ اگر ان عبارات کا کوئی دوسرا مطلب آپ حضرات نہ بیان فرمائیں۔ نہ خدا چاہے بیان ہو سکے گا تو پھر خان نوابین اور سب آپ کے ہم مشرب کیا ہوں گے وہی جو آپ نے فرمایا ہے یا ان کی نجات کی کوئی صورت نکل سکتی ہے مگر ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ بھی یاد رہے۔

دارالسلطنت کے خان صاحب جناب مولوی کرامت اللہ خان صاحب کے رسالہ کرامات امداد اللہ کی چند عبارتیں بھی عرض کرتا ہوں ان کو بھی جناب خان شاہجہانپوری صاحب اور ناظرین ملاحظہ فرما کر فیصلہ فرمائیں کہ چوتھی صورت کے جواز کی اس سے زیادہ صاف اور کیا عبارتیں ہوں گی۔

۱۔ تحقیق اس مسئلہ کی یہ ہے کہ استمداد و استعانت اولیاء اللہ سے بیادمیتا جائز و درست ہے اس طور پر کہ ان کو مظہر قوت الٰہی جان کر توجہ الی اللہ رکھے اور اس مدد کو خداوند تعالےٰ کی مدد جانے بالذات وہی مدد کرتا ہے وہی مستعان حقیقی ہے۔ اور اولیاء اللہ[1] ذریعہ اور وسیلہ اور مستعان اور مستعان بہ مجازاً ہیں اور اسباب ظاہریہ میں مثل دیگر اسباب کے اس قسم کی استمداد شرعاً ثابت ہے ۱۲ ص ۳

---

[1] صورت اولیٰ بعینہٖ یہی ہوتا ہے۔ حقیقتاً مدد کرنے والا خدا ہی کو جانتے ہیں قدرت تصرف کرنے کی اسی کو سمجھی ہوئی ہوتی ہے۔ اولیا کو مثل دیگر اسباب کے کہا جاتا ہے بخلاف تیسری صورت کے اول تو وہ عام نہیں خاص شرائط خاص وقتوں میں ہوتی ہے پھر وہ اسباب مثل دیگر اسباب کے کہاں ہوتے ہیں یہ خاص چوتھی ہی صورت میں ہوتا ہے ۱۲ منہ ظفر

۲۔ "اور جس جگہ غیر اللہ سے استعانت کسی بزرگ کے کلام سے معلوم ہو وہاں یہی استعانت بالذات مراد ہوگی ورنہ عالم میں تو کوئی شرک سے خالی رہے گا نہیں سب کافر ہو جائیں گے" ۱۲، ص ۱۸

۳۔ شاہ صاحب کے کلام کا غلط مطلب سمجھ کر اپنے فتنے مفید بنایا ہے۔ صفحہ ۲۰ پر فرماتے ہیں:

"اور اگر مظہر عون الٰہی سمجھ کر استعانت بالغیر کرتا ہے تو شرک اور حرمت تو بالائے طاق مقام معرفت کے خلاف نہیں" ۱۲

۴۔ "مگر استمداد حرام اور بعطاء خدا روا جائز" ۱۲، ص ۲۰

۵۔ "دیکھو پھر سوچو ہٹ دھرمی کرو جو استعانت کہ مختص ذات باری عز اسمہ کے ساتھ ہے وہی قادر بالذات مالک مستقل جان کر ہے یہ جس کے ساتھ ہوگی شرک ہوگی۔ ولی ہو یا غیر ولی اور جو کسی کو مظہر عون الٰہی اور واسطہ اور وسیلہ اور سبب جان کر

سلہ اس کا حاصل یہی ہے کہ شرک فقط استعانت بالذات ہے اور کوئی صورت اس کے سوا شرک کی نہیں اور یہ اپنے عوام میں چوتھی صورت کو ضرور شامل ہے ورنہ جیسے بالذات کی صورت کو شرک کہا ہے استعانت بالغیر میں بھی چوتھی صورت کو شرک کہنا چاہیئے تھا۔ منہ مدظلہ

سلہ جناب عالی چوتھی صورت میں بھی مظہر عون الٰہی ہی سمجھ کر استعانت کی جاتی ہے قدرت ذاتیہ کا وہاں بھی اعتقاد نہیں ہوتا ۱۲ منہ مدظلہ

سلہ چوتھی صورت میں بھی مظہر عون الٰہی جان کر وسیلہ واسطہ سبب جان کر استعانت کی جاتی ہے قدرت بالذات وہاں بھی کوئی نہیں جانتا ۱۲ منہ مدظلہ

مستعین بالعرض جان کر تو کوئی حرج نہیں یہ مذہب جملہ اکابر کا ہے جن کی عبارات منقول ہوئیں ۱۲ ؛ ص ۲۲

۶۔ "علاوہ ازیں لفظ اس کو بھی ملاحظہ کرو کہ مانگ کیا مانگتا ہے جس کے یہ معنے[1] ہوئے"

یہ کلمہ وہی کہہ سکتا ہے کہ ہر قسم کی حاجت روائی اور مرادوں کا پورا کرنا اس کے ہاتھ میں ہو جب ہی تو حضور پرنور نے فرمایا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہ مانگ کیا مانگتا ہے۔ بلا تقیید و تخصیص کہ میں جو مانگے دے سکتا ہوں ۱۲" ص ۲۴

۷۔ "اور دلیل تو ملا علی قاری مرقاۃ میں فرماتے ہیں یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ عزوجل نے حضور کو قدرت بخشی کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے جو کچھ چاہیں عطا فرمائیں ۱۲ ؛ ص ۲۵

۸۔ "یعنی امام ابن سبع وغیرہ علماء نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ میں ذکر کیا ہے کہ جنت کی زمین اللہ تعالیٰ نے حضور کی جاگیر

---

[1] قولہ جس کے یہ معنی ہوئے لاحول یہ بھی معنی ہو سکے مولوی ریاست علی خان صاحب چوتھی صورت کو شرک و الحاد و کفر فرماتے ہیں وہ اب آپ کو بھی انہیں الفاظ سے یاد فرمائیں گے۔ دیکھیں یہاں کون سی تاویل بلا کی قید کے کام نہ دیکھے جس سے چوتھی صورت کا شرک ہونا بھی ثابت ہو جاوے اور اس عبارت کا مفہوم بھی اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے ارشاد فرمائے جائیں تو یہی ثمر ہے کہ خان صاحب ہی کو وہابی نجدی کہا جائے گا اور چوتھی صورت کے جواز کو کھلم کھلا تسلیم کیا جائے گا ۱۲ منہ دظلہ

Scanned by CamScanner

کردی ہے کہ اس میں سے جو چاہیں جسے بخش دیں ۱۲ ؛ ص ۲۰

۹۔ اور علامہ ابن حجر کی قدس سرہٗ جو ہر متکلم میں فرماتے ہیں (بعد عربی عبارت کے ترجمہ فرماتے ہیں):

"بے شک نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خوان حضور کے دست اقتدار کے فرماں بردار اور حضور کے زیر حکم ارادہ و اختیار کر دیئے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرمادیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے ۱۲ ؛ ص ۲۸

۱۰۔ "اگر یہ احقر ان احادیث کو ذکر کرے جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مختار ہونا بعطاء اللہ ثابت ہوتا ہے تو ایک رسالہ مستقل ہو جائے ۱۲ ؛ ص ۲۹

فاضل شاہجہانپوری صاحب کی خدمت عالیہ میں بکمال ادب عرض ہے کہ یہ چوبیس عبارتیں چاروں رسالوں کی آپ کے سامنے ہیں بعض کا مطلب تو حرف

لہ اس کے بعد یہ فرماتے ہیں مگر بالفعل یہ تو سمجھ لو کہ ابو طالب کے ایمان نہ لانے کی وجہ یہ تھی کہ خداوند تعالےٰ کو اپنی شان دکھانی منظور تھی کہ حقیقت و بالذات ہم ہادی ہیں اس کی مثال ایسی ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے آگ تو جلانے والی ہے تو ابراہیم (علیہ السلام) کو پیش کرتے ہیں جلا تو دے۔ اے چھری اگر تو قطع کرتی ہے اسمٰعیل علیہ السلام کے گلے کو قطع تو کر دے۔ اے دریائے نیل اگر تو ڈبونے والا ہے موسیٰ (علیہ السلام) اور بنی اسرائیل کو ڈبو تو دے۔ اسے معدے اگر تجھ کو خود قدرت ہضم کرنے کی ہے تو یونس (علیہ السلام) کو ہضم تو کر لے یہ مولا اپنی شان دکھاتا ہے تو کیا عالم اسباب میں آگ کو جلانے والی اور چھری کو قطع کرنے والی دیکھیں گے ایسے ہی حضور پر نور صلی اللہ

Scanned by CamScanner

صورت رابعہ ہے اور بعض عام جو اس کو ضرور شامل ہیں اب جو آپ نے فرمایا ہے:

"حاشا و کلا زید کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں نہ ہمارا نہ ہمارے کسی عالم اہل سنت والجماعت، کا ہم پر یہ خواہی نخواہی بہتان افترا ہے آپ، سچے ہیں تو ہماری کتاب یا فتوی میں یہ ہمارا عقیدہ دکھائیں اور نہ یہ غلطی آپ کی قائم رہے گی یا اپنی غلطی سے رجوع فرمادیں بغیر اس کے چارہ نہیں۔" (ایضاح الحرام ص ۴)

فرمایئے فاضل بریلوی مجدد البدعات احمد رضا خان صاحب مولوی کرامت اللہ خان صاحب یہ تو آپ کے علماء اہل سنت والجماعت میں سے ہیں اہل سنت والجماعت ہوں گے۔ برکات الامداد، کرامات امداد اللہ، الکوکبۃ الشہابیہ، فصل الخطاب، یہ آپ ہی حضرات کی کتابیں اور فتاوی ہیں یہ اسی عقیدہ سے آپ اپنی اور اپنی تمام جماعت کی برئیت فرماتے تھے ان عبارات کے ملاحظہ کے بعد بھی آپ کا وہی عقیدہ ہے کہ اگر:

"بالفرض کسی کا یہ عقیدہ ہو بھی تو ہم آپ سے پہلے ایسے عقیدہ رکھنے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۶) علیہ وسلم کو ہادی اور مختار حقیقی نہ کہیں گے۔ الجواب ہاں ضرور کہتے ہم بھی کہتے ہیں مگر آپ کو یہ معلوم نہیں کہ سبیل السداد کے بعد یہ حکم ہو گیا ہے کہ غیر اللہ تعالیٰ کے ساتھ امور غیر عادیہ میں کسی کو ایسا قادر بالعطاء الٰہی سمجھ کر اس سے استعانت کرنی شرک کفر الحاد ہے ایسے عقیدے رکھنے سے آدمی نجدی وہابی ہو جاتا ہے آپ ایضاح الحرام کو ملاحظہ فرمائیں جس کا یہ رسالہ جواب ہے اب وہ جہالت کو نہ دیکھا اللہ تعالیٰ دیوبندیوں کا بھلا کرے جن کے طفیل شرک سے نجات ہو گئی۔ منہ

Scanned by CamScanner

والے کو ملحد اور کافر اور مشرک جانتے ہیں؟

آپ کے ارشاد کی جانچ کا وقت اب آیا ہے بندہ نے رسالہ انتصار الحق میں جو دعویٰ کیا تھا کہ ہم اور ہمارے اکابر ان عقائد کفریہ سے جن کو خان صاحب بریلوی نے ہمارے اکابر کی طرف خیانتاً منسوب کیا ہے بری ہیں۔ اس کی تصدیق قطعی الیقین ممن تقول علی الصالحین اور التختم علی لسان الخصم میں ہے ہمارے اکابر کی عبارات اور دستخط موجود ہیں کہ جو ایسے عقاید رکھے وہ قطعاً کافر ہے۔

اب جناب کو بھی یہی چاہیئے کہ ان عبارات کا مطلب تو ایسا بیان فرمادیں جس سے استعانت بالغیر کی صورت رابعہ کا شرک و کفر و الحاد ہونا ثابت ہو جائے۔ اور جس قدر علماء سے آپ نے فصل الخطاب پر دستخط کرائے ہیں مع خان بریلوی صاحب و خان دہلوی صاحب کے اس پر دستخط کرکے چھپوادیں کہ صورت رابعہ شرک و کفر و الحاد ہے۔ جب تک آپ ایسے ورنہ ہم تو صادق القول نہیں کہہ سکتے بلکہ گستاخی معاف یہی عرض کیا جائے گا کہ دل میں اور زبان پر اور ہے فقط لیس السرابل کے ڈر کے مارے یہ فرمادیا ہے

ورنہ صورت رابعہ ہی عقائد میں داخل ہے جو عبارت مذکورہ کا مفاد ہے فرمایئے اب تو ہم سچے ہوئے اب تو ہمیں رجوع کرنے کی ضرورت نہ رہی۔

اگر بفرض محال آپ یہ خابت فرمادیں گے کہ ان عبارات کا وہ مطلب نہیں جو ہم سمجھے تھے تب بھی ہم مفتری اور بہتان باندھنے والے نہیں ہو سکتے۔

خان صاحب آپ حضرات بزرگوں کے قائل دل سے نہیں معلوم ہوتے فقط ان کو فقہ و نقد ان کا مانکر سمجھ کر دل سے ان کی تعظیم و توقیر کرتے ہوا سی وجہ سے معلوم

ہوتا ہے بزرگانِ دین آپ سے خوش نہیں۔

ملاحظہ فرمایئے کہ استعانت بالانبیاء علیہم السلام والاولیاء الکرام رسالہ میں آپ نے لکھا،

"ان کو خدائی قدرت سے خدائی کا مالک و مختار جنت و دوزخ، حیات و ممات، رزق و روزی سب کا مالک بنایا۔"

مگر آپ نے ملاحظہ فرمایا مدد کس کی ہوئی

"الحمد للہ جو تعالے ہم اُن کے سچے خادم وہ ہمارے سچے مخدوم پھر ہم کو کیا فکر وہ ہمیں دنیا و دین میں چھوڑ سکتے ہیں، ہرگز نہیں انشاء اللہ تعالے ہرگز نہیں۔"

اللہ تعالے بطفیل سرورِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم خاتمہ بالخیر فرمائے پھر بتادیں گے کہ ان کے ساتھ کون ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ جناب کے ایک الزام سے تو سبکدوشی ہوئی یعنی یہ کہ صورت رابعہ کا جواز خواہی نخواہی ہم نے آپ کے ذمہ لگادیا تھا یہ تو

بفضلہٖ تعالے آپ ہی حضرات کی چوبیس عبارتوں سے ثابت ہوگیا کہ آپ اُس کے جواز بلکہ جزو ایمان ہونے کے قائل ہیں۔

اب ذرا توجہ سے دوسرے الزام کا بھی جواب ملاحظہ فرمایئے۔ چونکہ اہل بدعات نے قرنوں سے حضرت شہید مرحوم کے ساتھ عداوت پر قسم کھالی ہے اور اس بات پر اس جماعت میں لوٹے ٹک پڑ گیا اور ہر قرن کے سرغنہ بدعتی نے اس کو منجملہ اپنے زائد مذہبی کے سمجھ لیا ہے کہ اُس مظلوم مرحوم پر خواہ مخواہ کچھ اعتراض چپا ہیئے اگر یہ حرکت مجبور سرزد نہ ہو تو گویا پورا بدعتی ہی نہیں۔

Scanned by CamScanner

بالخصوص اس مسئلہ استعانت بالغیر میں تو بڑے چھوٹے سب ہی بغلیں بجاتے ہیں اس میں تو ایک حرف جواب دے ہی نہیں سکتے اس میں کسی تاویل کی گنجائش ہی کیا ہے اسی وجہ سے ہم بھی چاہتے ہیں کہ حداوند علام اعانت فرمائے تو اس مسئلہ کو مفصل عرض کیا جائے تاکہ ناظرین کو بھی معلوم ہو جائے اور اہل بدعات کی بھی کمر ٹوٹ جائے کہ اللہ رے شہید مرحوم تیرا کلام اس قدر زوردار ہے کہ جس کلام میں خلاف مقصود کا غلغلہ بھی سر بر سن سے اکابر اصاغر کی کچھ بھی نہ چلتا اور ساری تاویلیں ختم ہو چکی تھیں۔ دیوبند کے ایک طفل مکتب نے ہوش گم کر دیئے اور یہ معلوم ہو گیا کہ

اہل بدعات کے چھوٹے بڑوں کو ایک معمولی اردو عبارت کے سمجھنے کا بھی سلیقہ نہیں۔

پھر ان سے اور کیا ہوتا ہے ؎

کیا تیزیاں دکھائے گا اے نشتر جنوں
عمر سے ایک نرخ پہ گر بھی چلا نہیں

لیکن ہے کہ ناظرین کو یہ الفاظ شاید قطع آمیز معلوم ہوں لیکن خدا چاہے جیسے پہلے دعوے کا صدق معلوم ہو گیا اس کا بھی ہوا چاہتا ہے۔ ذرا ٹھنڈے دل سے سطور ذیل کو ملاحظہ فرمایا جائے۔ اب مطلب عرض کرتا ہوں واللہ تعالیٰ ہو المستعان۔

فاضل ریاست علی خان صاحب بندہ کی دوسری غلطی پر فرماتے ہیں۔ ایضاح المرام صفحہ ۴۰ پر کہ:

"مولوی اسمٰعیل صاحب کی عبارت کا مطلب آپ نے صحیح نہیں فرمایا مولوی اسمٰعیل صاحب کی عبارت سے صاف مطلق تصرف کا ہونا ثابت ہوتا

Scanned by CamScanner

ہے اور آپ اس سے بعض افراد نکالتے ہیں یہ محض دعویٰ آپ کا بلا دلیل غیر مسموع ہوگا اس کے واسطے کوئی دلیل معتبر یقینی ہونی چاہیئے۔ بہرحال وہ تو فوت ہو گئے ان کی تو تاویل اور مراد قلبی معلوم ہونا محال ہے اور ظاہر عبارت ان کی آپ کی تاویل سے ابی ہے۔

پھر صفحہ ۴ پر فرماتے ہیں:

۔ہم تو مولوی اسمٰعیل صاحب کے اس قول اور عقیدہ کو باطل کرتے ہیں کہ وہ لکھتے ہیں کہ بلائیں ٹالنی مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ تعالےٰ کی شان ہے

لہ بنا ایک مسلمان عالم یا عامی کے کلام کے وہ معنی بیان کرتا ہے جس سے وہ کافر فاسق ضال مضل نہ رہے اس کے لیے دلیل قطعی کی ضرورت ہے۔ خان صاحب ابھی سے یاد نہ ہو تو بڑی خان صاحب سے دریافت کر لیجئے تمام علم کلام نقد بھرا پڑا ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں ۹۹ احتمال کفر کے ہوں اور ایک ادنیٰ اسلام کا تو جب تک کسی دلیل قطعی سے احتمال کفری کا مراد ہونا قطعاً معلوم نہ ہو جاوے شرعاً روا نہیں ہے کہ اس کے کلام کو اسی پر حمل کرے جس سے وہ مسلمان رہے آپ حضرات مولانا مرحوم کو ضال مضل دیانتاً نہیں کافر بنا رہے ہیں تو دلیل قطعی کی آپ کو ضرورت ہے یا مجھ کو۔ لیکن آپ گھبرائیے نہیں آپ کے پاس دلیل ضعیف بھی نہیں اور ہمارے پاس اس کی بھی بفضلہ تعالیٰ دلیل قطعی ہے ۱۲ منہ ظلہٗ

ٹہ بے شک وہ تو فوت ہو گئے ہیں مگر کیا آپ کرامات کے قائل نہیں دیکھئے ابھی ہم ان ہی سے دریافت کیے دیتے ہیں وہ اپنا مطلب خود ہی فرما دیں گے آپ جب فرمائیں گے آپ نے کرامات کو سنا ہی ہے اور ہم نے بفضلہٖ تعالےٰ دیکھا ہے۔ بلکہ خود زندہ کرامت ہیں۔ والحمد للہ علیٰ ذلک ۱۲ منہ

Scanned by CamScanner

اور کسی انبیاء اور اولیاء کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے وہ مشرک ہو جاتا ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اس کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔" انتہی

تو جواب اس کا ہم یوں دیتے ہیں:

"کہ مطلق تصرف کسی نبی یا ولی کے واسطے ثابت کرنے کو شرک کہنا مولوی اسمٰعیل صاحب کا غلط[1] ہے بلکہ انبیاء اولیاء کو اللہ تعالیٰ نے تصرف کی قدرت بخشی ہے اس میں کسی قسم کا شرک نہیں[2] اور یہ آپ کا مولوی اسمٰعیل صاحب کی طرف سے جواب دینا کہ نفس تصرف کو انبیاء اولیاء کے واسطے ثابت کرنے کو شرک نہیں کہتے بلکہ استعانت کی چوتھی صورت کو تو یہ آپ کا دعویٰ بلا دلیل ہے[3] یہ چوتھی صورت استعانت کی آپ کی تراشیدہ ہے نہ اس کا زید قائل

---

[1] غنیمت ہے کہ آج غلط ہی کہنے پر بس کیا جاتا ہے کفر و شرک و الحاد نجدیت و وہابیت کا نام نہیں لیا جاتا ہے ؎ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

خان صاحب اگر اس قدر پہلے سمجھ لیتے تو آج رونا کیوں[2] مطلق آج مرتی جاتی ہے اس کا وقت آگیا۔

[3] شرک تو ایسا ہے جس کا آپ نے خود اقرار فرمایا اور جس کی تفصیل ابھی گذر چکی ہے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ [4] اس کی دلیل خدا چاہے ابھی آتی ہے جس کا کوئی جواب ہی نہیں ہو سکے گا اور چوتھی صورت ہماری تراشیدہ ہے اس کا حال تو ابھی مفصل معلوم ہو چکا ہے کہ زید اور آپ کا اور آپ کے گروہ کا یہی عقیدہ ہے پھر یہ ہماری تراشیدہ کیسے ہوئی۔ اور شیخ جلیل محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات میں استعانت کی کون سی

ہے نہ ہم لوگ اس چوتھی صورت کو کفر و شرک[1] سمجھتے ہیں اور نہ مولوی اسمٰعیل صاحب[2] نے اس کی کہیں تصریح کی ان کے کلام کا یہ مطلب بیان کرنا گویا زمین کو آسمان بنانا ہے اور زمین و آسمان کے تفاوت سے ملانا ہے ۱۲ منہ ص ۴۱

پھر فرماتے ہیں:

"البتہ ہم لوگ تو اس عقیدہ باطلہ کو رد کرتے ہیں جو مولوی اسمٰعیل صاحب نے تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صاحب نے کس کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی الخ" ص ۴۳

تو مولوی اسمٰعیل صاحب مطلق تصرف کو خواہ خداداد ہے انبیاء اولیاء سے اٹھاتے ہیں:

(بقیہ حاشیہ ص ۵۲)

صورت کو حرام فرماتے ہیں اگر چوتھی صورت ہماری تراشیدہ ہوتی ہے اب بھی جناب کو معلوم ہوا کہ چوتھی صورت کس کی تراشی ہوتی ہے ۱۲ منہ

(حاشیہ ص ۵۲)

[1] اب اس دعوی کی بھی تصدیق معلوم ہو جائے گی کہ کفر و شرک سمجھتے ہوئے میں ایمان امتحان کا وقت آگیا ہے ۱۲ منہ

[2] جب شیخ علیہ الرحمۃ کے کلام میں یہ صورت صاف مذکور ہے اور آپ حضرات کو معلوم نہیں ہوتی تو مولانا کے کلام میں آپ کو کیسے معلوم ہوتی ہماری آنکھ سے دیکھئے تو پھر کہئے کہ ہے یا نہیں ۱۲ منہ مدظلہ

Scanned by CamScanner

اور بھوت پری اور شیطان کے تصرف[1] اور انبیاء و اولیاء کے تصرف کو برابر سمجھتے ہیں، اور اُس کے خلاف سمجھنے والے کو مشرک بتاتے ہیں تو اس عقیدہ کا فصل الخطاب میں بطلان[2] کیا ہے۔" ص ۴۲

پھر اسی صفحہ پر فرماتے ہیں:

"اقول مطلق تدبیر کا تو انکار نہ کیا مگر البتہ مطلق تصرف کا گو خلاف ہو انبیاء اور اولیاء کے واسطے مولوی اسمٰعیل صاحب نے صاف طور پر ضرور انکار کیا ان کے قول کی تاویل کرنا گویا زمین کو آسمان بنانا ہے ایسی تاویل بنائی جائے گی تو کوئی قول متعارض نہ رہے گا اور نہ کوئی قول کاذب کاذب۔" ص ۴۴

---

[1] برابر سمجھنے کا بھی ایک ہی کہی وہ سب سے تصرف کی نفی فرما رہے ہیں یا سب کے تصرف کو برابر بتاتے ہیں۔ نفی کو اثبات بنانا یہ تو زمین کو آسمان بنانا نہیں اور صحیح مطلب جو اپنی سمجھ میں آ گیا لکھ دیا اور دوسرا کے تو یہ زمین آسمان کے قلابے ملانے ہو گئے جناب خان صاحب ذرا صبر فرمائیے میں آپ سے دیانت کرتا ہوں کہ ذات باری تعالیٰ عز اسمہ اور اس کی صفات ذاتیہ مختصہ میں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام اور جنات بھوت پری وغیرہ کو شریک بنانا برابر شرک ہے یا کچھ فرق ہے آپ ہی جس صورت کو شرک فرماتے ہیں تو اس میں انبیاء اور بھوت پری شرک میں سب برابر ہیں یا کچھ فرق ہے تو آپ نے بھی بھوت پری جنات شیطان کو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کے برابر کر دیا انبیاء و اولیاء کو ان کی شان سے بعید ہے اس کی تحقیق خدا چاہے آتی ہے صبر فرمائیے جامہ

[2] اس کا بطلان کیا ہے یا اہل سنت والجماعت کا عقیدہ بھی کوئی بیان کیا ہے ابھی سے اس قدر نسیان ۱۲ منہ ظفر

Scanned by CamScanner

"لیکن مولوی اسمٰعیل صاحب کی عبارت کا مدعی یہ ہرگز نہیں مولوی اسمٰعیل صاحب تو نفس تصرف کو گو خداداد ہو شرک لکھتے ہیں الخ، ص ۴۴

"تو پھر مدعی مولوی اسمٰعیل صاحب کا آپ کے مدعی کے موافق کہاں ہوا آپ کی عبارت مولوی اسمٰعیل صاحب کی عبارت سے بالکل مخالف ہے ان کے قول میں تو معجزہ اور کرامت کا کہیں ذکر ہی نہیں وہ تو مطلق تصرف اور قدرت کو شرک لکھتے ہیں، البتہ آپ نے اپنی طرف سے یہ مدعی ان کا قائم کیا ہے، اور سبیل السداد کے ص ۵۱ میں تحریر فرمایا ہے نفس تصرف و قدرت و کرامت کو شہید مظلوم ہرگز شرک نہیں فرماتے یہ محض آپ کا دعویٰ ہے وہ بھی بلا دلیل۔ ذرا انصاف فرمایئے مولوی اسمٰعیل صاحب نے تو اپنی عبارت میں نفس تصرف ہی کو شرک فرمایا ہے اور اپنے کلام کے معنی وہ خود ظاہر کرتے ہیں کہ خواہ یوں سمجھے کہ حق تعالیٰ نے ان کو تصرف کرنے کی قوت بخشی ہے خواہ خود بخود ہو ہر طرح شرک ثابت ہے تو اب استعمال دوسرے معنی کا جو آپ نے نکالا کہ مولوی اسمٰعیل صاحب خداداد تصرف کو شرک نہیں فرماتے بالکل بے معنی اور غلط ہے۔ ق"

ق خان صاحب۔ آگے چل کر فقہ میں علم کلام کے اور علم کلام میں اصول کے مسائل کو طلب فرمانے لگے ہو بھئی، علم کے مصنف کو دوسرے علم کا مکلف قرار دے کر یہ فرمانے کہ اس کی کتاب میں فلاں علم تو کیوں ذکر ہی نہیں کیا آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ کتاب الطہارۃ باب الوضوء میں کیا موضوع کیا ہے کیا تقویۃ الایمان معجزہ اور کرامات کے ذکر کی کتاب ہے یا اس میں توحید اور شرک کا ذکر ہے ۱۲ منہ مدظلہ

اور اسی کے قریب قریب کیا بلکہ یہی مولوی کرامت اللہ خان صاحب اور مولوی احمد رضا خان صاحب اپنے اپنے رسائل میں فرما رہے ہیں گویا اس پر جو انین خلاف کا اتفاق ہے کہ مولانا مرحوم کے کلام کا مطلب مطلق تصرف اعطائی اور بالذات کو سلطنتاً باطل فرماتا ہے اور اسی کو بڑے زور سے باطل کر رہے ہیں اور اسی کے ساتھ ساتھ سوائے صورت قدرت ذاتیہ و تصرف ذاتی کے اور تمام صورتوں کو ثابت بھی فرما رہے ہیں اور عقیدہ اہل سنت والجماعت کا بھی بتا رہے ہیں جس میں چوتھی صورت بھی شامل ہے۔

اور یہی نہیں بلکہ اور علماء متقدمین بھی نام خان شاہجہان پوری نے گنوائے ہیں کہ وہ بھی اس عبارت کا مطلب یہی سمجھے جو آپ نے سمجھا ہے۔ بلکہ یوں کہئے کہ پہلے لوگ جو مطلب فرما چکے تھے پچھلوں نے بھی آنکھ بند کر کے اسی کی تقلید فرمائی ہے مگر ؎

ساری خدائی ایک طرف جو نضل خدائی ایک طرف

حق ابھی واضح ہوا جاتا ہے۔ بڑے بڑوں کا کلام اور ان کی تحقیقات کو تو ملاحظہ فرما چکے۔ ہماری عرضداشت پر بھی قدرے توجہ فرمائیے تو قدرت خدا کا تماشہ نظر آجائے گا۔ واللہ تعالیٰ ھو المستعان۔

میں یہ عرض کرتا ہوں کہ بے شک حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب شہید مرحوم مظلوم اہل سنت مطلق تصرف ذاتی و عطائی کی نفی فرما رہے ہیں مگر کس سے یعنی قدرت کا

لہ گو آپ نے شہید مرحوم کا نام نہیں لیا ۱۲ منہ

مضاف الیہ کون ہے کن اشیاء کی مطلق قدرت کی نفی فرما رہے ہیں۔ کیا یہ مطلب ہے کہ عالم میں کسی کو امور عادیہ غیر عادیہ کا بالکل اختیار نہیں اور جس قدر حرکات ہو رہی ہیں وہ سب بمثل حرکت مرتعش ہیں، تب تو یہ جبریہ کا مذہب ہے۔ مولانا کو جبریہ کہنا بجا ہے غیر مقلد کیسے ہوئے۔ کیا مولانا مرحوم کسی کو کسی فعل کا مسلط نہیں کہتے ہیں ان کے نزدیک کوئی شخص کسی چیز کو بھی بالاختیار نہیں کر سکتا تو پھر تقویۃ الایمان، منصب امامت، صراط مستقیم وغیرہ وغیرہ کتابیں کیوں تحریر فرمائیں۔ وہ تو یہ جانتے تھے کہ کسی کو قدرت ذاتیہ عرضیہ ہے ہی نہیں، ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے تو پھر وہ لوگوں کو ایسے فرماتے ہیں کہ یہ کرو نہ کرو یہ تو خود قدرت کا اقرار ہے۔

کیا مولانا مرحوم کا یہ مطلب کہ پانی سے برودت آگ سے حرارت شمس سے نور حاصل نہیں ہوتا کوئی کسی کام کو اپنی قدرت عطائی سے کر ہی نہیں سکتا کیا سلسلہ اسباب و مسببات کا بالکل انکار ہے تو کیا ایسا قول کہنے والا دیوانہ نہیں ہے کیا وہ دنیا میں کسی بچے سے بھی بات کر سکتا ہے۔ کیا جس نے دہلی جیسے دار العلوم سے لے کر دنیا ہی نہیں تمام ہندوستان میں تہلکہ مچا دیا جس کے مقابلہ کے لیے بڑے بڑے فلسفی منطقی معقولی ناموار علماء کھڑے ہوئے اور ایک بھی عہدہ برآ نہ ہو سکا۔ اس کا یہ کلام ہے، اور ایسے مجنونانہ کلام کے رد کرنے والے بھی کیا متکلم تھے۔ پہلے ویسے ہی ہو گئے تھے جو ایسے کلام کے رد کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

حضرات خوانین پھر ان کے جملہ معتقدین اس کے بعد عام ناظرین با تمکین۔ اگر آج کوئی دیوانہ کہے کہ آگ میں حرارت، پانی میں برودت، آفتاب میں نور نہیں، اور کسی میں کسی کام کی قدرت عطائی بھی نہیں تو کیا یہ حضرات خوانین اس کا بھی رد تحریر فرمائیں گے۔ کسی

Scanned by CamScanner

مجنون کے کلام ... کے رد میں کوئی رسالہ ان حضرات نے لکھا ہو تو پیش فرمائیں۔

کیا کوئی عقل مند تھوڑی سی دیر کے لیے بھی تسلیم کر سکتا ہے کہ اتنا بڑا عالم جید کہ جس کے زمانہ میں ویسا ملنا تو دشوار تھا ہی مابعد میں بھی ایسے کم پیدا ہوئے ہیں، اور جو آج فخر الاسلام والمسلمین کے کلام کو رد کر کے اپنی قوت بڑھائی اور ایمان کے کھونے کا سامان کر رہے ہیں۔ بھلا اُن کی تصنیف کا مطلب تو بیان فرمادیں اور ویسے علوم حقائق کچھ پڑھنے پڑھانے کا تو کبھی دارد کا مضمون ہے۔ علوم و فنون تو خدا جانے ابھی معلوم ہوا جاتا ہے۔ کہ ایک تقویۃ الایمان کی اُردو عبارت بھی تمام چھوٹے بڑے نہ سمجھ سکے۔

ہند کے جملہ اہل بدعات خوب کان کھول کر سمجھ لیں بدعت سے ایمان کا نقصان تو ہوتا ہی ہے عقل بھی جاتی رہتی ہے۔

جو مضمون انہیں حضرات کا مسلّم ہوتا ہے اور خود لکھتے ہیں اُسی کو شہید مرد کے رُعب سے بھول جاتے ہیں یا قصداً خیانت اور بددیانتی کرتے ہیں۔

بڑے خان احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی اپنے رسالہ ہدایۃ الحیران ص ۳ میں کلام کے الحاقی ہونے کے ثبوت کی صورتیں بیان فرما رہے ہیں بدیں عبارت فرماتے ہیں:

"غیر ایک طریقہ تو ثبوت الحاق کا یہ ہے دوسرے یہ کہ مصنف کلام معتمد عالم متدین ہونا معلوم ہے اور یہ کلام کہ بے تواتر حقیقی اس کی طرف نسبت کیا گیا۔ صریح معصیت یا مذہبی رذالت جس میں اصلاً تاویل رتو جیسی گنجائش ہی نہیں تو اس وجہ سے کہ علماء تو علماء ہیں اسلام کی طرف بے تحقیق تواتر و ثبوت قطعی کسی کبیرہ کی نسبت مقبول نہیں کما نص علیہ الامام الاجل حجۃ الاسلام محمد الغزالی قدس سرہ العالی

Scanned by CamScanner

فی الاحیاء رد کریں گے اور تحسینا لظن الحاقی کہیں گے ایسا ہی حق ہے۔
بات کا ایسا نحیف اور ذلیل ہونا کہ کسی طرح عقل اُس امام معظم سے اس کا صدور
متصور نہ کرے جیسے باب ذوی الارحام میں قبل فصل مصنف اول سراجیہ میں یہ مہمل
عبارت لان عندھما کل واحد منہم ادلی من فرعہ وفرعہ وان سفل
او لی من اصلہ جس کے لیے اصلاً کوئی محمل نہیں ولہٰذا علامہ سید شریف
نے شرح میں نقل فرمایا۔

لم یحصل بھا معنی فھی من ملحقات بعض الطلبۃ القاصرین۔ انتہی۔

اس عبارت نے تو بحث کا فیصلہ کر دیا جب مصنف کے علم ایمان، اسلام تدین کے خلاف
کوئی کلام اُسی کی کتاب میں موجود ہو تو اُسے الحاقی کہا جائے گا، تاویل ہو سکے گی تو تاویل
کریں گے اور اگر کوئی تاویل نہ ہو سکے گی تو پھر الحاقی کہا جائے گا۔ فرمائیے اس مضمون سے
ہم بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر اجازت ہے تو جب کہ کلام ہی کو الحاقی کہا جائے
گا تو اس معنے مردود کو جو نقل سلیم اس امام عظیم نبیل کی طرف کسی طرح بھی نسبت کرنے پر
راضی نہ ہو اس کے معنے ایسے نہ کیے جائیں گے جو اُس کی جلالت شان کے موافق ہوں۔

اب فرمائیے کہ آپ نے جو معنی حضرت شہید مرحوم کے کلام کے بیان فرمائے
ہیں وہ کوئی ذی ہوش کبھی بھی کہہ سکتا ہے چہ جائیکہ ایک فرید عصر۔ پھر فرمائیے بندہ نے
جو معنی عرض کیے ہیں وہ شہید مظلوم کی شان کے موافق ہیں یا جو آپ نے۔ بندہ نے جو
معنی بیان کیے ہیں وہ ہیں جن کو آپ بھی بالاتفاق کفر و شرک والحاد فرماتے ہیں اور حضرت
مولانا مرحوم بھی اور اس میں کسی کا خلاف ہی نہیں ہوتا۔ مگر ہاں قصور یہ ہے کہ اس میں مولانا
مرحوم کے کلام کا مطلب صحیح ہو جاتا ہے اُن کا کلام اہل سنت والجماعت کے طابق

Scanned by CamScanner

رہتا ہے اُس کے ساتھ حُسنِ ظن باقی رہتا ہے۔

اور اہل بدعات، شعوذہ خوانین کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی گناہ نہیں کہ کسی کے کلام کے معنی درست ہو جائیں بالخصوص حضرت شہید مرحوم کے۔ کیوں حضرات یہاں کبیرہ کی نسبت ایک عالم بے عمل متبع سنت، عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کبیرہ نہیں ہے یہاں حُسنِ ظن جائز نہیں ہے۔

مجھے تعجب آتا ہے کہ جب انہیں عبارات سے آپ حضرات شہید مرحوم کے دشمن ہوئے ہیں اور اس کے معنی درست ہو سکتے ہیں تو پھر یہ عداوت کیوں ہے۔ نہیں نہیں کوئی محبوب ہے اس پردۂ زنگاری میں ان عبارات کو تو کھینچ تان کر موجب نفرت بنایا جاتا ہے اصل تو یہ ہے کہ قبر پرستی کیوں موقوف کرادی۔ بزرگوں کو جو خدا کے ساتھ شریک بنایا جاتا تھا وہ کیوں اُٹھا دیا۔ سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رغبت لوگوں کو کیوں دلائی۔ اس سے زیادہ زیادہ دوسروں کے کلام میں اس قسم کے مضامین کی گنجائش ہے مگر وہاں یہ احتمالات نکالے ہی نہیں جاتے وجہ یہ ہے کہ وہاں وہ علت ہی نہیں پائی جاتی۔

مولانا مرحوم میں کوئی نقصان نہیں تھا انہوں نے کوئی قصور نہیں کیا۔ بس یہی کہ عاشق سنت کیوں ہوئے۔ ہر ہر کو آپ کی روش پر کیوں کرنا چاہتے ہیں۔ تصوف تصوف کا دعویٰ ہے۔ وہی تمام مضامین حضرت شہید مرحوم نے صراطِ مستقیم میں بیان فرمائے ہیں مگر چونکہ اتباع سنت کا رنگ ہے ان کو دیکھ کر بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔ آنکھ ناک بھویں سب بگڑ جاتی ہیں۔ قل موتوا بغیظکم اللہ تعالیٰ سنت کے نور کو پورا ہی کر کے رہے گا۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون آخرت میں جو ہونا ہے وہ تو ہو ہی گا دنیا

Scanned by CamScanner

میں بھی اس ظلم و ستم کا کچھ اجر مل جائے تو کیا عجب ہے۔

خان بریلوی کو اس کی کیا خبر تھی کہ ان کی کتاب ۔۔۔ مرتضےٰ کو بھی مل جائے گی اور وہ اس سے یہ مطلب نکال لے گا۔

فرمایئے اب ہمیں فقط یہی بیان کر دینا کافی ہے کہ ہم جو مطلب کہتے ہیں وہ مطلب اس عبارت کا ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی بھی قرینہ اور نہ ہو تو یہی کافی ہے کہ یہ معنے جو آپ فرماتے ہیں۔ حضرت شہید مرحوم کے علم و فضل و جلالت شان کے منافی ہیں لہٰذا باطل ہیں۔

رہا جناب خان شاہجہان پوری صاحب کا یہ فرمانا کہ ایسی قیود زاید کم کر کے اگر مطلب بیان کیا جائے گا تو کوئی کلام کاذب کاذب اور متعارض متدارض نہ رہے گا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ہم تو ہمارے حضرات کی تعلیم ایسی ہوئی ہے کہ ایسے مقام پر نہایت تحمل و صبر سے کام لیتے ہیں۔ ورنہ آج بتا دیتے کہ آپ حضرات کو اگر ایسا موقعہ ملے تو زمین پر بھی نظر نہ آئیں۔ بلا وجہ تو اس قدر غل و شور ہے اگر کوئی بات بھی ہاتھ آجائے تو کیا کہنے ہیں۔

محترما آپ نے شروح کو نہیں دیکھا تفاسیر کو ملاحظہ نہیں فرمایا خدارا ذرا سے متن کی شرح اس سے بیس بیس گونہ زیادہ ہو جاتی ہیں۔ متن میں وہ قیود کہاں ہوتی ہیں۔ جن کو شراح بیان فرماتے ہیں مصنف کو اس فن میں ماہر ہونا اس مسئلہ سے واقف ہونا ایسی قیود کا عادتاً اس سے نظر انداز ہونا نقل تسلیم نہیں کرتی اور بظاہر جو عبارت متن کی ہے وہ غلط ہے تو ان قیود ضروریہ کا اظہار وہاں ضرور ہوتا ہے اور یہی کہا جاتا ہے کہ یہ قیود متن کی سب مراد ہیں یہاں ذکر نہ کرنا بنا بر شہرت ہے یا دوسرے مقام میں مذکور ہیں۔ وہیں ان کا ذکر ہونا یہاں کے مراد ہونے کے لیے قرینہ ہے تمام کتب

Scanned by CamScanner

درسیہ اس سے بھری ہوئی ہیں۔

آپ کے ایمان و عرم میں کیا یہ زمین کو آسمان اور آسمان کو زمین بنانا ہے نہ ہر قید کا اضافہ جائز نہ ہر قید کا اضافہ غلط۔ یہ تو درس کی بات ہے اب اس کے سمجھانے کا وقت گیا۔ شرح جامی وغیرہ اٹھا کر دیکھئے تمام کتاب میں اسی طرح زمین کو آسمان اور آسمان کو زمین بنایا گیا ہے۔

تو جنکہ ہم کو اب اور کچھ بیان کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ اس مطلب کا خلاف شان ذی شان شہید مرحوم ہونا اس کی دلیل ہے کہ یہ کلام کا مطلب نہیں بلکہ کلام کا مطلب وہ ہوگا جو حضرت شہید مرحوم کی شان والا کے موافق ہو اور وہ وہی ہے جو ہم نے عرض کیا مگر چونکہ ہم کو اس مقام کو مفصل عرض کر کے اہل بدعت کو اس کی حقیقت بتانی ہے اس وجہ سے انہار الانوار کی عبارت منقولہ کے بعد کی ایک اور عبارت نقل کرتے ہیں۔

خان بریلوی انہار الانوار ص ۱۳ پر فرماتے ہیں:

"اور اسی قبیل سے ہے وہ عبارت جس میں کسی طائفہ زائغہ کے لیے کوئی غرض فاسد ہو اور امام مصنف اس سے بری الذمہ جا بجا خود اس کا کلام اس غرض مردود کے خلاف پر شاہد۔ جیسے بعض خدا ناترسوں کا امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی کی طرف معاذ اللہ کلمات مذمت امام الائمہ اعظم کا لازم کاشف الغمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نسبت کرنا حالانکہ ان کی کتب متواترہ احیاء وغیرہ مناقب امام کی شاہد عدل ہیں۔"

؎ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

کسی نے سچ کہا ہے ؎

Scanned by CamScanner

مدعی لاکھ پر بھاری ہے گواہی تیری

اے بدعت تجھ پر خدا کی لعنت تیرا منحوس قدم مسلمانوں میں کس دن آیا تھا اور اے ملعونہ تو کس دن یہاں سے نکلے گی۔ اے خدائے ذوالجلال بدعت اور اہل بدعت کے شر سے دین کی حفاظت فرما آمین آمین ثم آمین۔

اللھم انجز وعدک انک لاتخلف المیعاد۔

اللھم لک الحمد انجزت کما وعدت۔

ایک ضعیف ادنیٰ اکوی دیوبند کے طالب علم سے اتنے بڑے بڑے نوابین بدعت کا ناطقہ بند کرادیا۔ تیری ہی شان ہے۔ میں ابن شیر خدا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ ہوں کون بدعتی ہے جو میرا مقابلہ کرے۔ میں کچھ نہیں ہوں مگر میرے ساتھ نصرت خداوندی ہے۔ میں حق کا تابع ہوں مجھ سے کوئی بھی بفضلہ تعالےٰ ان امور میں جیت نہیں سکتا۔ ہمیں قبول حق میں عار نہیں گو ہمارا دشمن ہی کہے حق ہے آخر ظاہر ہو کر ہی رہتا ہے۔

ناظرین انصاف۔ انصاف۔ للہ انصاف یہاں تو یہ حکم ہے کہ جب ایک شخص سے کوئی مضمون صحیح دوسری جگہ پایہ ثبوت کو پہنچ جائے۔ تو پھر دوسری جگہ اگر اس کے خلاف غلط مضمون ہو تو اس کو الحاقی سمجھو اور شہید مرحوم کے ساتھ یہ برتاؤ کہ ایک مضمون غلط خلاف اہل سنت والجماعت خلاف اسلام خلاف عقل اُن کے ذمہ مڑھ دیا۔ اور دوسری جگہ مولانا مرحوم اس غلط مضمون کے خلاف صحیح بات کی تصریح فرما رہے ہیں جو عقیدہ اہل سنت والجماعت کا ہے اور جو مضمون بھی حق ہے تو بجائے اس کے کہ اس مضمون صریح کو اس کلام کے صحیح معنی کا قرینہ بنادیں اس مضمون ہی کو کوئی

Scanned by CamScanner

لوں سے تعبیر کرتا ہے کوئی اس قول کو متعارض بتاتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ دیکھو وہاں یہ کہا تھا اور یہاں یہ کہتے ہیں دیکھو اپنے ہی قول سے کافر و مشرک ہو گئے دیکھو۔ الکوکبۃ الشہابیہ۔ انہا لانوار الا لغتہ اشد علی الظالمین۔

کوئی کہتا ہے ہاں صاحب یہ کلام تو صحیح ہے مگر ہم اس کو غلط تھوڑا ہی کہتے ہیں ہم تو اس کو غلط کہتے ہیں۔ کوئی صاحب فرماتے ہیں:

"کہ اگر کوئی شخص دو کلام کہے ایک صحیح ایک غلط تو کیا صحیح کی وجہ سے وہ غلط بھی صحیح ہو جائے گا؟"

جی ہاں صحیح کلام کی وجہ سے ایک کلام الحاق تو ہو جائے گا مگر صحیح کلام دوسرے کلام کے صحیح معنی لینے کے لیے قرینہ نہیں ہو سکتا۔

انصاف انصاف انصاف۔ خواتین اور اُن کے معتقدین اس جواب کو یاد رکھیں ہم نے یہ ثابت کیا ہے کہ اس کلام کے جو معنی اہل بدعت نے لیے ہیں یہ معنی کلام کے نہیں ہو سکتے۔ بلکہ فلاں وجہ سے منجملہ اُن وجوہ کے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس مصنف کا دوسرا کلام صاف اس معنی کو بیان کر رہا ہے جس کو ہم کہتے ہیں تو ضرور اس کلام کے معنی بھی یہی ہوں گے جو اس کے موافق ہوں۔

آج تو ہم نے خان صاحب ہی کی عبارت پیش کر دی اب کس کی مجال ہے جو اس کا خلاف کرے اور اگر ہمت ہے تو دل کڑا کر کے کہہ دیں اگر ہم نے بھی خدا چاہے تو نہ کرا دی تو پھر کہنا قرآن سے حدیث سے تمام فنون کی کتابوں سے اس قدر نظائر پیش کریں گے کہ بجز تحیر اور سوائے اقرار جہالت کے کوئی چارہ نہیں ہو گا۔

غرض دوسری جگہ ایک مطلب کی جب تصریح ہو گی اور وہ مطلب بھی حق ہو تو اس

Scanned by CamScanner

کی وجہ سے ایک کلام باطل کو جب الحاقی کہیں گے تو جب ایک مضمون صریح ایک مصنف ایک جگہ بیان کر چکا ہے تو اس کے دوسرے کلام کا اگر کوئی ایسا مطلب بیان کرے جو علاوہ غلط ہونے کے متعارض بھی ہو تو اس کلام کے معنے وہی لیے جائیں گے جو کلام صحیح کے مطابق ہوں گے اور یہی ہونا بھی چاہیئے اور اسی اصول پر اب ہم گفتگو کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ ہو المستعان۔

الغرض بفضلہ تعالیٰ یہ تو ثابت ہو گیا کہ شہید مرحوم کے کلام کا یہ مطلب کہنا کہ مطلقاً استعانت بالغیر شرک ہے اور چاروں صورتوں میں شرک لازم آتا ہے یہ تو کسی دیوانہ ہی کا کلام اور دیوانہ ہی ایسا کلام بول سکتا ہے۔ تو دوسری صورت جہاں استعانت امور عادیہ میں ہوتی ہے اور اس کی قدرت عطائی مشاہد ہے وہ تو اس کلام سے نکل گئی اب صورت ثالثہ کا امکان اور رہا ہے سو وہ بھی ظاہر ہے کیونکہ اس میں قدرت اور تصرف کو ثابت کیا جا رہا ہے اور تیسری صورت میں اولیاء کرام اور انبیاء علیہم السلام کو کرامت اور معجزہ میں قدرت نہیں ہوتی۔ بلکہ بزرگ بندہ کی اظہار فضیلت کے لیے خداوند عالم وہ فعل خود کرتا ہے تو یہ صورت بھی مراد نہ ہوئی۔ اب سوائے چوتھی صورت کے اور کوئی شق مراد نہیں ہو سکتی۔

فرمایئے اس سے زیادہ اور کیا چاہیئے کیسی صاف طرح ثابت ہو گیا کہ تقویۃ الایمان کی عبارت کا مطلب صرف چوتھی صورت استعانت بالغیر کی بیان کرنا ہے۔ اور قدرت کو مضاف الیہ مولانا مرحوم کے کلام میں امور غیر عادیہ خارج از طاقت بشریہ میں جس کا حاصل یہ ہوا کہ امور غیر عادیہ میں غیر اللہ تعالیٰ کو قدرت ذاتیہ اور عرضیہ ثابت کرنا دونوں صورتوں میں شرک ثابت ہوتا ہے جو فقط چوتھی صورت پر صادق آتا ہے

Scanned by CamScanner

وذلک ما اردنا وللہ الحمد۔

اب جو بندہ نے سبیل السداد کے ص ۵۰ پر عرض کیا تھا:

"اور اس کو بھی نہایت زور سے عرض کرتے ہیں کہ حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یقیناً قطعاً یہی مطلب ہے اس کے سوا کچھ نہیں" ۱۲

یہ عرض کرنا صحیح ہوا یا نہیں پھر آپ کا اس کو بُعد در بُعد اور مخالف صریح اور خود تراشیدہ فرمانا غلط ہوا یا نہیں۔ آپ اس کو دلیل فرماتے ہیں۔ اب آپ نے دلیل ملاحظہ فرمائی کہ کیسی قوی دلیل ہے اور بندہ نے اس دلیل کی طرف سبیل السداد میں اشارہ بھی کیا ہے جس کو جناب نے بغور ملاحظہ نہیں فرمایا۔ یا ور بھی فرمایا مگر مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔

صفحہ ۵۷ ملاحظہ ہو:

"حضرات خوانین ثلاثہ دست بستہ عرض ہے کہ حضرت حامی سنت ماحی بدعت جناب مولینا اسمٰعیل صاحب شہید مرحوم مظلوم اہل بدعت کی مراد مطلق استغاثت کو نہ منع کرنا ہے اور نہ اس کو وہ شرک کہتے ہیں یہ بات تو ادنیٰ طالب علم بھی نہیں کہہ سکتا چہ جائیکہ وہ بلا نشان ہو" ۱۲

افسوس میری اس دست بستہ عرض کو آپ نے بغور ملاحظہ نہ فرمایا اور بار بار یہی تحریر فرمایا کہ زمین کو آسمان کر دیا۔ آسمان کو زمین بنا دیا۔ منطق کے زور سے جھوٹ کو سچ بنا دیا۔ ایسی قیدیں بڑھائی جائیں گی تو کوئی کلام متعارض نہ رہے گا وغیرہ وغیرہ۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ زمین زمین اور آسمان آسمان ہے مگر کلام کا سمجھنا جب آدمی کے ہوش باختہ کر دیتا ہے تو اس کو زمین و آسمان میں امتیاز نہیں رہتا۔ فرمائیے اب بھی ذہن عالی میں آیا یا کچھ کسر ہے۔

Scanned by CamScanner

آپ ضرور یہ فرمائیں گے کہ ہاں یہ تو منطق کے زور سے ثابت کر دیا ہے بات وہی ہے جو ہم کہتے ہیں۔

خدا کی قدرت ہے کہاں تو ہم پر بر منطق نہ جاننے کے وہابی غیر مقلد ہو گئے تھے اور کہاں آج ایسے منطقی ہیں کہ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ کرتے ہیں اور ایسا ایسے نوامیس سے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

محترما فرق یہ ہے کہ ہم منطق کو پڑھتے ہیں پڑھتے نہیں اور یہی جواب آپ کے اس اعتراض کا ہے جس کو آپ یوں بیان فرماتے ہیں:

"مگر ہاں یہ اعتراض آپ پر ضرور قائم رہا کہ باوجود منطق کے برا سمجھنے کے آپ نے منطق کی زیادتی پیدا کی میں کہتا ہوں شاید بری بات آپ کے واسطے جائز دوسرے کے واسطے ناجائز ہو۔" (ایضاح حرام ص ۴۲)

آپ نے مثنوی نہیں دیکھی کیا فرماتے ہیں ؎

کفر گیرد کاملے ملت شود
ہر چہ گیرد علتی علت شود

ایک شخص سانپ کے پکڑنے کا منتر بھی جانتا ہے اس کے لیے پکڑنا ناجائز ہے پکڑے گا تو مر جائے گا دوسرا منتر جانتا ہے وہ ہزار اژدہا بھی قید کر لے گا تو اس کو حرج نہیں۔ نام کے منطقی منطق و فلسفہ پڑھ کر ہمیشہ گمراہ ہی ہوئے۔ اور خاصان خدا اور ان کے خدام اس بادی سے ہمیشہ کام ہی لیتے رہے۔ خان صاحب آپ کو آج تک یہ بھی معلوم نہ تھا کہ ایک چیز ایک کے لیے جائز اور ایک کے لیے ناجائز۔ آپ نے دیکھا بڑے بڑے منطقی فلسفہ دان تقویۃ الایمان کی سیدھی سادھی عبارت کا مطلب

Scanned by CamScanner

آج تک نہ سمجھے نہ سمجھتے ہے کہ مطلق تصرف اور استعانت کو شرک کہا ہے مگر ایک ادنیٰ دیوبندی طالب العلم نے بتادیا کہ مطلب یہ ہے اور اس کے سوا ہو ہی نہیں سکتا۔

بس اپنی اور تحقیقات کو بھی اسی پر قیاس فرما لیجئے ؎

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

تانت باجی اور اگ بوجھارسوں کی متفقہ کوشش کا تو یہ حال ہے اور نقطاً نے جو السحاب الدرار برامین قاطعہ کی نسبت لکھا ہے:

"اس کا تو کیا ہی حال عرض کروں ہم تو سمجھتے تھے کہ آپ سے دو دو باتیں علیحدہ ہوں گی مگر یہ معلوم نہ تھا کہ آپ سب حضرات ایک ہی چھاپے کے پیچھے ہو لئے ہیں"

گو اہل عقل و انصاف کے لیے تو یہی بس ہے مگر چونکہ مقام کی تفصیل منظور ہے اس وجہ سے اور عرض کرتا ہوں بگوش ہوش متوجہ ہو کر ہماری عرض کو سنیئے۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ نفس تصرف و قدرت و کرامت و خرق عادت و معجزہ کو شہید مطلق ہرگز شرک نہیں فرماتے۔ یہ ہمارا ادعیٰ محض بلا دلیل کہا جاتا ہے اور اس پر ہم سے دلیل طلب فرمائی جاتی ہے آپ کے نزدیک تو وہ فوت ہو گئے اور ان کی تاویل اور مراد قلبی معلوم ہونا محال ہے مگر آپ کو یہ معلوم نہیں کہ اولیاء اللہ تعالیٰ لاکھوں کروڑوں ہم ان سے ابھی دریافت کیے دیتے ہیں آپ آواز پہچان لیں کہ کون جواب دے رہے ہیں۔ یہ نہ فرما دینا کہ یہ تو مرتضےٰ کی آواز ہے مولانا اسمٰعیل صاحب مرحوم نہیں۔ آپ فقط نفس تصرف و قدرت ہی

Scanned by CamScanner

کو لیے پھرتے ہیں۔ میں قدرت تصرف ہمت اجابت دعا و وصول فیض میں
واسطہ اور وسیلہ ہونا وغیرہ وغیرہ ثابت کیے دیتا ہوں، فرمایئے پھر تو مان
جایئے گا کہ مولانا مرحوم کی مراد صرف برکت ہی صورت ہے۔

ملاحظہ ہو۔ حضرت مرحوم کیا ارشاد فرماتے ہیں ذرا ہوش کے کان لگا کر سنیئے۔

باید دانست کہ انبیاء علیہم السلام را بحضور حضرت رحمان بہ نسبت۔ جمیع افراد انسان نوعاً امتیاز ثابت است کہ بہ نگاہ مہربانی منظور و بمدد لطف و مہربانی مسرور و بعنایت انعام سرفراز و بمزید اکرام ممتاز و بمحبوبیت تمام محبوبیت اند و رونق نشین انجمن مقبولیت و اختران افلاک انس اند و اقمار افلاک قدس اند و بتفویض مناصب عظیمہ لائق امر و در سرانجام مہمات فخیمہ فائق و سرداران محافل	جاننا چاہیئے کہ انبیاء علیہم السلام کو بحضور حضرت رحمٰن بہ نسبت جمیع افراد انسان ایک نوع کا امتیاز ثابت ہے کہ منظور نظر عنایت خداوند ذوالجلال ہیں اور بلطف و مہربانی مسرور الوقت اور خوشحال ہیں بازدیاد انعام الٰہی ممتاز ہیں۔ بترقی اکرام و اعظام ہی سرفراز محبوبیت کے یا سین ہیں مقبولیت کی انجمن کے رونق نشین انس کے افلاک کے اختر ہیں قدس کے افلاک کے سرفراز مناصب عظیمہ کی تفویض انہیں کی ذات بابرکات کو زیبا ہے اور مہمات فخیمہ کا سرانجام انہیں کے

لہ خان صاحب آپ تو فرماتے تھے کہ مولانا انبیاء علیہم السلام کے تصرف کو بہت بڑی جہات و شیاطین کے برابر سمجھتے ہیں معاذ اللہ منہ ان الفاظ کو دیکھ کس دل سے نکلے ہوئے ہیں۔ جمیع افراد انسانی سے امتیاز ثابت فرماتے ہیں یہی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صاف صریح گالی دیتا ہے اور خواہ مخواہ تعظیم کرتے ہیں۔ کہیں ایسے الفاظ بھی تو زبانی دکھا دو سنی تو کان سے باز رہے ۱۲ منہ مدظلہ

Scanned by CamScanner

گرد یاران اند و سران عساکر قدسیان
ہمت ایشان[1] مفتاح ابواب
ست۔ و دعای ایشان بلاریب مستجاب
محب ایشان محبوب حضرت رب
الارباب ست۔ و مبغض ایشان مبغوض
آنجناب۔ محبت ایشان باعث رفع
درجات ست۔ و توسل[2] ایشان وسیلہ
نجات۔ و انسلاک در سلک ایشان جالب
حسنات ست۔ و انہماک در اتباع
ایشان دافع بلیات[3]۔ منبع فیض غیب

انفاس قدسیہ کے ساتھ زیبا ہے کہ وہ یاران
کی محفل کے سردار ہیں۔ قدسیوں کے لشکر کے
سربراہ کار ہیں ان کی ہمت اور اولوالعزمی دعا
بلند کی کلید ہے ان کی دعا بلاریب مقبول بارگاہ
رب مجیب ان کا دوست محبوب حضرت
رب الارباب ہے ان کا دشمن دشمن آنجناب
ہے ان کی محبت باعث ترقی درجات ہے۔
ان کا توسل وسیلہ نجات ہے۔ ان کی تقلید جالب
حسنات ہے ان کا اتباع دافع بلیات
ہے۔ منبع فیض غیب ہیں۔ مخزن اسرار

---

[1] خان صاحب ملاحظہ فرمایئے کس کا کلام ہے کس کی آواز ہے دیکھو شہید مرحوم ہی ہیں یا کوئی اور، سنا بندہ دونوں کی کنجی ان کی ہمت ہے اور اُن کی دعا بلاشک مقبول ہوتی ہے یہ اعجاز نہ ہوا فرمایئے تصرف و قدرت ثابت ہوئی یا نہیں۔ یاد رکھیو ۱۲ منہ ناظر

[2] یہاں تو توسل بالانبیاء علیہم السلام کو وسیلہ نجات فرماتے ہیں۔ اور کیا منشاء ہے۔ ہاں یہی تو بس کر رہے کہ خداوند عالم کو نہیں چھوڑتے۔ خدا سے معاذاللہ کیا غرض مختار عالم سے تعلق رکھنا چاہیئے۔ ۱۲ منہ

[3] ملاحظہ فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے اتباع کو دافع البلیات فرماتے ہیں پھر ان معجزات کا تو کیا کہنا خان صاحب یہ غیر خدا دافع بلیات ہوئے یا نہیں۔ کچھ آیا خیال میں کہ نہیں۔

۱۲ منہ ناظر الصلاۃ

Scanned by CamScanner

اند و مخزن اسرار لاریب۔ ادنای مسامی
ایشان بغایت مشکور ست۔ و قبیح مساعی
متبعین ایشان فی الحال مغفور ست۔ بسا
ریاضات شاقہ است کہ از مرتاض
بیگانہ بہ نسبت ایشان بظہور میرسد
آخر بمشابہ کوہ کندن و کاہ برآوردن میشود
و بسا اعمال سہل ست کہ از متوسل ایشان
سر بر میزند بلاریب مثمر ثمرات جزیلہ
در دنیا و آخرت میگردد تقرب الی اللہ
بتوسل ایشان شاہراہ است کہ سلوک
آن بر راہ نوردان طریق اطاعت بغایت
سہل ست و آسان و بدون توسل ایشان
محض ہرزہ گردی ست و کوچہ نوردی بے
سر و سامان۔

لاریب ہیں۔ ان کے متوسلین کی ادنیٰ سی سعی
باوجود غایت مشکور ہے۔ ان کے متبعین کا
بڑے سے بڑا گناہ فی الحال مغفور ہے بہت
سی ریاضات شاقہ کہ ان کے بیگانہ مرتاض
سے عمل میں آتی ہیں اور آخر کو کوہ کندن و کاہ
برآوردن کے مصداق کہلاتے ہیں۔ اور بہت
سے سہل اعمال کہ ان کے متوسل کی ذات
سے صدور پاتے ہیں بلاریب مثمر ثمرہ نجات
دنیا و آخرت بن جاتے ہیں۔ نزدیکی بارگاہ
خداوندی ان کے توسل سے وہ شاہراہ ہے
کہ جس کا طی کرنا سالکان طریقت پر نہایت
سہل اور آسان ہے۔ اور بدون توسل ان کے
محض ہرزہ گردی اور کوچہ نوردی بے سر و
سامانی ہے۔

منصب امامت صفحہ ۴

۲۔ از ہمین بیان واضح شد کہ منصب و جاہت | اور اس بیان سے واضح ہوا کہ منصب و جاہت

لہ نادان صاحب خدا خود تو فرمایئے کہ وہ بھی مرا لیتا نہیں صاحب شہید ہیں یا کوئی اور۔ یہ تو فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے وسیلہ سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے جو اور ہی چیز کی تو کیا حقیقت ہے۔ منہ ناظر

Scanned by CamScanner

۱۔ سہ شعبہ است محبوبیت بہ نسبت رب العالمین و عزت در ملائکہ مقربین و وساطت فیض بہ نسبت عباد صالحین و ہمیں وساطت را بہ لفظ سیادت تعبیر توان کرد۔ ص ۵	کے تین شعبے ہیں اوّل محبوبیت بہ نسبت رب العالمین دوم عزت بہ زمرۂ ملائکہ مقربین سوم وساطت فیض بہ نسبت عباد صالحین اور وساطت کو بہ لفظ سیادت بھی تعبیر کر سکتے ہیں۔
۲۔ ز انبیاء علیہم السلام بچہ طریق ہدایت صادر میشود پس بیانش آنکہ اکثر بہ پنج طریق صادر میشود نزول[1] برکت و عقد ہمت و فیض صحبت و خرق عادت و اظہار دعوت۔ ص ۱۵	انبیاء علیہم السلام سے ہدایت کس طور پر صادر ہوتی ہے، اس کا بیان یہ ہے کہ اُن سے ہدایت اکثر پانچ طریق پر صادر ہوتی ہے اوّل نزولِ برکت دوم عقد ہمت، سوم فیض صحبت چہارم خرق عادت۔ پنجم اظہارِ دعوت۔
۳۔ اما عقد ہمت پس بیانش آنکہ این کمال را ظاہر ست و حقیقت اما ظاہرش پس ہمین ست آنچہ از انبیاء علیہم السلام در بارہ ہدایت قوم خود از جنس دعا و التجا	رہی عقد ہمت اس کا بیان یہ ہے کہ اس کمال کے واسطے ایک ظاہر ہے اور ایک حقیقت سو جو کچھ انبیاء علیہم السلام سے قوم کی ہدایت کے بارہ میں از جنس دعا و التجا حضور حضرت

---

[1] خان صاحب یہاں تو عقد ہمت خرق عادت فیض صحبت کو ذریعہ سے نزول برکت سب ہی کچھ ثابت ہے۔ پھر کیا جدائی ثابت کرانا چاہتے ہو۔ آپ کا منشاء کیا ہے۔ صاف صاف بیان فرمائیے۔ ۱۲ منہ مدظلہ العالی

Scanned by CamScanner

بحضور حضرت رب العزت والکبریاء جلت عظمتہ، صادر میگردد عمومًا یا خصوصًا یعنی در حق جمیع بہت علی سبیل العموم یا در حق بعض از ایشان بر سبیل خصوص و اما حقیقت پس توجہ تلبی است مزدوج بکمال رغبت لسوی ہدایت امت عمومًا یا خصوصًا کان اثر شفقت فیضیہ است کہ سابق در بیان مقام بعثت مذکور گردیدہ ص ۷۱

رب العزت والکبریاء میں عمومًا یا خصوصًا صادر ہوتا ہے یہ اس کمال کا ظاہر ہے اور اس کی حقیقت ان کی توجہ تلبی ہے کہ کمال رغبت کے ساتھ عمومًا یا خصوصًا امت کی ہدایت کی طرف متوجہ ہیں اور یہ شفقت فیضیہ کا اثر ہے کہ مقام بعثت میں مذکور ہوا۔

* * *

* * *

* * *

۵۔ و این دعا[1] حالی است کہ دائما از ذات ایشان است گویا تمام وجود یا وجود ایشان

اور یہ دعا حال ہے کہ کبھی ان کی ذات بابرکات سے جدا نہیں ہوتی گویا ان کا تمام وجود یا وجود

---

[1] ناظرین باتمکین انصاف فرمائیں کہ انبیاء علیہم السلام کا وجود یا وجود ہی دعائے لازمی ہے کہ ہر وقت امت کو اس سے ہدایت ہوتی ہے یہاں ہدایت کا سبب ان کی دعائے حالی ہوئی یا نہیں یہ حضرات ہدایت میں وسیلہ و ذریعہ واسطہ بنے پھر اب شہید مرحوم سے ان دعوات کیوں دست بگریباں ہیں کیا یہ چاہتے ہیں کہ خداوند عالم نے انبیاء علیہم السلام کو بادی بنایا۔ اب وہ اپنی ملی ہوئی ہدایت سے جسکو چاہیں ہدایت دیں جس کو چاہیں نہ دیں جیسا کہ کرامات امداد اللہ اور برکات امداد میں مذکور ہے تو اس کو تو مسلمان نہیں کہہ سکتے اس کو تو آپ نے بھی کفر و شرک کہہ دیا مگر دیکھئے کہ یہ دونوں خان صاحب بھی رجوع فرماتے ہیں

یا نہیں ۱۲ منہ مدظلہ العالی

دعا است قسم دوم دعای حال گاه
گاه بدعای مقال ہم ایشان را رسد کشد
وانواع التجاء و دعا از ایشان بظہور میر
سد و این دعای دعا نے بر سبب
باعث انتشار ہدایت در قلوب امت
مے شود۔

۶۔ اول آنکہ این دعا ای ست از شخص ذی
اختصاص بکمال صدق و اخلاص سر زدہ
و مثل این دعا و التجا بلا شک و ارتیاب
مقبول و مستجاب ست۔ ص ۱۷، ۱۸

۷۔ ثانی[1] آنکہ حکیم علی الاطلاق بحکمت بالغہ

سراپا دعای مجسم ہے اور یہی دعای حال کبھی کبھی
ان کو دعای مقال کی طرف دامن کشاں لاتی ہے
نظر بران کمال درجہ کی دعا اور نہایت درجہ کی
التجاذات قدسی صفات سے بلوہ ظہور دکھاتی
تھی اور یہ دعای دعا نی تین وجہ سے قلوب
اُمت میں ہدایت کے انتشار اور علم کا باعث
ہوتی ہے۔

اول یہ ہے کہ یہ دعا ایک شخص ذی اختصاص
سے بکمال صدق و اخلاص ظاہر ہوتی ہے اور
اس قسم کی دعا اور التجا بلا شک و ارتیاب مقبول
و مستجاب ہے۔

ثانی یہ ہے کہ حکیم علی الاطلاق نے اپنی حکمت بالغہ

---

[1] اس ساتویں نمبر نے تو خانہ بدعت کا ستیاناس ہی کر دیا یہاں تو نفس قدرت و تصرف اور اسباب کا ارتباط و مسببات سے سب ہی کچھ ثابت ہو گیا اس سے زیادہ صاف اور صریح کون سی عبارت ہو گی کہ ہمت قوی کے انعقاد کو اشیاء کے وجود میں اثر ہے۔ مولوی ریاست علی خان صاحب جناب کو معلوم ہوا کہ حضرت شہید مرحوم نفس تصرف و قدرت کو شرک نہیں فرماتے بلکہ اس کو عین ایمان اور انبیاء علیہم السلام سے ہدایت کا ایک یہ بھی طریقہ فرماتے ہیں۔

فرمائیے یہ میرا محض دعویٰ بلا دلیل ہے یا یہ فرمانا آپ کے جہل و تجاہل کی دلیل ہان تمام

خود ہمین آئین در عالم خلق و تکوین جاری
فرمودہ کہ انعقاد ہمت تو بر در عالم
تکوین کائنات اثر بے بخشید چنانچہ
چشم زخم و اثر حسد و اثر دعا و اثر افسون
از ہمین قبیل ست۔ پس وقتیکہ ہمت
دون ہمتان را آن قدر اثر بخشید پس
اثر بلند ہمتان را چہ باید دید ص ۱۸

اور قدرت کا طرز سے بھی آئین عالم تکوین میں
جاری فرمایا ہے تو یہ کے انعقاد کو شیاء
موجودہ کے ایجاد میں اثر بخشا چنانچہ آنکھ کا نظر
بد و حسد وغیرہ اسی قبیل سے ہیں پس جبکہ پست
ہمتوں کی ہمت کو اس قدر اثر عنایت
ہوا تو عالی ہمتوں کے اثر کا کیا کہنا ہے۔

* * * *

انبیاء علیہم السلام کے فیض صحبت کی حقیقت بیان فرمانے ہیں اسمیں فرماتے ہیں اول عبارت کو بوجہ طول کے ذکر نہیں کیا۔

۸۔ ہمچنیں قلوب ہم نشینان ایشان بلذت

اسی طرح پر ان کے ہمنشینوں کے دل روحانی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۴)

اقوال کو دیکھ کر پھر بھی شہید مرد پر بہتان لگانا صاحب دیکھا بہتان افترا اس کا نام ہے اب آپ کو معلوم ہوا کہ کون سی قدرت کو حضرت مولانا نام رحم ہر صورت میں شرک فرماتے ہیں یہ نمبر یاد رکھئے بہت کام کی عبارت ہے لیکن آپ کے نزدیک یہ بات ہی کیا ہوئی کہ ہوا دی تو انبیاء علیہم السلام کو کہتے ہیں اگر نفس تو پھر بھی حکیم علی الاطلاق ہی کہا کہتے ہیں اور یہی چڑ، معاذ اللہ خدا کو دخل کیوں دیا جاتا ہے بس یوں کہو کہ وہ خود ہی اپنی قدرت سے جسے چاہیں ہدایت دیں جسے چاہیں نہ دیں عاصہ مدظلہ

(حاشیہ صفحہ ہذا ۷۵)

لہ ناظرین انصاف فرمائیں کیا یہ معجزہ اور خرق عادت نہیں اس کا نام خواہ مخواہ خلاف کیا رکھتے ہیں اس سے

Scanned by CamScanner

روحانی مسرت و قوت ایمانی معمور
آنچہ از نوا و انوار ہدایت از دل ایشان
تابش میکند عکس آن دل ہمنشیناں را آرائش
میدہد برق فطنت و کیاست بدل ہای
ایشاں می درخشد قلوب ہمنشیناں از
خشیت و ہیبت می مارد آتش تفرید
و تجرید در قلوب ایشاں می افروزد
پرتو بشریت ہمنشیناں ازاں می سوزد
زلال رحمت بر ایشاں می بارد و نہاں
ہمنشیناں ازاں برگ و بار می آرد ۔

(ص ۴)

۹۔ بالجملہ این ہدایت کہ از فیض صحبت

لذت سے سرشار ہیں اور قوت ایمانی سے معمور
جس قدر ان کے دل فیض منزل سے انوار ہدایت
کا ظہور ہوتا ہے اس کے عکس سے ہمنشینوں کا
دل سراپا نور ہوتا ہے شان عظمت و کبریائی کی
بجلیاں ان کے دلوں پر ہمیشہ درخشاں ہیں ہمنشینوں
کے دل خوف اور ہیبت سے ہر وقت لرزاں ہیں
آتش تفرید و تجرید ان کے دلوں میں روشن ہوتی ہے
ہمنشینوں کی بشریت کی آلائش اس سے زائل
بے سخن ہوتی ہے ابر کرم ان پر ہمیشہ سایہ رحمت
برساتا ہے زلال ہمنشیناں اس سے برگ و بار
لاتا ہے۔
الحاصل یہ ہدایت کہ فیض صحبت سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۵)

زیادہ اور کس قسم کا معجزہ اور تصرف و قدرت انبیاء علیہم السلام کے لیے ثابت فرماتے ہیں اس کو فضل فرمائیں کیا
یہ تیسری صورت نہیں ہے غور سے دعا کریں فرمائیں واللہ ولی التوفیق والعاصم

(حاشیہ صفحہ ہذا)

۱؎ ملاحظہ فرمایا جائے کہ فیض صحبت کو کیسا ان اسباب ہدایت سے بیان فرمایا ہے اور صحابہ رضوان اللہ
علیہم اجمعین کا تمام امت سے افضل ہونا اس کی وجہ بھی فیض صحبت ہے پھر اگر انبیاء علیہم السلام میں کوئی

Scanned by CamScanner

حاصل میشود امر لیست بس طویل و عریض کہ
تفصیل آن در ین چند اوراق متعسر
بل متعذر بنا بر ین چند کلمات
اکتفا کردہ شد ایں قدر مسئلہ اجماعیہ است
کہ صحابہ پیغمبر صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
افضل از سائر امۃ اند بعد از ایشان
مرتبۂ اجتہاد و منصب ولایت بیشتر نی
داشتند۔ ہمچنیں قیاس نمود کہ

حاصل ہوتی ہے ایک امر نہایت طویل و عریض
ہے جس کی تفصیل ان چند اوراق میں متعذر
ہے، بنا علیہ ان چند کلمات پر اکتفا کیا گیا!
اس قدر مسئلہ متفق علیہ ہے کہ صحابہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم تمام امت سے افضل ہیں مگر یہ
ان میں سے بعض صحابہ مرتبہ اجتہاد
اور منصب ولایت تامہ نہیں رکھتے
تھے۔ ایسے ہی قیاس کرنا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۶)

تصرف نہ تھا ان کے بعد سے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے قلوب میں کوئی خاص بات پیدا نہیں ہوتی تھی تو تمام دنیا کے اولیاء اقطاب ابدال بڑی بڑی ریاضات، مجاہدات کرنے والوں سے ایک دم کے فیض یافتہ کیوں بڑھ گئے اور وہ کیا بات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی فیض صحبت سے ان کو ملی جو دوسروں کو نصیب نہ ہوئی یہ تصرف نہیں تھا تو کیا تھا یہ خرق عادت نہیں تو اس کا کیا نام ہے۔ شق القمر ہونا، کنکریوں کا تسبیح کرنا بے شک معجزہ ہے مگر کسی کے دل کی حالت بدل جانا اور وہ بھی ایک نظر میں اور وہ بھی ایسی بے نظیر معجزہ ہے کہ تمام معجزات اسی کے لیے دکھائے جاتے ہیں یہ اصل الاصول اور غایۃ الغایات ہے۔ خان خوانین فرمائیں تو سہی کہ اس سے زیادہ اور انبیاء علیہم السلام کے لیے کیا امر غایت کرتے ہیں اُسے صاف فرمائیں تاکہ دل کی بات پوری طرح معلوم ہو تو اس کے متعلق کچھ عرض کیا جائے

همنشیناں ہر صاحب کمال افضل اند
واکمل از صائر اتباع و پس ہدایتے کہ
بفیض صحبت حاصل میشود لابد افضل است
بر نسبت اقسام دیگر ؛ ص ۱۴

ہمنشیناں ہر صاحب کمال کے ہمنشین اس
کے تمام تابعین سے افضل ہیں اور اکمل ہیں
پس جو ہدایت کہ فیض صحبت سے حاصل ہوتی ہے
لابد بہ نسبت اقسام دیگر کے افضل ہے۔

۱۰ لما خرق عادت پس بیانش آنکہ حق جل
وعلا بقدرت کاملہ خود بنا بر تصدیق
انبیاء علیہم السلام چیزے اظہار مے
فرماید کہ صدور آں چیز بہ نسبت ایشاں
ممتنع مے نماید اگرچہ بہ نسبت دیگرکس
ممتنع نمی باشد۔ تفصیلش آنکہ وجود بعضے
اشیاء بحسب عادت اللہ موقوف
مے باشد بر فراہم آمدن اسباب و
ادوات آں چیز۔ پس کسیکہ ادوات و
کی تش حاصل مے دارد صدور چیز مذکور
از خرق عادت نیست و کسیکہ ادوات

اب خرق عادت کو ملا عظہ فرمائیے جناب باری
تقدس صفاتہ اپنی قدرت کاملہ سے انبیاء
علیہم السلام کی تصدیق کے لیے ایسے امر کا
ظہور فرماتا ہے کہ ان کی نسبت اس کا صدور
غیر ممکن معلوم ہوتا اگرچہ دوسرے کے نسبت
متعذر نہ ہووے تفصیل اس کی یہ ہے کہ
بعض اشیاء کا وجود بحسب عادت اللہ
ان کے اسباب اور آلات کی فراہمی
پر موقوف ہوتا ہے پس جس کسی کو اس کے
ادوات و آلات حاصل ہیں اس سے ان چیزوں کا
صدور خرق عادت میں داخل نہیں ہاں جو کوئی

---

۱۰ اس عبارت سے یہ امر بخوبی واضح ہو گیا کہ شہید مرحوم کی نسبت یہ خیال کرنا کہ وہ بالکل قدرت و تصرف دنیا میں
کسی کے لیے ذاتی و عرضی مانتے ہی نہیں بلکہ سب کو شرک فرماتے ہیں یہ ایک مجنونانہ خیال ہے اور عوام
کو اس سے دھوکہ دینا منظور ہے جو شخص بعض اشیاء کا وجود عادۃً فراہمی اسباب پر موقوف

مذکور حاصل نمی دارد البتہ صدور آن از قبیل خرق عادت است۔ ص ۲۱، ۲۲	بر اسباب و آلات مبنا نہیں رکھتا اس سے ایسی اشیاء کا ظہور خرق عادت کہلاتا ہے۔
۱۔ و کشتن بسلاح خرق عادت نیست و بجرد ہمت و دعا خرق عادت است۔ (ص ۲۲)	اور ہتھیار سے قتل کرنا خرق عادت نہیں اور بجرد ہمت و دعا خرق عادت ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۸)

اتنا ہے وہ قدرت عرضیہ وعطائیہ اور تصرف معطائی کو شرک کہہ سکتا ہے تمام دنیا کے مسببات اپنے اسباب کے ساتھ مربوط مان کر وجود مسببات کو عادت اللہ کے موافق اسباب پر موقوف کہتا ہے پھر اس کے مقابلہ پر یہ جاہلانہ حرکت کس قدر خفیف اور ایمانداری ہے کہ طبیب کے یہاں کیوں جاتے ہو، دوا کیوں کرتے ہو، درخت کے نیچے سایہ کیوں طلب کرتے ہو، پولیس مجسٹریٹ جنٹ حاکم ذیعہ کے یہاں کیوں جاتے ہو۔ خان دہلوی و بریلوی صاحبان نے اپنے اپنے رسائل کو انہیں لغویات سے طول فضول دے کر اپنی اپنی قابلیت ظاہر فرمائی ہے۔ مولوی ریاست علی خاں صاحب نے ان کو نہ دیکھا کہ اپنی بنا گھڑی ہوئی پرانی کتاب کو طول اطائل کیوں دیا کوئی تین سو سات احادیث و آیات و اقوال بزرگان پیش کرتا ہے کوئی واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ وغیرہ پیش کر کے خوش ہوتا ہے کہ ہم نے شہید مرحوم کو دندان شکن جواب دیا جس کا جواب ہو ہی نہیں سکتا ہے۔

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا مطلب ایسا عام لینا جیسا مخالفین ظاہر فرماتے ہیں اور رد کر کے بغلیں بجاتے ہیں۔ ایسا شرمناک امر ہے جس کے رد کرنے سے بھی حیا آتی ہے مگر جب مجدد البدعات اور انہیں کے قریب قریب حافظان بدعت اور ورد داران امت بھی یہی گیت گاتے ہیں تو اس بنا پر اس کے رد

Scanned by CamScanner

۱۲۔ بخلاف آنچہ از اہل سحر بسیارے از اشیاء نفیسہ از جنس میوہ و شیرینی و بابتعانات[1] شیاطین حاضری آرند و در دوستان و ہمنشینان خود انتحاف نمایند۔ ص ۲۲

بخلاف اہل سحر کے کہ بہت سی اشیاء نفیسہ از جنس میوہ و شیرینی وغیرہ شیاطین کی مدد سے حاضر کرتے ہیں اور اپنے دوستوں اور ہمنشینوں میں نذر کرتے ہیں۔

۱۳۔ پس بسیار چیزہست کہ ظہور آن از مقبولین حق از قبیل خرق عادت شمردہ می شود۔ ص ۲۳

پس بکثرت اشیاء کا ظہور مقبولان حق سے منجملہ خرق عادت شمار کیا جاتا ہے۔

* * *

۱۴۔ بالجملہ نفع دعوت ایشان ممزوج ست بہ نفع صحبت ایشان۔ ص ۲۵

الحاصل ان کی دعوت کا نفع ان کے فیض صحبت کے ساتھ مربوط ہے۔

۱۵۔

وینز باید دانست الخ ص ۲۵

ونیز جاننا چاہیئے الخ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۹)

کرنے کی ضرورت ہوئی۔ اب بھی سمجھ میں آگیا کہ استعانت کی دوسری صورت اور تیسری صورت شہید مرحوم کے کلام سے خارج ہے اور اس کا مدعا صرف صورت رابعہ اور صورت اولیٰ ہے یا صورت رابعہ کی تعمیم باعتبار ثانی تعمیم

قاسم و انکم من الناظرین ۱۲ منہ مدظلہ

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] یہاں شیاطین سے بھی استعانت بطریق سحر ثابت فرماتے ہیں پھر شیاطین جنات بھوت پری سے متعلق تعزیہ کی نفی اور شرک کے کیا معنی ۱۲ منہ مدظلہ

Scanned by CamScanner

یہ عبارت قریب قریب کیا بکر بالکل نمبر ۲ کی عبارت ہے جو ص ۵ سے نقل ہوئی ہے۔
یہاں تک وہ عبارات منقول ہوئیں جو انبیاء علیہم السلام کے متعلق تھیں اب وہ عبارات
نقل کی جاتی ہیں جن سے یہ ثابت ہو کہ جو کمالات نبوت ہیں وہ کمالات کم درجہ میں اولیاء
کرام کے لیے بھی ثابت ہوتے ہیں تو جس قدر تصرف خرق عادت فیض صحبت نزول
برکت عقد ہمت وصول فیض میں واسطہ ہونا وغیرہ وغیرہ کمالات انبیاء علیہم السلام کے لیے
ثابت ہیں ان سے کم درجہ میں اولیاء کرام کے لیے بھی ثبوت ہو جائے گا۔

۱۶۔ فصل اول در بیان حقیقت امامت
و آن مشتمل بر دو قسم ست قسم اول در ذکر
چندے از کمالات انبیاء علیہم السلام
کہ در تحقیق معنی امامت دخل میدارند و
باید دانست کہ امام نائب رسول ست
و امامت ظل رسالت احکام نائب از
احکام منیب توان شناخت و
حقیقت ظل را از حقیقت اصل توان
دریافت۔ ص ۳

پہلی فصل میں حقیقت امامت کا بیان ہے
اس فصل کی دو قسمیں ہیں پہلی قسم میں حضرات انبیاء
علیہم السلام کے چند کمالات کا ذکر ہے کہ جو
تحقیق معنی امامت میں دخل رکھتے ہیں۔ معلوم
کرنا چاہیئے کہ امام نائب رسول ہے اور امامت
ظل رسالت ہے نائب کے احکام کی حقیقت
منیب کے احکام سے پہچاننی چاہیئے اور سایہ
کی حقیقت اصل کی حقیقت سے جاننا
چاہیئے

۱۷۔ قسم ثانی در بیان آنکہ بعضے از اکابر
اولیاء در کمالات مذکورہ بانبیاء علیہم
الصلوٰۃ والسلام مشابہت میدارند
آن مشتمل بر دو تنبیہ است۔ تنبیہ

قسم ثانی اس کے بیان میں کہ بعض اکابر اولیاء
کمالات مذکورہ میں حضرات انبیاء علیہم
السلام کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں
اور یہ دو تنبیہ پر مشتمل ہے۔ تنبیہ

Scanned by CamScanner

اوّل در بیان آنکہ بعضے از بندگان مقبولین ہر چند منصب نبوت نمی دارند اما از کمالات مذکورہ نصیبہ فراخور استعداد خود میدارند۔ ص ۳۰

اول اس بات میں ہے کہ بعض مقبول بندے ہر چند منصب نبوت نہیں رکھتے۔ لیکن کمالات مذکورہ سے اپنی استعداد کے موافق نصیبہ رکھتے ہیں۔

(۱۸)

آنچہ در ین تنبیہ مذکور گردید از اقسام ایں بیان واضح شد کہ کمالات مذکورہ چنانکہ در انبیاء اللہ یافتہ می شود ہمچنیں اتباع ایشان را ہم ازاں نصیبے میرسد۔ ص ۴۸

جو کچھ اس تنبیہ میں مذکور ہوا اس کے اقسام بیان سے واضح ہوا کہ کمالات مذکورہ جیسے کہ حضرات انبیاء میں پائے جاتے ہیں ایسے ہی اُن کے تابعین کو بھی ان سے حصّہ ملا ہے۔

(۱۹)

اما سیادت یعنی وساطت درمیان رب العالمین و عباد مقبولین در وصول فیض نبی و انحصار مقبولیت در محبت ایشان۔ ص ۴۸

اب سیادت یعنی وساطت درمیان رب العالمین اور عباد مقبولین کے درمیان وصول فیض میں اور ان کے اتباع اور محبت میں مقبولیت کا منحصر ہونا۔

(۲۰)

اما عقد ہمت قال اللہ تعالیٰ الخ

اب عقد ہمت کا حال ملاحظہ فرمایئے قال اللہ تعالیٰ الخ

(۲۱)

اما فیض صحبت قال اللہ تعالیٰ الخ

اب فیض صحبت کو دیکھئے قال اللہ تعالیٰ الخ

Scanned by CamScanner

(۲۲)

وامانحرق عادت پس احتیاج بیان ندارد زیرا کہ ظہور خوارق از ہادیان راہ حق کہ از اتباع انبیاء اند بوجہے مشہور و متواتر است کہ حاجت بہ بیان نیست۔ ص ۴۷

اب رہا خرق عادت تو اس کے بیان کی حاجت نہیں اس لیے کہ ظہور خوارق ہادیان راہ حق سے (جو انبیاء کے متبعین ہیں) اس درجہ مشہور اور متواتر ہے کہ بیان کی حاجت نہیں۔

* * *

بلکہ ناظرین کرام ملاحظہ فرمایا کہ اولیاء کرام سے خوارق عادت کا ظہور اس درجہ مشہور اور متواتر کہتے ہیں کہ محتاج بیان نہیں اور خان شاہجہانپوری یہ فرماتے ہیں کہ مولوی اسمٰعیل صاحب کا دعویٰ آپ کے کہاں موافق ہے اور آپ کی عبارت مولوی صاحب کے بالکل مخالف ان کے قول میں تو معجزہ اور کرامات کا کہیں ذکر نہیں وہ تو مطلق تصرف اور قدرت کو شرک سمجھتے ہیں۔

ان سے کوئی دریافت کرے کہ منصب امامت میری کتاب ہے یا آپ نے تصنیف فرمائی ہے یا کسی بدعتی نے اس کو لکھا ہے غور سے دیکھیے کس کی تصنیف ہے آپ نے دیکھا کہ معجزہ اور کرامت کا مولانا کے کلام میں کس قدر ذکر ہے کہ حد تواتر کو پہنچا دیا مگر کسی نے سچ کہا ہے ؎

آنکھیں بند کی ہوئی ہوں تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں تصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

آپ دیکھتے ہی نہیں اگر دیکھتے ہیں تو نظر نہیں آتا اس میں میرا یا مولانا کا کیا تصور ہے۔ مطلق تصرف و قدرت کرامت معجزہ کے مولانا منکر ہیں یا مثبت خدا ایمان سے سوال کرا کر کے زبان پر بٹھائے اگر آپ نہ فرمادیں گے تو ناظرین کہاں تک آپ کا ساتھ دیں گے اور اگر دو چار متعصب بھی ہوں گے تو آخر دنیا ہے انصاف

Scanned by CamScanner

اب تک تو عبارات مذکورہ ہی کو ملاحظہ فرمایا ہے مگر اب جو عبارات مذکور ہوں گی نہ معلوم ان کے دیکھنے سے روح بدعت کا کس طرح خروج ہوگا اور کیسے کیسے ملائکۃ العذاب کا مشاہدہ۔

کذلک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۳)

کیں فرمائی تو ہی ہے۔ اب آپ کا یہ فرمانا کہ البتہ آپ نے اپنی طرف سے یہ عبارات کا قائم کیا ہے یہ محض آپ کا دعویٰ ہے اور وہ بھی بلا دلیل فرمایئے یہ عبارتیں آپ نے قائم کیا ہے یا حضرت مولانا رحمہ اللہ کا یہی مدعا ہے جس مدعی پر اس قدر دلائل ہوں وہ بھی آپ کی مصلحت پر محض بلا دلیل کی جاتا ہے۔ کیا یہ عبارات آپ نے نہ دیکھی تھیں یا دیکھی تو تھیں اور مطلب نہ سمجھے تھے ؎

وان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ

وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

تمام عوام ان سطروں کو ملاحظہ فرمایا مگر ہمیشہ اسی نظر سے کہ کوئی اعتراض معلوم ہو کبھی انصاف سے نہ دیکھا ؎

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد

عیب نماید ہنرش در نظر

اب بھی توبہ کے شائع کر دینے مگر جس جس نے نفس الخطاب پر دستخط کیے ہیں سب کے دستخط کرا لیجئے۔ جب سلام دیسی ہی توبہ، ورنہ آپ کو اختیار ہے۔ بفضلہ تعالیٰ دعا نقصان نہ مولانا رحمہ کا ۱۲ منہ ملاحظہ

(۲۳)

تنبیہ اول در ذکر امامت خفیہ۔ باید دانست کہ امامت خفیہ عبارت ست از حصول معنی مشابہت تامہ بانبیاء اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام در منازل وجاہت و مقامات ولایت و از سلک سیادت کہ عبارت از وساطت ست در میان رب العالمین و بندگان او و باب وصول فیض نیز ایشان را حاصل می شود باوجودیکہ ایشان مبعوث برائے ہدایت نمی شوند پس لابد این وساطت متحقق می شود در باب وصول فیض تکوینی نہ تشریعی۔

(ص ۶۲، ۶۳)

تنبیہ اول ذکر امامت خفیہ میں معلوم کرنا چاہئے کہ امامت خفیہ سے یہ غرض ہے کہ معنے مشابہت تامہ کے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے منازل وجاہت اور مقامات ولایت میں حاصل ہو جائے اور اویس کہ سیادت کہ عبارت وساطت سے ہے جو حضرت رب العالمین اور اس کے بندوں میں درباب وصول فیض ہیں بھی ان کو حاصل ہوتی ہے باوجودیکہ یہ اشخاص ہدایت کے واسطے مبعوث نہیں ہوتے ہیں۔ پس بالضرورت یہ وساطت درباب وصول فیض تکوینی متحقق ہوتی ہے فیض تشریعی میں اس کو دخل نہیں۔

(۲۴)

یعنی حکیم علی الاطلاق ایشان را واسطہ در تصرفات کونیہ مے گرداند مثل نزول مطر و نمو اشجار و سرسبزی نباتات و بقای انواع حیوانات و آبادی قریے و امصار و تقلب احوال و ادوار و تحول اقبال و

یعنی حکیم علی الاطلاق ان کو تصرفات کونیہ میں واسطہ بناتا ہے مثل نزول امطار اور نمو اشجار و سرسبزی نباتات و بقای انواع حیوانات و آبادی دیہات اور تقلب احوال و ادوار اور گردش اقبال و

Scanned by CamScanner

ادبار سلاطین وانقلاب حالات اغنیا
ومساکین وترقی وتنزل اصاغر واکابر و
اجتماع وتفرق جنود وعساکر ورفع بلاد و
دفع وبا ومثال ذلک۔

ادبار سلاطین اور انقلاب حالات اغنیاء اور
تحول معاملات فقراء وترقی وتنزل اصاغر و
اکابر اور اجتماع وتفرق لشکر وعساکر ورفع بلاد ودفع
وبا وغیر ذلک میں۔

(۲۵)

قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم الابدال یکونون بالشام
وھم اربعون رجلا کلما مات
رجل ابدل اللہ مکانہ
رجلا یسقی بھم الغیث
وینصر بھم علی الاعداء ویصرف
عن اھل الشام بھم العذاب ۱۲

فرمایا نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابدال
ہوں گے ملک شام میں چالیس مرد ہیں
جب کوئی ایک آدمی مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ
بدل دیتا ہے اس کی جگہ اور انہیں کی برکت
سے مینہ برستا ہے اور دشمنوں پر فتح
ہوتی ہے اور انہیں کی برکت سے شام والوں
پر عذاب نہیں ہوتا۔

(۲۶)

وساطت ایشان در امور مذکورۃ الصدر
بسہ وجہ متحقق می شود اول نزول برکت
ثانی عقد ہمت ثالث ورود الہام ۱۳

اور وساطت ان کی امور مذکورہ میں تین وجہ پر
ثابت ہوتی ہے اول نزول برکت دوم عقد
ہمت سوم ورود الہام

(۲۷)

اما نزول برکت پس بیانش آنکہ چنانکہ
حق جل وعلا بحکمت بالغہ خود جسرم

اول نزول برکت کا حال سننا چاہیئے جس طور پر
حق جل وعلا نے اپنی حکمت بالغہ سے جرم

Scanned by CamScanner

آفتاب را واسطہ اشراق عالم فرمودہ دفع
تاریکی قرار دادہ پس ہر چند انتشار نور
در اطراف عالم و اضمحلال ظلمت از
روی زمین محض از قدرت کاملہ و توجہات
حضرت ہر کہ آفتاب را خالق نور قرار
دہد ہر آئینہ کافر گردد والعیاذ باللہ لیکن
سنت اللہ بریں طریق جاری گردید کہ
ہر گاہ آفتاب طلوع میکند تمام عالم پر نور
نور مے شود۔ ص ۵۳

آفتاب کو عالم کے منور ہونے کا واسطہ فرمایا
اور دافع تاریکی و ظلمت قرار دیا ہر چند کہ نور کا
پھیلنا اطراف عالم میں اور سیاہی کا دور ہونا
روی زمین سے محض اس خدا تعالےٰ کی قدرت
کاملہ سے ہے جو کوئی آفتاب کو خالق نور سمجھے
البتہ کافر بن جائے لیکن عادت اللہ اس طریق
پر جاری ہوئی کہ جس وقت آفتاب طلوع فرماتا
ہے تمام عالم پر نور ہو جاتا ہے۔

(۲۸)

ہمچنیں از بسکہ اکابر ایشان ملکی آمد و بشر
ملکی وجود با جود ایشان آفتابیست کہ بر
اوج چرخ ملکوت تابیدہ و قمرے ست
از جبروت کہ در شب تار ناسوت دمیدہ
لا بد ہمراہ نزول ایشان یک نورے از
غیب الغیب بروز می فرماید کہ سبب
اصلاح عالم و انتظام بنی آدم و
باعث تقلب ادوار و تغیر اطوار
میگردد۔ ص ۶۲، ۶۳

ایسے ہی مقربان بارگاہ ملکی ہیں اور بشر خلقی ان
کا وجود با جود ایک آفتاب ہے کہ اوج چرخ
ملکوت پر درخشان ہے اور ایک قمر ہے عالم
جبروت سے کہ شب تار ناسوت میں تاباں
ہے لا بدان کے نزول کے ساتھ ایک نور
غیب الغیب سے ظہور فرماتا ہے کہ سبب
اصلاح عالم و انتظام بنی آدم اور باعث گردش
ادوار و تغیر اطوار بن جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

(۲۹)

اما عقد ہمت پس بر دو وجہ متحقق می شود اول وفور شفقت و ثانی ظہور اثر تقدیر اما اول پس بیانش آنکہ از بسکہ وفور شفقت بر نسبت عباد اللہ از جملہ مقامات ولایت ست پس لابد ایشان را بوجہ اتم حاصل باشد اما چون ایشان بدایت ہدایت مبعوث نیستند پس لابد شفقت ایشان مصروف باشد باصلاح حال معاشیہ ایشان مثل دفع بلایا و حصول عطایا و ترقی حال و عروج اقبال و امثال ذلک۔

(ص ۶۴)

اب القد ہمت کو ملاحظہ فرمایئے پس دو وجہ پر متحقق ہوتا ہے اول وفور شفقت و ثانی ظہور اثر تقدیر۔ وفور شفقت کا بیان یہ ہے کہ از بسکہ زیادتی شفقت بہ نسبت بندگان خدا منجملہ مقامات ولایت ہے پس بالضرور ان کو بوجہ کامل حاصل ہوگی لیکن چونکہ وہ حضرات ہدایت کے واسطے مبعوث نہیں ہوئے پس لابد ان کی شفقت ان کے حال معاشیہ کی اصلاح میں مصروف ہو مثل دفع بلایا و حصول عطایا و ترقی حال و عروج اقبال و امثال ذلک۔

(۳۰)

پس بنا کر شفقت مبعوثین مصروف باصلاح حال ایشان در امور معاد ہمچنیں شفقت این اکابر مبدول ست باتنظام حال ایشان در مقدمہ معاش۔ (ص ۳۲)

* * *

پس جس طور پر کہ حضرات انبیاء کی شفقت بندگان خدا کے آخرت کے امور کی اصلاح میں مصروف ہے ایسے ہی ان اولیاء کی شفقت درباب معاش اُن کے حال کے انتظام میں مبذول ہے۔

(۳۱)

بالجملہ وجود با جود ایشان بہ سبب وفور

* * *

الحاصل ان کا وجود با جود بسبب زیادتی

Scanned by CamScanner

شفقت سراسر دعای حال است و احیانا بدعای مقال ہم میکشد و مجیب الدعوات و واہب المطلبات اکثر دعیہ اضطراریہ ایشان را کہ از شدت شفقت سر برزدہ بمقتضای حکمت بالغہ خود اجابت می فرماید۔

شفقت سراسر دعای حال ہے اور کبھی دعای مقال کی طرف بھی کھینچتا ہے اور مجیب الدعوات واہب المطلبات اکثر ان کی دعاہای اضطراریہ کو کہ کمال شفقت سے ظاہر ہوتی ہیں، اپنی حکمت بالغہ کے مقتضا سے قبول فرماتا ہے۔

(۳۲)

ہر چہ در عالم تقدیر مقدر میگردد و ارادہ ربانی بصدور آن متعلق می شود ہر آئنہ خواہش وجود آن چیز از دل ایشان جوش میزند و دعائے ظہور آن در سینہ ایشان خروش میکند و این استدعائے بلا شک مستجاب می شود بحضور رب الارباب چہ ظہور این دعا تمہید نزول تقدیر ربانی ست نہ از متعلقات تدبیر انسانی۔ ص ۶۵

جو کچھ عالم تقدیر میں مقدر ہوتا ہے اور ارادہ ربانی اس کے صدور کے ساتھ متعلق ہوتا ہے البتہ اس چیز کے وجود کی خواہش ان کے دل سے جوش مارتی ہے اور اس کے ظہور کی دعا ان کے سینہ میں خروش کرتی ہے اور یہ استدعا بلا شک حضور رب الارباب میں مستجاب ہوتی ہے کیونکہ اس دعا کا ظہور تقدیر ربانی کے نزول کی تمہید ہے۔ تدبیر انسانی کے خیالات سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔

(۳۳)

و اما ورود الہام پس بیانش آنکہ ایشان بطریق اشارت نبی یا بطریق تفہیم و تعلیم

لیکن ورود الہام سو اس کا بیان یہ ہے کہ یہ حضرات بطریق اشارات نبی یا بطور تفہیم و تعلیم

Scanned by CamScanner

یا در منامات و معاملات، مامور میشوند
بفعلے از افعال عامہ بشریہ مثل کشتن کسے
یا شکستن چیزے یا دادن چیزے یا
گرفتن چیزے و امثال آن از امور یکہ
در میان افراد بنی آدم تعامل بآنہا جاری
ست اما دیگر افراد انسان ہمان امور را
بنا بر اقتضائے ہوای نفسانی بعمل
مے آرند و این اکابر بنا بر الہام ربانی
چنانکہ حضرت خضر علیہ السلام فرمودند
وما فعلتہ عن امری

(ص ۶۵، ۶۶)

یا منامات یا معاملات میں افعال عامہ بشریہ
میں سے کسی فعل کے ساتھ مامور ہوتے ہیں جیسے
کسی کو مار ڈالنا یا کسی چیز کا توڑ ڈالنا یا کسی چیز کا
دینا یا کسی چیز کا لینا اور اس کے مثل اور بہت
امور ہیں جن کا افراد بنی آدم میں رات دن شیوع
اور اجرا ہے لیکن دوسرے افراد انسان ان
امور کو اپنی خواہش نفسانی کے اقتضا سے عمل
میں لاتے ہیں اور یہ بزرگان دین بنا بر الہام ربانی
کام فرماتے ہیں، چنانچہ حضرت خضر علیہ السلام نے
فرمایا (ایسے ہی امور کی شان میں) اور میں نے
خود بخود نہیں کیا۔

(۳۴)

بالجملہ اعمال این بزرگان راجع می شوند
باصلاح حال عالم و ثمرۂ اعمال دیگران
راجع ست بالیفای لذات نفسانی ؎

موسےٰ اندر درخت آتش دید
سبز شد آن درخت اندر نار
شہوت و حرص مرد صاحبدل
این چنیں دان و این چنیں انگار

ص ۶۶

* * *

الحاصل ان بزرگواروں کے اعمال کا مرجع اصلاح
حال عالم ہے اور دوسرے لوگوں کے افعال
کا ثمرہ لذات نفسانی میں ؎

موسےٰ نے آگ میں ایک درخت دیکھا۔ کہ
آگ میں وہ درخت سبز تھا۔ شہوت و حرص
بزرگ آدمی کی۔ یہ دونوں مثل آگ کے ہیں اور
بزرگ درخت سبز

Scanned by CamScanner

(۳۵)

حال ایشان را بر حال ملائکہ قیاس باید کرد

ان کے حال کو ملائکہ کے حال پر قیاس کرنا چاہیئے

قتل ہزاراں انبیاء و اولیاء کہ از حضرت عزرائیل علیہ السلام صادر میگردد چون بر طبق الہام ربانی ست سرمایہ سعادت ست و قتل حضرت زکریا کہ از ظلم شقی سرزد چون باقتضای ہوای نفسانی بود سراسر باعث شقاوت۔ (ص ۶۶)

ہزاروں انبیاء و اولیاء کا قتل کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام سے صادر ہوتا ہے، چونکہ موافق الہام ربانی ہے سراسر سرمایۂ السعادت ہے۔ اور حضرت زکریا کا قتل کہ ظلم شقی سے واقع ہوا چونکہ باقتضائے خواہش نفسانی تھا۔ بالکل باعث شقاوت ہے

(۳۶)

واز بسکہ حال ایشان عین حال ملائکہ است

اور از بسکہ ان کا حال فرشتوں کے حال

سلہ خان صاحب جناب نے کچھ خوب ہی فرمایا کہ یہ کس کا کام ہے اسی شخص کے قلم سے نکلا ہے جو مطلق تصرف قدرت کو شرک سمجھتا تھا یہ تمام علم کا کاروبار فرشتوں کے متعلق بتاتا ہے ذرا آپ اس عبارت اور اس سے قبل اور مابعد پر نظر تو فرمادیں کہ اب وہ کون سی چیز کے منکر رہ گئے ہاں کسی کو خدا کا شریک نہیں بناتے اور یہی ان کا بڑا تصور ہے۔ خان صاحب ہم کو سخت حیرت ہے کہ باوجود ان تمام عبارات کے پیش نظر ہونے کے کس طرح آپ نے فصل الخطاب اور دوسرے بدعتیوں نے اور رسائل لکھ مارے اب ہمیں دیکھنا ہے کہ کیا جواب مرحمت ہوتا ہے اور کون سی تاویل بلا کسی قید کے کم و زاید کیے ان عبارات کی آپ عنایت بیان فرمائیں گے۔ فصل الخطاب کے دستخطوں کے لیے کیا سفر کیا تھا اس کے لیے سفر فرمایئے اور تمام ہندوستان کے علماء سے دستخط لیجئے سب کے سب مل کر تو خدا جانے جواب دیں یا منہ بند رکھیں

Scanned by CamScanner

پس چنانکہ ملائکہ اللہ دو قسم اند۔ ملاء اعلیٰ
و مدبرات الامر ملاء اعلیٰ پس شان ایشان
اطلاقی ست کہ باصلاح قومی خاص یا
شہرے خاص اختصاص ندارد بلکہ نظر
ایشان متوجہ است باصلاح تمام عالم و
خدمت کافہ بنی آدم و مدبرات الامر پس
ہر یکے از ایشان موکل ست بر کارخانہ معین
و ہمت ایشان مصروف ست بہمان کارہا
کہ از ایشان موکل ست بر کارخانہ ہا و
صنعہا کہ موکل ست بر اجرام بنابر تصویر
صورت ہا کہ از ایشان موکل ست بر
حفاظت بنی آدم الی غیر ذلک۔

(ص ۶۶)

(۴۷)

و ایشاں بعضے ازیں بزرگواران بنابر
اصلاح حال مطلق بنی آدم ہا مور ند اختصاص
بہ قومے یا بلدے از بلدان نے
دارند مثل خضر علیہ السلام و ابدال و اوتاد
و افراد و بعضے دیگر بقومے خاص یا

کے شغل ہے پس جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے
دو قسم پر ہیں۔ ملاء اعلیٰ اور مدبرات امر ملاء اعلیٰ کا یہ
حال ہے کہ ان کی شان اطلاقی ہے یعنی کسی قوم
خاص یا کسی شہر خاص کی اصلاح میں خصوصیت
نہیں رکھتے۔ بلکہ ان کی نظر تمام عالم کی اصلاح
اور جملہ بنی آدم کی خدمت کی طرف متوجہ ہے
اور مدبرات امر کی یہ شان ہے کہ ہر ایک اُن میں
سے ایک کارخانہ معین و مخصوص پر موکل اور متعین
ہے اور اُن کی ہمت اسی کاروبار کی اصلاح میں
مصروف ہے کوئی ان میں سے کارخانۂ ابر و باد
پر موکل ہے اور کوئی صورت بنانے کے لیے
ارحام پر متعین ہے اور کوئی ان میں سے بنی آدم کی حفاظت
پر متعین ہے الخ۔ غرض ہر ایک کو ہر کام کے واسطے علیحدہ
علیحدہ خدا تعالیٰ نے موکل کر رکھا ہے۔

ایسے ہی بعض ان بزرگواروں میں سے بنی آدم
کے حال مطلق کی اصلاح کے واسطے مامور ہیں۔
کسی قوم یا کسی شہر کے ساتھ خصوصیت نہیں رکھتے
مثل خضر علیہ السلام و ابدال و اوتاد و افراد اور
بعضے ایک قوم خاص یا ایک شہر خاص

Scanned by CamScanner

بلدے خاص یا لشکرے خاص اختصاص	یا ایک لشکر خاص کے ساتھ اختصاص رکھتے
میدارد مثل القاب و نجبا و رقبا و اعیان	ہیں، مثل القاب و نجبا و رقبا اور ان کو اہل
را از اہل خدمات میگویند پس قوم اول نائبان	خدمت کہتے ہیں۔ پس قوم اول نائبان ملاء اعلیٰ
ملاء اعلیٰ اند و قوم ثانی نائبان مدبرات امر	ہے اور قوم ثانی نائبان مدبرات امر ہے۔
(ص ۶۶، ۶۷)	

خان صاحب جس قدر تمام صوفیاء کرام حضرات اولیاء عظام کے مراتب اور مناصب بیان فرماتے ہیں وہ تو سب شہید مرحوم تسلیم فرماتے ہیں اب وہ کون سی بات ہے جو آپ حضرات جزو ایمان اور داخل عقائد اہل سنت والجماعت خیال فرماتے ہیں اور شہید مرحوم اس کے انکار سے ضال و مضل ہو گئے۔ معاذ اللہ تعالیٰ لعنہ ذرا صفائی سے اُسے بیان تو فرمائیں مگر تعویذوں کے گنڈے پر ہم سے بات نہ کیجئے خوب سمجھ کر فرمائیے۔ یہ بات کہ پہلے بڑے بدعتی یوں ہی فرماتے چلے آئے ہیں کسی پر کیا حجت ہو سکتی ہے۔

ہاں پہلے اپنا اور اپنے تمام مصدقین فصل الخطاب معہ بریلوی و دہلوی صاحبان کے اس مسئلہ کے متعلق توبہ نامہ شائع کرنا ہوگا جس مسئلہ میں بات شروع ہوئی ہے۔ اس کو پہلے طے فرمالیا جاوے پھر دوسرا شروع ہو، ویسے فتوے دینے سے کہ چند نمود اعانت، ذکر دا پنے مدارس میں مدارس نہ رکھو کام نہیں چل سکتا۔ مدارس عالیہ دیوبند کی مقبولیت بفضلہ تعالیٰ روز افزوں ہے قل موتوا بغیظکم۔ غیر میں ابھی بہت کچھ عرض کرنا ہے ابھی تو سنتے جایئے نقد تو ابھی درد آئے گا۔

Scanned by CamScanner

(۳۸)

وچنانکہ گاہے در باب امور حالیہ و
مقالیہ ملائکہ مقربین اختلافے واقع میشود
کہ یکے عروج قومے می خواہد و دیگرے
عروج قومے دیگر و یکے چیزے را
ترجیح می دہد و دیگرے چیزے دیگر
و این را اختصام ملاء اعلیٰ می گویند
قال اللہ تعالیٰ وتبارک حکایۃ
عن رسولہ وما کان لی من علم بالملاء الاعلیٰ
اذ یختصمون و باز حق جل جلالہ بحکمت
بالغہ خود امرے را مناسب و مصلحت
باشد ابرام نمایند و گاہے دعائے یکے
را اجابت نماید و گاہے دعائے
دیگر را۔ (ص ۷۰)

اور جیسا کہ کبھی ملائکہ مقربین کی دعائے حالیہ اور
مقالیہ کے بارہ میں اختلاف واقع ہوتا ہے۔
ایک فرشتہ ایک قوم کا عروج چاہتا ہے اور
دوسرا قوم کی ترقی اور ایک ایک چیز کو ترجیح
دیتا ہے اور دوسرا دوسری چیز کو اور اس کو اختصام
ملاء اعلیٰ کہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے
اپنے رسول کی طرف سے یہ فرمایا۔ مجھ کو معلوم نہیں
جب ملاء اعلیٰ جھگڑتے تھے اور پھر حق جل و
علا اپنی حکمت بالغہ سے کسی امر کو کہ مناسب
مصلحت ہو جاری کرتا ہے۔ کبھی ایک کی
دعا قبول فرماتا ہے اور کبھی دوسرے کی دعا درجہ
قبولیت کو پہنچتی ہے۔

(۳۹)

ہمچنیں در میان اولیاء اہل خدمات و ہم
ایشان نیز تخالفے واقع نمودہ کہ یکے
ظفر و فیروزی لشکر می خواہد و دیگرے فتح و
نصرت لشکر۔ سے یک حکیم علی الاطلاق و

ایسے ہی اہل خدمات کی دعاؤں اور ان کی ہمتوں
میں بھی تخالف واقع ہوتا ہے کہ ایک ایک لشکر کی
فتحمندی اور فیروزی کا خواہاں ہے اور دوسرا دوسرے
لشکر کی نصرت کا خواہاں حکیم علی الاطلاق اور

Scanned by CamScanner

مالک بالاستحقاق گاہے دعای کسے را
بموقف اجابت میرساند و گاہے دعائے
دیگرے را۔ (ص ۶۰)

مالک بالاستحقاق کبھی اس کی دعا کو قبول کرتا
ہے اور کبھی دوسرے کی۔

♦ ♦ ♦

(۴۰)

تخیۂ ثانی در ذکر امامت باطنہ باید دانست
کہ اصحاب امامت خفیہ از بسکہ ظلال
ملائکہ مقربین اند نہ تمثال انبیاء مرسلین
مامور برعایت نظام عالم اند نہ مبعوث
بہدایت بنی آدم منصوب برای خدمت
خاص تکوینی اند نہ متبوع در احکام شرع
متین بنا علیہ ملقب بلقب امام نگردیدند
و بمنصب بعثت نہ رسیدند۔

(ص ۶۸)

تخیۂ ثانی کو امامت باطنہ میں معلوم کرنا چاہیئے
کہ اصحاب امامت خفیہ از بسکہ ملائکہ مقربین کے
ظل اور سایہ ہیں نہ تمثال انبیاء مرسلین انتظام عالم
کے ساتھ مامور ہیں۔ بنی آدم کی ہدایت کے
واسطے مبعوث نہیں مخلوق کی خدمت کے واسطے
منصوب اور قائم ہیں احکام شرع متین میں متبوع
نہیں بنا بریں لقب امام ان کا نام نہ ہوا اور منصب
بعثت پر نہ پہنچے۔

♦ ♦ ♦

(۴۱)

بالجملہ تقرب الی اللہ تبرک توسل ایشان
خیالے است پر اختلال و وہمے است
سراسر باطل و محال بیت ست
بے عنایات حق و خاصان حق
گر ملک باشد سیہ گردد ورق (ص ۷۲، ۷۳)

عاصل کلام تقرب الی اللہ ان کے توسل کے ترک
کرنے کی صورت میں ایک خیال ہے پر اختلال اور
ایک وہم ہے سراسر باطل اور محال ۔ ترجمہ بیت
بغیر عنایات حق و مقبولان بارگاہ حق اگر فرشتہ ہو
تب بھی اوراق سیاہ ہوں۔

Scanned by CamScanner

یہ اکتالیس عبارتیں تو صرف منصب امامت کی تھیں۔ اب چند عبارتیں رسالہ صراطِ مستقیم کی بھی نقل کی مناسب معلوم ہوتی ہیں۔ جس سے معلوم ہو جائے کہ حضرت شہید مرحوم کس قدر صوفیائے کرام کے کمالات کے تسلیم فرمانے والے ہیں اور ان سے زیادہ کون سا مسلمان بزرگوں کو مان سکتا ہے یا اس سے زیادہ ان کے سچا مسلمان رہ سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ ہو المستعان۔

(۱/۴۳)

افادہ ۳ از جملہ آن شدت تعلق قلب ست بمرشد خود استقلالاً۔ یعنی نہ بآن معنی کہ این شخص بالذات فیض حضرت حق واسطہ ہدایت اوست بلکہ بمعنی کہ متعلق عشق بہاں میگردد چنانکہ یکے از اکابر این طریق فرمودہ کہ اگر حق جل و علا در غیر کسوف مرشد من تجلی فرماید ہرآئینہ مرا باد التفات درکار نیست۔

(ص ۱۲ ف)

تیسرا افادہ آثار عشقیہ کا اپنے مرشد کے ساتھ استقلالاً اپنے دل کا تعلق شدید ہو جاتا ہے یعنی اس لحاظ سے کہ یہ شخص حق سبحانہ تعالیٰ کے فیض کا ذریعہ ہے اور اس کی ہدایت کا واسطہ ہے بلکہ اس حیثیت سے کہ خود مرشد ہی عشق کا متعلق ہو جاتا ہے چنانچہ اس طریق کے بزرگوں میں سے ایک شخص نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اگر مرشد کی صورت کے سوا کسی اور لباس میں تجلی فرماوے تو البتہ میں اس کی طرف التفات تک نہ کروں گا۔ ص ۱۱

(۲/۴۳)

القصہ اگر آن آہن پارہ را دریں حال مجال مقال بودے ہرآئینہ بصد زبان آوازہ عینیت خود بانارہ نخلہ اتحاد زدہ

الغرض اگر اس حال میں اس آہن پارہ کو بولنے کی طاقت ہوتی تو البتہ سوزبان سے اپنی اور آگ کی عینیہ اور یک جان ہونے کا شور دیتا،

باحدید در گنبد افلاک انداختے البتہ
سازد خود رفتہ باز حقیقت خود
غافل گشتہ باین کلمہ متکلم شدے ۔ انا الحق
از بستان سورانم ۔ ص ۱۲

(۳/۴۴)

وزینہار برین معاملہ تعجب نمائی و باانکار
پیش نیائی زیرا کہ چون از نار وادی مقدس
ندائے انی انا اللہ رب العالمین بر برزد
اگر نفس ناطقہ کہ اشرف موجودات و نمونہ
حضرت ذات ست آواز انا الحق برآید
جمال تعجب نیست ۔ ص ۱۲

(۴/۴۵)

ہمچنین چون امواج جذب و کشش حقانی
نفس کاملہ این طالب را در قعر لجج بحار
احدیت فرو برد کشندہ زمزمہ انا الحق و
لیس فی جبتی سوی اللہ ازان بحر بر منزند کہ
کلام ہدایت التیام حضرت

کنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی
یبصر بہ الحق یطش بہا ۔ و در روایتے

آسمان تک پہنچتا اور ضرور ہوا خواہ ایک ساعت
کے لیے اپنی حقیقت سے غافل ہو کر یہ
کلمہ بول اٹھتا کہ میں جلانے والی آگ کا ایندھن
ہوں ۔ ص ۱۳

اور زنہار خبردار اس معاملہ پر تعجب نہ کرنا اور انکار
سے پیش نہ آنا کیونکہ جب وادی مقدس کی آگ سے
ندا صادر ہوئی کہ میں رب العالمین ہوں تو پھر اشرف
موجودات سے جو حضرت ذات حق سبحانہ کا نمونہ
ہے اگر انا الحق کی آواز صادر ہو تو کوئی تعجب کا مقام
نہیں ۔ ص ۱۲

اسی طرح جب اس طلب کے نفس کامل کو روحانی
کشش اور جذب کی موجیں احدیت کے دریاؤں کی
گہری تہ میں کھینچ لے جاتی ہے تو انا الحق اور لیس فی جبتی
سوی اللہ کا آواز اس سے صادر ہونے لگتا ہے اور
حدیث قدسی میں اس کا بیان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے
وہ اسی کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور اسی کا ہاتھ ہو
جاتا ہے جس سے وہ پکڑتا ہے اور ایک روایت کی رو سے

ولسانہ الذی یتکلم بہ حکایتے
ازاں ست۔ ص ۱۲

اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بات کرتا
ہے اسی حال کی حکایت ہے۔ ص ۱۲

(۵/۴۶)

واز جملہ لوازم این مقام صدور خوارق غریبہ
وظہور تاثیرات قویہ واستجابت دعوات
ودفع بلیات ست کہ لَاِئن سالنی لا
عطینہ ولان استعاذنی لَاُعیذنہ
مصرح ست باین معنی۔ ص ۱۲

اور اس مقام کے لوازم میں سے ہے عجیب عجیب خوارق
کا صادر ہونا اور قوی تاثیروں کا ظاہر ہونا اور دعاؤں کا
مستجاب ہونا اور آفتوں کا دور کر دینا اور اس معنی کی
تصریح حدیث قدسی میں ہے ترجمہ گر وہ بندہ مجھ سے
کچھ مانگے گا تو میں ضرور اسے دونگا اگر وہ مجھ سے پناہ طلب
کرے گا تو ضرور اسے پناہ دونگا۔ ص ۱۲، ۱۳

(۶/۴۷)

واز جملہ لوازم ایں مقام یکے ظہور نکبت وزوال بر حاسد
بدسگال ایں صاحب حال است کہ
من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب
مفید ہمین مضمون ست۔ ص ۱۲

اور منجملہ لوازم اس مقام کے یہ ہے کہ اس صاحب
حال کے دشمن و بدانڈیش پر وبال اور مصیبت ٹوٹ
پڑتی ہے۔ چنانچہ حدیث قدسی ترجمہ جس نے
میرے ولی سے دشمنی کی تو میں لڑائی کا اعلان
دیتا ہوں۔ ص ۱۲

بزرگان دین کی ایک جماعت کا حال بیان فرماتے ہیں جن کے نفوس قدسیہ میں جانب حق
جل وعلا کو نفس کی خواہشات پر غلبہ ہو کر صفت بہیمیت کی جڑ اکھڑ جاتی ہے اور اصل نفس میں
صفت انکسار پیدا ہو جاتی ہے اس میں لوگوں کی حالتیں مختلف ہوتی ہیں۔

Scanned by CamScanner

(۷/۴۸)

و ہمچنیں سکوت در مناظرہ و ترک مناظرت
در حق و اقرار بخطا و نافہمی خود در حق علماء[1]
کہ بذکاوت و تبحر مشتہر و بقوت مناظرہ و
اتساعِ تحصوم موسوم اند و در فن
توجیہ و تاویل ید طولیٰ و در حل و
منع کعب علیا دارند و ہمچنیں ترک
حسد بر اقران و عدم التفات بنام
و نشان و طلب نہ کردن امتیاز در

اور اسی طرح بحث و مناظرہ میں سکوت کرنا اور یہ بات
میں جھگڑا چھوڑ دینا اور اپنی غلطی اور نافہمی کا اقرار کر
لینا اور ان علماء کے حق میں جو ذکاوت و تبحر میں مشہور
ہیں اور قوت مناظرہ اور (مخالف) کے ساکت
کرنے میں موصوف ہیں اور توجیہ و تاویل کے فن میں ید طولیٰ
رکھتے ہیں اور حل و منع میں کعب علیا رکھتے ہیں۔
اور اسی طرح اپنے ہمعصر اقران پر حسد
نہ کرنا اور نام و نشان کی مطلق پرواہ نہ کرنا اور

---

[1] حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم کی نسبت جو خان صاحب بریلوی منسوب کرتے ہیں کہ مناظرہ سے انکار کیا اور اپنے ہارنے کا باوجود مناظرہ نہ کرنے کے اقرار کیا اور وہ بھی چند لڑکوں کے سامنے۔ جن کو بریلوی حضرت نے بھیجا تھا اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو اس مقام سے اس کا ایک جواب یہ بھی سمجھ اور اپنی حیا اور ایمانداری پر نام ہو۔ یہ ایک عام حالت کا مقتضی ہے کہ جو شخص علی درجہ کا مناظر ہو اور بات بھی حق کہتا ہو محض اپنی خودبینی اور نفس کے علی درجہ کے مہذب ہونے اور نام و نمود کی خواہش بالکل نکل جانے کی وجہ سے مناظرہ سے انکار کرتا ہے۔ یہ دلیل اس کے عاجز اور بات کے غلط ہونے کی نہیں جب کہ دوسرے گروہ باوجود یکہ قوت تاثیر سے موصوف اور کشف دقائق میں مشہور مگر پھر بھی محض خودبینی کی وجہ سے ان کی طرف کوشش نہیں کرتے یہ نہایت اعلیٰ درجہ کے لوگوں کا مرتبہ ہے۔ یہ نہیں کہ خوانین کی طرح بات تو غلط کہیں اور جواب میں پڑے تو سکوت اختیار فرمادیں اور اس میں خودبینی اور نفس کی تعلی ساتھ رہے کہ فلاں ادنیٰ سے مناظرہ نہ کروں گا تمام علم

اہل زبان در ترک سعی در اظہار خوارق و
کشف وقائع آینده و استجابت
ادعیہ در حق مشائخے کہ بقوت تاثیر
موصوف و کشف وقائع منسوب اند۔

(ص ۲۵، ۲۶)

اہل زبان میں امتیاز طلب نہ کرنا اور خوارق و
کرامات اور کشف وقائع آئندہ اور دعاؤں کی قبولیت
کے اظہار میں کوشش نہ کرنا ان مشائخ کے حق میں
جو قوت تاثیر سے موصوف ہیں اور کشف وقائع
میں مشہور۔ (ص ۲۴، ۲۵)

(۸/۴۹)

و او را در کنف ولایت خود گرفتہ و زیر سایہ
کفالت تربیت خود آوردہ چارۂ تدبیر
تکوینی و تشریعی خود می سازد۔

(ص ۳۴)

اور اس کو اپنی ولایت کی پناہ میں لے کر اور اپنی
تربیت کے سایہ میں لا کر اپنی ایجادی اور قانونی
تدبیر کا ہاتھ بنا دیتا ہے۔

(ص ۳۲)

(۹/۵۰)

و این قسم اشخاص را بشہداء حواریین در
شرع ملقب می سازند و احادیث محدثین
و حواریین در طلب امور محض دعا و توجہ
بغیب است نہ ہمت بر وقوع آن امر

اور ایسے لوگوں کو شریعت میں شہداء اور حواریین
کے نام سے پکارتے ہیں اور امور کے طلب کرنے
میں صرف دعا کرنا اور غیب کی طرف متوجہ ہونا
محدثین اور حواریین کی عادت ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۹)

یہ میرا ناچیز خط ایک ہے یا دو چار خاص اشخاص غرض یہ تمام بہت وسیع ہے خوانین کو متنبہ کرنے کی غرض سے اس پر
بس ہے اگر آپ کچھ تحریر فرمایا تب پوری طرح عرض کریں گے ۱۲ منہ

Scanned by CamScanner

گماشتن یا خود متصدی ایصال
منفعتی یا دفع مضرتے گردیدن چنانکہ رسم
راہداری باب تقرب النوافل ست۔

(ص ۳۶)

(۱۲/۵۱)

پس در محل انتقام اعداد مواسات اجیر
بزد عا ازین کبرا صورت نہ بندد و بعضے
اہل خدمات از اقطاب و اوتاد از ہر دو
قسم می باشند۔

(ص ۳۶)

(۱۲/۵۲)

واز لوازم ہمین مقام خواہ صاحب آن
محدث باشد خواہ شہید آن ست کہ
دعا یکہ بعد از انکشاف مدعو لہا بعد حدوث
صدق عزیمت حصول آن صادر شدہ
باشد واجب الاجابت ست۔

(ص ۳۶)

(۱۲/۵۳)

پس کسیکہ سامی در ابطال آن امر مدعو لہ

نہیں کہ صاحبان قرب و نوافل کی مانند اس امر
کے واقع ہونے پر اپنی ہمت لگادیں یا کسی
نفع یا نقصان پر پہنچانے کے خود درپے
ہوں۔ (ص ۳۴)

پس دشمنوں سے بدلہ لینے اور دوستوں سے غمخواری
کے موقع پر ان بزرگوں سے بجز دعا کے
اور کچھ نہیں ہو سکتا اور اقطاب و اوتاد میں سے
بعض حاضر دونوں قسم سے ہوتے ہیں۔

* * *

اور اس مقام کے لوازم سے یہ ہے خواہ اس
مقام والا محدث ہو خواہ شہید کہ جو دعا کی مدعو لہ
کے ظاہر ہو جانے یا اس کے حاصل ہونے
کے پہلے ارادے کے پیدا ہونے کے
بعد صادر ہوئی اس کا قبول ہونا ضروری ہے

(ص ۲۴، ۲۵)

پھر جو شخص اس مدعو لہ امر کے باطل کرنے کی

Scanned by CamScanner

شدہ در مقابلہ این بزرگان قائم گردد البتہ
غائب و مختفی خواہد گردید و کسیکہ سعی
در تحصیل آن امر مرغوبہ شدہ در ترویج آن
خواہد شد البتہ مفلح و منصور خواہد گردید۔

(ص ۳۶)

کوشش کرتے ہوئے ان بزرگوں کے مقابلہ
میں قائم ہوگا بیشک ناکام اور خوار ہوگا اور جو شخص
اس امر مرغوب کے حاصل کرنے اور رواج دینے میں
کوشش کرے گا۔ ضرور کامیاب ہوگا اور فتح مند۔

(ص ۲۵)

(۱۲/۵۴)

بالجملہ ائمہ این طریق و اکابر این فریق در زمرہ
ملائکہ مدبرات الامر کہ در تدبیر امور از
جانب ملا اعلیٰ ملہم شدہ در ابرائے
آن می کوشند معدود ند پس احوال
این کرام را احوال ملائکہ مقام قیاس باید
کرد۔ (ص ۳۶)

حاصل کلام اس امت کے امام اور اس گروہ کے
بزرگ ان فرشتوں کے زمرہ میں شمار کیے ہوئے
ہیں جن کو ملاء اعلیٰ کی طرف سے تدبیر امور کے
بارہ میں الہام ہوتا ہے اور وہ اس کے جاری کرنے
میں کوشش کرتے ہیں پس ان بزرگوں کے حالات فرشتوں
کے احوال پر قیاس کرنا چاہیئے۔ (ص ۲۵)

(۱۲/۵۵)

اگرچہ ہمہ کائنات بمجرد حضرت خالق
الارض والسموات بلا واسطہ و آلات
است لیکن آن حکیم مطلق بمقتضائے
حکمت خود بعضے اشیاء را بہ
بعضے موجودات مرتبط ساختہ و سلسلہ
اسباب و مسببات بوجے کہ ارادہ

اگرچہ تمام مخلوقات بلا واسطہ اللہ عزوجل کی پیدا
کی ہوئی ہے۔ لیکن اس حکیم مطلق نے اپنی
غالب حکمت کے تقاضے سے بعض
چیزوں کو بعض موجودات کے ساتھ گانٹھ
دیا ہے اور مسببات و اسباب
کا سلسلہ پیدا کر دیا ہے

Scanned by CamScanner

جرم شمس و شعاع او اگرچہ این ہر دو چیز از
مخلوقات حضرت رب الارباب بلا
واسطہ و حجاب ست لیکن درمیان شعاع
و جرم شمس ارتباطے خاص ایجاد فرمودہ
کہ بسبب ہمان ارتباط شمس را سبب و
شعاع را مسبب بے نامند الخ

(ص ۵۶)

جیسے آفتاب کا جسم اور اس کی روشنی اگرچہ دونوں
بلا واسطہ و بلا حجاب اللہ تعالیٰ کی مخلوقات سے
ہیں لیکن روشنی اور آفتاب کے جسم میں اس خدا
نے ایک خاص رابطہ پیدا کر دیا ہے کہ اسی رابطہ و
پیوند کی وجہ سے آفتاب کو سبب اور روشنی
کو مسبب کہتے ہیں الخ

(ص ۵۲)

(۱۵/۵۶)

و محبت مرشد باین طور باید کہ مال و جان
خود را برائے رضا و آرام وے صرف
نماید و ہیچ دینار را عزیز تر از رضامندی
وے نداند چرا کہ فائدہ و منفعتیکہ از مرشد
حاصل مے شود ہزار ہا مراتب بہتر از
تمامی دنیا ست۔ (ص ۵۷، ۵۸)

اور مرشد کی محبت اس طرح چاہیئے کہ جان و
مال کو اس کی رضا و آرام کے واسطے خرچ کر دے
اور دنیا کی کسی چیز کو اس کی رضامندی سے زیادہ
عزیز نہ جانے اس لیے کہ جو نفع پیر سے
پہنچتا ہے اس کا فائدہ تمام دنیا سے ہزار ہا
درجہ بہتر ہے۔ (ص ۵۵)

(۱۶/۵۷)

الغرض اگر بہر ارباب بواطن صافیہ را قطع
منازل سفر بسوی قبور اہل اللہ منفعتی تمیلہ
می کشد۔

(ص ۵۸)

اللہ اگرچہ صاف باطن لوگوں کو اولیاء اللہ کی
قبر کی طرف سفر کرنے سے کسی قدر فائدہ ہوتا
ہے۔

(ص ۵۶)

Scanned by CamScanner

(۱۷/۵۸)

وحضرت مرتضیٰ را یک نوع تفضیل بر حضرت
شیخین ہم ثابت ست و آن تفضیل
بجہت کثرت اتباع ایشان و در ساعت
مقامات ولایت بل سائر خدمات ست
مثل تبطیت و خوثیت و ابدالیت وغیرہ
از عہد کرامت صد حضرت مرتضیٰ تا انقراض
دنیا ہمہ بواسطہ ایشان ست و در سلطنت
سلاطین و امارت امرا ہا ایشان را دخلیست
کہ بر سیاحین عالم ملکوت مخفی نیست و
این عطیہ الٰہیہ بمقابلہ آن ست کہ بجہت
انتظام خلافت و مملکت و سلطنت در
آل اطہار ایشان صورت نہ بستہ
باوجودیکہ بعضے کبرای ایشان اعلی اللہ
درجاتہم فی العلیین مساعی وافرہ درین کار
مبذول فرمودند۔ (ص ۶۶)

اور حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے شیخین پر
بھی ایک گونہ فضیلت ثابت ہے اور وہ فضیلت
آپ کے فرمانبرداروں کا زیادہ ہونا اور مقامات
ولایت بکریہ تبطیہ اور خوثیت اور ابدالیت اور
انہیں جیسی باقی خدمات آپ کے زمانہ سے
لے کر دنیا کے ختم ہونے تک آپ ہی کی وساطت
سے ہوتا ہے اور بادشاہوں کی بادشاہت اور
امیروں کی امارت میں آپ کو وہ دخل ہے جو عالم
ملکوت کی سیر کرنے والوں پر مخفی نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ
کا یہ عطیہ اس امر کے مقابلہ میں ہے کہ خلافت و
حکومت و بادشاہت کا انتظام آپ کی آل اطہار
میں کبھی نہیں ہوا باوجودیکہ ان میں سے بعض بزرگوں
نے اعلی اللہ درجاتہم فی العلیین اس کام میں بہت
ساری کوششیں کیں ہیں۔ (ص ۶۲)

(۱۸/۵۹)

ہمچنیں اکمل افراد انسانی مصدر خدمات
جمیع ملائکہ مدبرات الامر می تواند شد۔

اسی طرح افراد انسانی میں سے کامل لوگ تدبیر کرنے
والے سارے فرشتوں کی ساری خدمتوں کا مصدر ہو سکتے ہیں

Scanned by CamScanner

مثلاً در جہاد یا ہلاک کفرہ بدعا و ہمت خدمتے کہ بملائکہ رحمت بے تعلق دارد ازان بظہور میرسد و در ایصال منافع علیہ خدمتے کہ بملائکہ رحمت تعلق دارد ازان متحقق می شود۔

(ص ۹۹)

مثلاً جہاد یا دعا کے ساتھ سارے کفار کے ہلاک کرنے کی خدمت جو فرشتگان غضب سے متعلق ہے اس کامل انسان سے ظاہر ہو جاتی ہے اور اعلیٰ درجہ کے منافع پر پہنچانے کی خدمت جو فرشتگان رحمت کے متعلق ہے اس سے حاصل ہو جاتی ہے۔ (ص ۹۶)

(۱۹/۶۰)

ہمچنین اصحاب این مراتب علیہ و ارباب این مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال می باشند و این کبار اولی الایدی والابصار را مزید کہ تمامی کلیات را بسوی خود نسبت نمایند مثلاً ایشان را میرسد کہ بگویند از عرش تا فرش سلطنت ماست و معنی این کلام آن نیست کہ از عرش تا فرش سلطنت مولائے ماست۔

(ص ۱۱۲)

اسی طرح ان مراتب عالیہ اور مناصب رفیعہ کے صاحبان عالم مثال اور عالم شہادت میں تصرف کرنے کے مطلق ماذون و مجاز ہوتے ہیں اور ان بزرگواروں کو پہنچتا ہے کہ تمام کلیات کو اپنی طرف نسبت کریں مثلاً ان کو جائز ہے کہ کہیں کہ عرش سے فرش تک ہماری سلطنت ہے اور معنی اس کلام کے یہ ہیں کہ عرش سے فرش تک ہمارے مولیٰ کی سلطنت ہے۔

(ص ۱۰۹)

(۲/۶۱)

و اصل در تحصیل نفی توجہ صاحب نفی کامل است بسوی نفی خود کردہ بہ ہمت خود متوجہ شدہ القا

حاصل وصول نفی کے حاصل کرنے میں کسی کامل صاحب نفی کی توجہ ہے کہ اپنی نفی کر کے ہمت کے ساتھ متوجہ

Scanned by CamScanner

فرماید۔ (ص ۱۱۹)

(۲۱/۶۲)

دخلش آنکہ صاحب این شغل خود را مصدر
کثرتیکہ در عالم ست گمان می برد۔
(ص ۱۲۱)

ہو کر افکار سے۔ (ص ۱۱۷)

اس کا مجمل بیان یہ ہے کہ صاحب اس شغل کا اپنے
آپ کو اس طرح گمان کرتا ہے کہ جو کثرت جہاں میں ہے
وہ اس سے صادر ہو رہی ہے۔ (ص ۱۱۹)

(۲۲/۶۳)

وہمہ عالم در خود میبیند افلاک و عناصر و
جبال و بحار و اشجار و احجار و حیوان و انسان
ہمہ را منجملہ جسم خود میداند و درین اطلاع
بر امکنہ افلاک و سیر بعضے مقامات زمین
در دور دراز جای دے بود بطور
غ حاصل می آید اگر کشفش مطابق
واقع می باشد۔ (ص ۱۲۱)

اور تمام جہان کو اپنے آپ میں دیکھتا ہے افلاک و
عناصر جبال و بحار اشجار و احجار حیوان و انسان سب
کو اپنے جسم کے اجزاء خیال کرتا ہے اور اس حالت
میں آسمانوں کے مقامات پر اطلاع اور زمین کے
بعض مقامات کی سیر جو اس کی جگہ سے دور و دراز فاصلہ
پر ہوتی ہیں بطور کشف حاصل ہوتی ہے اور ان کا
وہ کشف مطابق واقع ہوتا ہے۔ (ص ۱۱۹)

(۲۳/۶۴)

طالب را باید کہ باوضو دو زانو بطور نماز
بنشیند و فاتحہ بنام اکابرین طریقہ یعنی
حضرت خواجہ معین الدین سنجری و حضرت
خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و غیرہما
خواندہ التجا بجناب حضرت ایزد پاک

طالب کو چاہیئے کہ پہلے باوضوء دو زانو بطور
نماز بیٹھ کر اس طریقہ کے بزرگوں یعنی حضرت
خواجہ معین الدین سنجری اور حضرت خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی وغیرہما کے نام کا فاتحہ
پڑھ کر بارگاہِ خداوندی میں ان بزرگوں

بتوسط این بزرگان نماید و بر نیاز تمام و
زاری بسیار دعائے کشود کار خود
کردہ ذکر دوم شروع نماید۔
(ص ۱۲۲، ۱۲۳)

(۲۴/۶۵)

وتلقین کنندہ کہ در لطیفۂ خود ذکر جاری کردہ
است بہمت تمام القائے آن ذکر در
لطیفۂ طالب تصور کند و استمداد بواسطہ
دعا و التجا محض از فضل الٰہی جوید و بقوۃ
ہمت توجہ نماید و ثمرۂ اثر توجہ ظہور
جنبشیست۔ (ص ۱۲۶)

(۲۵/۶۶)

وملقن را باید کہ خود سلطان الاذکار
نمودہ بطور مذکور القا بر طالب کند و
(ص ۱۲۷)

(۲۶/۶۷)

و از تعلیل خرق عادت است کہ شغل اختلاج
شدید تمام بدنش در تجاویز نماند و کرامت
محض است کہ از تمام بدن و در و دیوار

کے توسط اور وسیلے سے التجا کرے اور نیاز
بے نماز اور زاری بسیار کے ساتھ اپنے کام کی
کامیابی کے لیے دعا کر کے ذکر دوم کی شروع
کرے۔ (ص ۱۲۱)

اور تلقین کرنے والا جس نے اپنے لطیفہ میں ذکر کو
جاری کیا ہوا ہے پوری ہمت کے ساتھ طالب
کے لطیفہ میں اس ذکر کو القا کرے اور دعا و التجا کے
وسیلے سے محض فضل الٰہی سے مدد چاہے اور قوت
و ہمت کے ساتھ توجہ کرے اور توجہ کا ادنیٰ اثر یہ
ہے کہ جنبش ظاہر ہو۔ (ص ۱۲۴)

اور تلقین کرنے والے کو چاہیئے کہ خود سلطان
الاذکار کے بطور مذکور طالب پر القا کرے۔
(ص ۱۲۶)

اور یہ بھی خارق عادت امور میں سے ہے کہ سخت اختلاج
کے ساتھ اس کا تمام بدن تاروں نہیں رہتا اور یہ بھی محض ایک
کرامت ہے کہ سلطان الاذکار کا تمام بدن اور در و دیوار

Scanned by CamScanner

خس و خار و سنگ و خاشاک کو از ذکر جہرۃ بلا اشتباہ بگوش صاحب سلطان الذکر رسد و شنیدن ہمنشینان زیادتی سمت در کرامت ذکر وی گاہے نورے صاحب سلطان الذکر را محسوس می شود۔

(ص ۱۲۷، ۱۲۸)

اور خس و خار اور سنگ و خاشاک سے بے خبر اونچی آواز سے ذکر سنتا ہے اور ہمنشینوں کا سن لینا کرامت ذکر میں زیادتی ہے اور کبھی سلطان الذکر والے کو ایک نور بھی معلوم ہوتا ہے۔

(ص ۱۲۶)

* * *

(۲۷/۶۸)

برائے کشف ارواح و ملائکہ و مقامات آسمانہا و زمین آسمان و جنت و نار و اطلاع بر روح محفوظ شغل دورہ کند۔

(ص ۱۲۸)

کشف ارواح اور ملائکہ اور ان کے مقامات اور زمین و آسمان اور جنت و دوزخ کی سیر اور لوح محفوظ پر مطلع ہونے کے لیے دورے کا شغل کرے۔ (ص ۱۲۷)

(۲۸/۶۹)

برائے کشف وقائع آیندہ اکابر این طریقہ طرق متعددہ نوشتہ اند۔ (ص ۱۲۹)

آیندہ واقعات کے کشف کے لیے اس طریقہ کے بزرگوں نے کئی طریقے لکھے ہیں۔ (ص ۱۲۹)

(۲۹/۷۰)

و مرشد را باید کہ بخشوع تمام متوجہ تلقین طالب گردد و در لطائف خود ذکر کردہ بہ ہمت در سمت القائے آن در لطائف طالب نماید۔ (ص ۱۳۱)

اور مرشد کو چاہیئے کہ تمام خشوع کے ساتھ مرید کی تلقین کی طرف متوجہ ہو اور اپنے لطائف میں ذکر کر کے درست ہمت کے ساتھ طالب کے لطائف میں ان کا القا کرے۔ (ص ۱۳۰)

Scanned by CamScanner

(۳۰/۷۱)

لیکن برائے انکشاف دوائر و خطوط معاملات
در سوخ انوار ضروری ست والا عدم تعرض بآں
اکابر باشال ایں پس بیش آنست کہ
بسبب قوت تاثیر ایشاں بر مستفیدین
نفی و نفی النفی طاری مے شد پس مجرد
توجہ ایشاں منعی ازیں اشغال بود۔

(ص ۱۳۲)

لیکن دوائر کے انکشاف اور معاملات کے ظہور
اور انوار کے رسوخ کے لیے اس شغل کا ہونا
ضروری ہے اور اس جیسے اشغال کی ان بزرگوں
کے تصریح نہ کرنے کا یہ سبب ہے کہ ان کی
قوت تاثیر کے باعث مریدوں پر نفی اور نفی
النفی طاری ہو جاتی تھی پس صرف ان کی توجہ اشغال
سے بے پرواہ کر دیا کرتی تھی۔ (ص ۱۳۰ و ۱۳۱)

(۳۱/۷۲)

تا بدیں حصول نفی خواہ بمجرد تاثیر شیخ
باشد خواہ بطریق اکتساب پس انکشاف
دوائر در سوخ انوار خیلے متعذر می نماید
واللہ اعلم بحقیقۃ الحق۔

(ص ۱۳۲)

لیکن نفی کے حاصل ہونے کے سوا دائروں کا
انکشاف اور ان کے انوار کا رسوخ بہت مشکل
معلوم ہوتا ہے خواہ وہ نفی صرف شیخ کی تاثیر
سے حاصل ہو خواہ خود کمانے سے حاصل واللہ
اعلم بحقیقۃ الحق۔

(۳۲/۷۳)

وسبب ترتیب ایں آثار آنکہ بمجرد
ایں مراقبہ صدور تمام حرکات و سکنات
واسباب و مسببات از ذات پاک
حضرت حق منقش خاطر بوجے خواہد

اور ان تاثیرات کی ترتیب کا یہ سبب ہے کہ
اس مراقبہ کی وجہ سے تمام حرکات و سکنات
اور اسباب و مسببات کا صدور اللہ تعالیٰ
پاک ذات کی طرف سے اس طرح اس کے دل

Scanned by CamScanner

شد کہ غفلت از تاثیر واحد ہرگز متعرض
حال او نخواہد گردید۔

(ص ۱۳۶)

میں متحقق ہوگا کہ کسی ایک تاثیر سے اس کو
غفلت نہ ہوگی۔

(ص ۱۳۵)

(۳۴/۷۴)

و این ولایت را ولایت علیا نامند بحسب
آنکہ ولایت ملاء اعلیٰ است و مراد از ملاء اعلیٰ
ملائکہ مدبرات الامر و متلقیان احکام الٰہیہ
اند۔

(ص ۱۳۷)

اور اس ولایت کو ولایت علیا کہتے ہیں اس
لیے کہ یہ ملاء اعلیٰ کی ولایت ہے اور ملاء اعلیٰ
سے وہ فرشتے مراد ہیں جو امر کی تدبیر کرنے والے
اور احکام الٰہیہ کے اخذ کرنے والے ہیں۔

(ص ۱۳۵)

(۳۴/۷۵)

یعنی ظہور علوم ہدایت بوجہیکہ خطا را
دران بوجہ راہ نبود و این معنی در انبیاء
علیہم السلام علی الدوام متحقق می بود حتی
کہ در حالت خواب ہم چہ وجود باجود
ایشان منبع فیوض ہدایت می باشد و
منافع ایشان بخلائق میرسد گو ایشان
را آگاہی نبود۔ (ص ۱۳۷)

یعنی اس طرح سے علوم ہدایت کا ظاہر ہونا کہ ان
میں غلطی کا راہ نہ ہو سکے اور انبیاء علیہم السلام میں
یہ بات ہمیشہ حتیٰ کہ خواب میں بھی موجود ہوتی
ہے کیونکہ ان کا وجود باجود فیوض ہدایت کا
منبع ہوتا ہے اور اگرچہ ان کو خبر نہ ہو لوگوں کو
ان کے منافع پہنچتے ہیں۔

(ص ۱۳۶)

(۳۵/۷۶)

پس انبیاء علیہم السلام دائم در کار و بار

پس انبیاء علیہم السلام ہمیشہ اپنے کام میں

Scanned by CamScanner

خوزند لہذا فیوض ایشان تعلق بہ تجلی
ذاتی دائمی دارد۔ بخلاف ملائکہ کہ مدام
در کار نے مستغرق نمی باشند بلکہ بر
وقت رسیدن حکم و فرمان کارے
بجائی آرند و باز متعطل و منتظر و مستعد
می باشند۔ (ص ۱۳۸)

بلکہ اس واسطے ان کے فیوض تجلی ذاتی دائمی سے
متعلق ہیں فرشتوں کے برخلاف کہ وہ ہمیشہ ایک
کام میں مستغرق نہیں رہتے بلکہ حکم اور فرمان پہنچنے
کے وقت کام بجالاتے ہیں پھر بیکار رہتے اور
منتظر و مستعد رہتے ہیں۔

(ص ۱۳۶)

۱۳۶/۷۶

سوم اقبراست بلحاظ مشابہت کمالات
اولوالعزم از رسل بہمت قویہ است
در باب اہلاک کفرہ و اصلاح مومنین
پس در اہلاک کفار ہمت قویہ مناسب
العزم از رسل نیز دخلے دارد پس قوی
ہمت بخلاف غیر و سائر رسل کہ فقط
اظہار اہوال امت میکنند و بمنزلہ جارح
از جوارح انسانی بہ نسبت ارادہ قہریہ
الٰہیہ کہ باہلاک کفار متوجہ می شود نے
باشند بخلاف اولوالعزم کہ مشابہ جارحہ
می باشند بطور ملائکہ۔

(ص ۱۳۹)

کمالات اولوالعزم کا منشا ہونے کے لحاظ سے
مراقبہ کنندہ اہل تجلی کی سیر کا تیسرا درجہ ہے کفار کے
ہلاک کرنے اور مومنوں کی اصلاح کے بارہ
میں قوی ہمت کو ساتھ باقی رسولوں کے امتیاز
ہو سکتا ہے پس کفار کے ہلاک کرنے میں رسولوں
میں سے اولوالعزم کی قوی ہمت کو بڑا بھاری دخل
ہے رہے تو فقط امت کا حال ظاہر کرتے
ہیں اور کفار کے ہلاک کرنے میں اللہ تعالیٰ
کے قہریہ ارادہ کے لیے اعضائے انسانی
کے جا بجا نہیں ہوتے اور اولوالعزم ملائکہ کی
مانند عضو کے قائم مقام ہوتے ہیں۔

(ص ۱۳۷، ۱۳۸)

Scanned by CamScanner

(۳۷/۷۸)

وشاید این چار در بسر صورت متحقق میگردد اول آنکہ ملک و انسان یعنی رسول فی الجملہ در وساطت برابر بودند۔ دوم آنکہ اصل ملک بود و انسان تابع۔ سوم برعکس آن بود یعنی انسان اصل و ملک تابع و این صورت ثالثہ شایستہ عظیم کہ مختص بجناب خاتم الانبیاست صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ظہور آن کما ینبغی روز بدر شدہ۔ (ص ۱۳۹)

اور رسول کے قائم مقام ہونے کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں اول وہ کہ فرشتے اور اولوالعزم رسول وساطت میں برابر ہوں۔ دوم یہ کہ فرشتے مستقل ہوں اور رسول تابع۔ سوم اس کے برعکس یعنی رسول مستقل ہوں اور فرشتے تابع اور تیسری صورت ایک بڑا درجہ ہے جو جناب خاتم الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مختص ہے اور اس کا ظہور جیسا کہ چاہیئے بدر کے دن ہوا۔ (ص ۱۳۸)

(۳۸/۷۹)

و صحابہ حضار بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نصیبی وافر از ین حقیقت بہ بطفیل معیت خاتم المرسلین حاصل شدہ۔ (ص ۱۳۹)

اور صحابہ میں سے حاضرین بدر کو رضوان اللہ تعالیٰ علیہم حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کے طفیل اس خاصیت سے بڑا حصہ ملا۔ (ص ۱۳۸)

(۳۹/۸۰)

و از درجہ سوم ہمت قویہ در اہلاک معاندہ و تمردان و انعام و اکرام مطیعان و مخلصان اوراخواہند بخشید۔ (ص ۱۳۵)

اور دوسرے درجہ سے نافرمانوں اور سرکشوں کے ہلاک کرنے اور مطیعوں و مخلصوں کے انعام و اکرام کے بارے میں اسے قوی ہمت بخشیں گے۔ (ص ۱۳۸)

Scanned by CamScanner

(۸۱/۴۰)

واین مدعا را با محرم باید دانست ہر اسمے
را از اسمائے الٰہی کہ مراقبہ خواہد کرد تعیینی
از ان خواہد یافت ہر کہ رزاقیت او را
مراقبہ کند واین مراقبہ را بکمال رساند
شانے از رزاقیت در وے جلوہ گر
خواہد شد۔ (ص ۱۳۹)

اور اس مدعا کو عام طور پر جاننا چاہیئے کہ اسمائے
الٰہی میں سے جس اسم کا مراقبہ کرے گا اسی سے
کچھ پالیوے گا جو شخص رزاقیت کا مراقبہ کریگا اور
اس مراقبہ کو کمال تک پہنچائے گا رزاقیت
کی کچھ شان اس میں جلوہ گر ہو جائے گی۔

(ص ۱۳۸)

(۸۲/۴۱)

طالبان تا فہم چون بمقام معرفت ذات
میرسند وسلوک متعارف را باختتام
میرسانند میدانند کہ ما نیز ہم پایہ وہم
مقام اولیائے نظام مثل حضرت
خوث الاعظم وحضرت خواجہ بزرگ
نائب رسول اللہ حضرت خواجہ معین
الدین چشتی وحضرت قطب الاقطاب
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار
کاکی وپیشوائے شریعت وطریقت
حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند و
حضرت امام ربانی قیوم زمانی حضرت

بے کچھ طالب جب معرفت ذات کے
مقام پر پہنچتے ہیں اور سلوک متعارف کو ختم کر
لیتے ہیں، تو جانتے ہیں کہ ہم بھی حضرت غوث
الاعظم اور حضرت خواجہ بزرگ نائب رسول
اللہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور
حضرت قطب الدین بختیار کاکی
اور پیشوائے شریعت وطریقت
حضرت خواجہ بہاؤ الدین رح
نقشبند اور حضرت امام
ربانی قیوم زمانی حضرت
شیخ احمد

Scanned by CamScanner

شیخ احمد مجدد الف ثانی و غیرہم
قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم شدیم و این
مغالطہ ایست صریح و عقیدۂ ایست
نہایت قبیح زیرا کہ درین مقام لنگان کہ
اہل خذلان و بطلان ہم رسند و چوں ایشاں
مقام رسائی آنچنان ہم باشند کجا
دانستہ کہ کمل اساطین بارگاہ قبولیت
ایزدی و سلاطین ممالک عبادت سرمدی
توان نمید۔ شعر

وسوف تری اذا انکشف الغبار
افرس تحت رجلک ام حمار

(۴۲/۸۳)

آری چیزے عظیم و امرے فخیم ست در
حق طالب متشرع کہ فی الحقیقت
ابتدای ترقی و کمال این مقام ست و
این مرتبہ بمنزلہ ابجد خوانی ست و
مراتبے کہ از ابتدائے ذکر تا این جا
شدہ در کمالیکہ مطلوب و مقصود ست
معدود نمی تواند شد۔ (ص ۱۴۳)

تجدد الف ثانی وغیرہم قدس سرارہم اجمعین جیسے
بڑے بڑے اولیاء اللہ کے ہم پایہ اور قائم
مقام ہو گئے اور یہ صریح غلطی اور نہایت
بُرا عقیدہ ہے اس لیے کہ اہل خذلان و بطلان
بھی اس مقام تک تو پہنچ ہی سکتے ہیں اور جب
اس مقام میں ان کی رسائی بھی ہو سکتی ہے تو کس طرح
سے اس مرتبہ کو خدا تعالیٰ کی قبولیت کی بارگاہ
کے بزرگوں اور اس کی عنایت کے ملکوں کے بادشاہوں
کے کمال کا منتہی سمجھ سکتے ہیں۔ (ترجمہ شعر)

قریب ہے کہ تو دیکھے گا جب کہ غبار کھل جائے گا
کہ تیری ران کے تلے گھوڑا ہے یا گدھا (ص ۱۲۳)

ہاں شریعت کے پابند طالب کے حق میں یہ
ایک بڑی چیز ہے کہ دراصل ترقی اور کمال کا آغاز
اسی مقام سے ہوتا ہے۔ اور یہ مرتبہ ابجد
خوانی کے جا بجا ہے اور جو مرتبے ابتداء سے
یہاں تک ذکر کیے گئے ہیں مطلوب و مقصود کمال میں
نہیں گنے جا سکتے۔

(ص ۱۴۲، ۱۴۳)

Scanned by CamScanner

(۴۳/۸۴)

پس لابد کہ این مسافین بارگاہ قبولیت ایزدی را سوائے سلوک متعارف ترقیات و مقامات دیگر بسبب آن ترقیات و مقامات از زمرۂ مقبولان حق گردیدہ بلکہ بسبب امتیاز ایشان در ہمان مقامات امتیاز از سائر مقبولان حاصل نمودہ ایم پس ہمان ترقیات را سلوک ثانی مسمی میسازیم۔

(ص ۱۴۳، ۱۴۴)

پس خود اللہ تعالیٰ کی قبولیت کی بارگاہ کے بزرگوں کے لیے متعارف سلوک کے سوا اور ترقیاں اور مقام جن کی وجہ سے مقبولان حق کے زمرہ سے ہو گئے ہیں بلکہ ان ہی مقامات میں ان کے ممتاز ہونے کے باعث باقی مقبولوں سے انہوں نے امتیاز حاصل کیا ہے پس انہیں ترقیوں کو ہم سلوک ثانی کہتے ہیں۔

(ص ۱۴۳)

سلہ ناظرین کو شاید یہ خیال گزرے کہ یہ تین نمبر بے جوڑ کیوں لکھ دیئے سو بکمال ادب عرض ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت شہید مرحوم ان تمام کمالات کو کمال ہی نہیں گنتے بلکہ یہاں سے اب بحث شروع ہوتی ہے۔ اور کمال اصلی کا چہرہ اب نظر آئے گا۔ اور جو شخص اس مرتبہ پر پہنچ کر اکابران ملت کی برابری کا خیال کرے تو یہ اس کا خیال جہل اور سفت فعلی ہے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان اکابران ملت کے لیے کس کس کمال کے قائل ہوں گے اور ان کے لیے کیسے کیسے مراتب عالیہ اور تصرفات قویہ اور کرامات عالیہ اور خوارق عادات ثابت کرتے ہوں گے اور ان حضرات کے ساتھ حضرت شہید مرحوم کو کیسی عقیدت ہوگی۔ پھر ایسے شخص کو معجزات کرامات خرق عادت تصرف عقیدت افاضہ فیوض و برکات و قوت و ہمت و اجابت دعا وغیرہ وغیرہ کا منکر قرار دے کر دیانت نجدی فضال و مضل قرار دینا کس قدر ظلم

Scanned by CamScanner

(۴۴/۸۵)

والتائیکہ در زبان صوفیاء برائے این مقامات مقرر ست منتہائے آن قطب ارشاد ست کہ واسطہ افاضت رحمت الٰہی بود ہر چہ فایض بود بواسطہ اش باشد۔ (ص ۱۴۴)

اور صوفیاء کی زبان سے جو القاب ان مقامات کے واسطے مقرر ہیں ان کا منتہیٰ قطب الارشاد ہے جو رحمت الٰہی کے افاضہ کا واسطہ ہوتا ہے جو کچھ پہنچتا ہے اسی کے ذریعہ سے پہنچتا ہے۔ (ص ۱۴۴)

(۴۵/۸۶)

خلیفۃ اللہ آن کسی ست کہ برائے انجام جمیع مہام امور مقرر کردہ باشند نائب سازند دہر کہ این چنیں نباشد پس وے خلیفۃ اللہ نیست اگرچہ ایشاں کاریکہ از دست خلیفۃ اللہ سرانجام میشود از دست دیگرے سرانجام میکنانند فاما آن دیگرے خلیفہ نے باشد

خلیفۃ اللہ وہ ہے جس کو تمام مہموں کے فیصلہ کے واسطے نائب کی مانند مقرر کریں اور جو ایسا نہ ہو پس وہ خلیفۃ اللہ نہیں۔ اگرچہ کبھی جو کام کہ خلیفۃ اللہ کے ہاتھ سے برانجام پاتا ہے دوسرے کے ہاتھ سے کرا لیتے ہیں لیکن وہ دوسرا خلیفہ نہیں ہوتا ہاں وہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۵)

سے معلوم خواتین بزرگوں کی اور کیا جانتے ہیں ہم نے خواتین کی طرح فقط تعداد زیادہ کرنے کے لیے عبارتوں کی جرتی نہیں کی کوئی مناسب قلم اٹھا کر دیکھ لیں ہاں بعض عبارات صریح بعض اصریح بعض میں قدرے عقل صرف کرنے کی ضرورت ہے مگر بیکار انشاء اللہ تعالیٰ کوئی عبارت نہیں ۱۲ منہ مدظلہ

Scanned by CamScanner

آرے صاحب خدمت بادریب
ے بود۔ (ص ۱۵۴)

شخص بلا شک صاحب خدمت ہوتا ہے۔
(ص ۱۵۴)

(۴۶/۸۷)

دیگر آنکہ حق جل و علا بسبب عنایت
خود بسوئے آں عزیز از غیب الغیب
لطیفہ بروئے کار آرد کہ موجب حفظ
آں طالب گردد و ایں لطیفہ بوجہ
من الوجوہ منسوب بآں عزیز شود گو کہ
آں عزیز اصلا بریں معاملہ اطلاعے
نداشتہ باشد بلکہ ظہور ایں لطیفہ بروجہے کہ
منسوب بآں عزیز باشد بمحض برائے زیادت
وجاہت آں عزیز از پردۂ غیب ہویدا شدہ۔
(ص ۱۵۸)

اور دوسرا وجہ یہ ہے کہ حق جل و علا اس
سبب سے کہ اس بزرگ پر بڑی عنایت رکھتا
ہے غیب الغیب سے ایک لطیفہ ظاہر فرماتا
ہے جو اس طالب کی حفاظت کا سبب ہوتا
ہے اور یہ لطیفہ بوجہ من الوجوہ اس بزرگ کی
طرف منسوب ہوتا ہے اگرچہ اس عزیز کو اس
معاملہ پر مطلق اطلاع نہ ہو بلکہ اس لطیفہ کا اس طور
پر ظاہر ہونا کہ اس بزرگ کی طرف منسوب ہو محض
اس بزرگ کی زیادت وجاہت کے لیے پردۂ
غیب سے ظاہر ہوتا ہے۔ (ص ۱۵۸)

(۴۷/۸۸)

چنانکہ منقول ست کہ حضرت یوسف
علیہ السلام چوں با زلیخا در خلوت تنہا
شد عشق آں عاشقہ تباہ حال بلاح حصول
وصل گردید صورت حضرت یعقوب
علیہ السلام انگشت خود را بدنداں گزتہ

جیسے منقول ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام
جب زلیخا کے ساتھ خلوت میں تنہا ہوئے
اور اس عاشقہ تباہ حال نے حصول وصل میں طمع
کیا تو اسی وقت حضرت یعقوب علیہ السلام
کی صورت دانتوں میں انگلی دیئے ہوئے

Scanned by CamScanner

پیش روئے یوسف علیہ السلام بوید
گردید و باعث برہم شدن آن معاملہ
شد حالانکہ حضرت یعقوب علیہ السلام
اصلا بر حال یوسف علیہ السلام خبر نداشتند
بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام بصورت
حضرت یعقوب علیہ السلام ظاہر شد و
آن معاملہ را برہم زدند۔

(ص ۱۵۸)

حضرت یوسف کے سامنے ظاہر ہوئی اور اس
معاملہ کے درہم برہم ہو جانے کا سبب
بن گئی حالانکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو
یوسف علیہ السلام کے حال سے مطلق خبر نہ تھی
بلکہ جبرئیل علیہ السلام نے (بہ حکم خداوندی)
حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت میں ظاہر
ہو کر اُس معاملہ کو توڑ دیا۔

(ص ۱۵۹)

(۸۸/۸۹)

شما اگر مراقبہ خلت کردہ است او را
وجاہتے در ملاء اعلیٰ بہم میرسد۔

(ص ۱۶۸)

شما اگر مراقبہ خلت کیا تو اسے ملاء اعلیٰ میں ایک
قسم کی وجاہت حاصل ہوتی ہے۔

(ص ۱۶۸)

(۸۹/۹۰)

اگرچہ او را پایہ عرض حاجات بہم رسیدہ
است بحدیکہ بنظر عنایات ربانی و
کفایت یزدانی دعائے او واجب
الاجابت و تعوذ او واجب القبول
گردد۔

(ص ۱۷۳)

اگرچہ اس حد تک ان کو عرض حاجات کا رتبہ
حاصل ہو گیا ہے کہ نظر عنایات ربانی اور کفایت
رحمانی کے سبب ان کی دعا واجب الاجابت
اور ان کا تعوذ واجب القبول ہو گیا ہے۔

(ص ۱۷۴)

Scanned by CamScanner

(۵۰/۹۱)

وقومے دیگر در عرض حاجات و استدلال مشکلات و طلب مرغوبات و استرداد مکروہات و سعی در شفاعات بنا بر استحکام علاقہ عبودیت و اظہار حاجت و شعار بندگی ست و بنا بر رحمت بر اہل اضطراب ذوی الحاجات چالاک و سرگرم نے باشند

(ص ۱۷۳)

اور دوسری قوم عرض حاجات اور دعائی حل مشکلات اور طلب مرغوبات اور دعا سے دفع مکروہات اور شفاعات میں سعی کرنے میں بنا بر استحکام علاقہ عبودیت اور اظہار حاجت کے بوبندہ ہونے کا شعار ہے اور اہل اضطراب اور ارباب حاجات پر رحمت اور شفقت کرنے کے لیے چست و چالاک اور سرگرم ہوتے ہیں (ص ۱۷۳)

(۵۱/۹۲)

وقومی دیگر ہم مشرب فریق ثانی نے باشند کہ در دل ایشان اقتضائے طلب مرغوبات و استدلال مشکلات و شفاعت ذوی الحاجات سرائت میشود لیکن بسبب کمال تادب و غایت اعتماد بر کفالت حضرت حق باوجود کمال اعتقاد باحاطہ علم ازلی بسرائر اشیاء و بواطن امور بلسان حال اکتفا کردہ زبان قال را در اکثر احوال نمی آرند کہ حسبی سوال علمہ بحالی بیان شان امثال این میان

اور تیسری قوم بھی فریق ثانی کی ہم مشرب ہوتی ان کے دل میں طلب مرغوبات اور استدلال مشکلات اور شفاعت ذوی الحاجات کی خواہش پیدا ہوتی ہے لیکن بسبب کمال ادب کے اور کفالت حق سبحانہ تعالیٰ پر اعتماد کرکے باوجود کمال اس اعتقاد کے کہ علم ازلی تمام اشیاء کے اسرار اور باطن کو محیط ہے زبان حال پر اکتفا کرکے اکثر اوقات زبان قال کو کام میں نہیں لگاتے (ترجمہ) میرے سوال سے مجھ کو یہ کافی ہے کہ وہ میرے حال سے آگاہ ہے۔ اس قسم کے بزرگوں کی شان

ست۔ (ص ۱۷۳، ۱۷۴)

(۵۲/۹۳)

وحق جل وعلا البتہ دعائے ایشان قبول
فرماید و حوائج تلبیہ ایشان را انجاح
نماید باین وجہ کہ مقتضائے تلبی ایشان
خود بخود بلا تقریب بروئی کار مے آرد
و ایشان را بلکہ سائر حضائی محافل قرب
را مطلع می سازد کہ ایجاد این امر محض
برائے ارضائے ایشان و تنفیذ مقتضائے
تلبی ایشان متحقق گردیدہ و این امر باعث
مزید اعتبار و مورث کمال افتخار ایشان
می گردد و ایشان را وجاہتے بس رفیعہ
بسبب این معاملہ در امثال ہمقران نحو
مے آید۔ (ص ۱۷۴)

بیان ہے۔ (ص ۱۷۴)

اور حق جل وعلا البتہ ان کی دعائی حال قبول فرماتا
ہے اور ان کی دلی حاجات روا فرماتا ہے باین
طور کہ ان کے مقتضائے دلی کو خود بخود بلا
تقریب ظاہر کر دیتا ہے اور ان کو بلکہ تمام
بزرگان محفل قرب کو اس امر پر مطلع فرماتا ہے
کہ اس امر کا ایجاد محض ان کی رضامندی اور ان کی
دلی خواہش کے پورا کرنے کے لیے ہوا ہے
اور یہ امر ان کے زیادت اعتبار اور کمال افتخار
کا باعث ہوتا ہے اور اس معاملہ کے سبب
سے اپنے اقران اور امثال میں ان کو بہت
بڑی وجاہت حاصل ہوتی ہے۔

(ص ۱۷۴، ۱۷۵)

(۵۳/۹۴)

اگرچہ تفضیل یک فرد ازیں فرق شوشہ بر
فرقین انوعیتین من جمیع الوجوہ۔ غلط محض
و خطائے صریح است۔

ہر گلے را رنگ و بوئی دیگر است

اگرچہ ان دونوں فرقوں میں سے ایک گروہ کو دوسرے
گروہوں پر من جمیع الوجوہ فضیلت دینا غلط
محض اور خطا صریح ہے۔ (ترجمہ مصرع)

ہر پھول کی رنگ و بو جداگانہ ہے

Scanned by CamScanner

لیکن قوم ثالث را بنظر ازدیاد اعتبار
وجاہ در علا اعلیٰ بر قوم ثانی فضیلتے کہ
ہست بر ہیچکی از اہل فطانت پوشیدہ
نیست و ہم چنیں قوم ثانی را بنظر ظہور
مقتضیات علاقہ عبودیت و حصول
مقام رسالت فیما بین رب و خلقہ
و وصول فیوض غیبیہ بجمہور ناس بسبب
سعی ایشان و شفاعات بر قوم اول
فضیلتے کہ ہست بر ہیچکی از عقلا پوشیدہ
نیست واللہ اعلم عند اللہ۔

(ص ۱۷۴)

لیکن علا اعلیٰ میں زیادہ اعتبار اور وجاہت پر
نظر کر کے تیسری قوم کو دوسری پر ایسی فضیلت
حاصل ہے جو اہل فطانت میں سے کسی پر مخفی
نہیں ہے اسی طرح بدین لحاظ کہ قوم ثانی کے
لیے علاقہ عبودیت کے مقتضیات تامہ ہیں اور
ان کی سعی و سفارش سے عام لوگوں کو فیوض غیبیہ
پہنچتے ہیں رب اور خلقت کے درمیان ان کو
وسیلہ ہونے کا مقام حاصل ہے قوم ثانی کو قوم
اول پر فضیلت حاصل ہے جو کسی عاقل پر پوشیدہ
نہیں واللہ اعلم عند اللہ۔

(ص ۱۷۵)

(۵۴/۹۵)

اگر چہ عادت اللہ بر ہمیں قانون جاری
شدہ است کہ مضامین کتاب و سنت
بعد تحصیل کتب عربیہ و فنون ادبیہ بدست
مے آید۔ اما بعضے نفوس کاملہ را بطریق
خرق عادت اولاً بر ہان مضامین لطیفہ
اطلاع می بخشند و آن را در اصطلاح
قوم علم لدنی می خوانند۔ (ص ۱۷۶)

اگر چہ عادت اللہ اس قانون پر جاری ہے کہ
کتاب و سنت کے مضامین کتب عربیہ اور
فنون ادبیہ کی تحصیل کرنے کے بعد حاصل ہوتے
ہیں لیکن بعض نفوس کاملہ کو بطریق خرق عادت
پہلے پہل ان مضامین لطیفہ پر اطلاع بخشتے ہیں
اور اس کو اصطلاح قوم میں علم لدنی کہتے ہیں۔

(ص ۱۷۷)

Scanned by CamScanner

(۵۵/۹۶)

اما نسبت قادریہ و نقشبندیہ پس بیانش
آن است کہ بسبب برکت بیعت و یمن
توجہات آن جناب ہدایت مآب
روح مقدس جناب غوث الثقلین
و جناب حضرت خواجہ بہاؤ الدین رح
نقشبند متوجہ حال حضرت ایشان گردید
تا قریب یک ماہ فی الجملہ تنازعے در
مابین روحین مقدسین در حق حضرت
ایشان ماندہ زیرا کہ ہر دو احداز ہر دو
امام تقاضائے جذب حضرت ایشان
بتمامہ بسوئے خود می فرمود۔ (ص ۱۷۶)

(۵۶/۹۷)

تا این کہ تنازع وقوع مصالحت
بر شرکت روزے ہر دو روح مقدس
بر حضرت ایشان جلوہ گر شدند و تا
بر نفس نفیس حضرت ایشان توجہ قوی و
تاثیر زیادہ می فرمودند تا این کہ در
ہمان یک پاس حصول نسبت حضرت

لیکن نسبت قادریہ کا بیان تو اس طرح ہے کہ
حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز
کی بیعت کی برکت اور آنجناب ہدایت مآب
کی توجہات کے یمن سے جناب حضرت غوث
الثقلین اور جناب خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کی ارواح
مقدس آپ کے متوجہ حال ہوئی اور قریبا عرصہ
ایک ماہ تک آپ کے حق میں ہر دو روح مقدس
کے مابین فی الجملہ تنازع رہا کیونکہ ہر ایک ان
دونوں حال مقام اماموں سے اس امر کا تقاضا
کرتا تھا کہ آپ کو بتمامہ اپنی طرف جذب
کرے۔ (ص ۱۷۷)

تا آنکہ تنازع کا زمانہ گذرنے اور شرکت پر صلح
کے واقع ہونے کے بعد ایک دن ہر دو روحیں
مقدس آپ پر جلوہ گر ہوئیں اور قریبا ایک پہر
کے عرصہ تک وہ دونوں امام آپ کے نفس
نفیس پر توجہ قوی اور پُرزور اثر ڈالتے رہے پس
اس ایک پہر میں ہر دو طریقہ کی نسبت آپ کو

Scanned by CamScanner

ایشان گردید۔ (ص ۱۷۷)

(۵۷/۹۸)

واما نسبت چشتیہ پس بیانش آنکہ بعضے
حضرت ایشان بسوئی مرقد منور حضرت
خواجہ خواجگان قطب الاقطاب بختیار
کاکی قدس سرہ العزیز تشریف فرما شدند
و بر مرقد مبارک ایشان مراقب نشستند
درین اثنا بروج پر فتوح ایشان ملاقات
متحقق شد و آنجناب بر حضرت ایشان
توجہے بس قوی فرمودند کہ بسبب آن
توجہ ابتدائی حصول نسبت چشتیہ
متحقق شد الخ (ص ۱۷۷)

نصیب ہوئی۔ (ص ۱۷۸)

لیکن نسبت چشتیہ پس بیان اس کا یہ ہے کہ ایک
دن آپ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ قطب
الاقطاب بختیار کاکی قدس سرہ العزیز کے مرقد
منور کی طرف تشریف لے گئے اور ان کے
مرقد مبارک پر مراقب ہو کر بیٹھ گئے اس اثنا میں
ان کے روح پر فتوح سے ملاقات حاصل ہوئی
اور آنجناب یعنی حضرت قطب الاقطاب نے
آپ پر نہایت قوی توجہ کی کہ اس توجہ کے
سبب سے ابتدا حصول نسبت چشتیہ کا
ثابت ہو گیا الخ (ص ۱۷۷، ۱۷۸)

(۵۸/۹۹)

کہ مقصود ازیں کلام تفضیل سالک راہ
نبوت است بر سالک طریق ولایت بلکہ
مقصود ازین کلام این ست کہ در نفس
سالک راہ نبوت نورے قدسی
حادث میشود کہ بسبب آن نور ادراک
نسبت ہر صاحب نسبت کو گرا ہی د

کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ اس کلام سے اس طریق
ولایت پر سالک راہ نبوت کو فضیلت دینا
مقصود ہے بلکہ اس کلام سے مقصود یہ ہے کہ
سالک راہ نبوت کے نفس میں ایک نور قدسی
پیدا ہو جاتا ہے کہ اس نور کے سبب سے
ہر صاحب نسبت کی نسبت کو اگر چہ اس سے اعلیٰ د

Scanned by CamScanner

انفس باشد میتوان کرد۔

(ص ۱۷۸)

۵۶/۱۰۰

و آثار رضامندی حضرت حق در ولایت
کفالت دلیل علمی بر جانب ولی ک پیدا
میکند مثلاً در منام مے بیند کہ از جانب
حق جل و علا یا از جانب ملائکہ عظام
یا انبیاء کرام یا اولیائے ذوی الاحترام
امرے سرانجام چیزے میشود الخ

(ص ۲۵)

(۶۰/۱۴۱)

الا نجد تنبیہ جہال زمانہ است کہ ولایت
از مقتضیات عقلیہ شمردہ و منحصر بر اویس
این اُمت داشتہ قائل بانقطاع
آن مثل انقطاع نبوت شدہ است
والسلام علی من اتبع الہدیٰ والحمد للہ اولاً
و آخراً و ظاہراً و باطناً و صلی اللہ علی خیر
خلقہ محمد و آلہ و صحبہ و سلم۔

(ص ۱۷۸)

افضل ہو ادراک کرسکتا ہے۔

(ص ۱۷۸)

اشہر جل جلالہ کی رضامندی اور اس کی ولایت
کے نشان اس پر ظاہر کرتے ہیں مثلاً وہ خواب
میں دیکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یا
فرشتوں یا پیغمبروں یا ولیوں کی طرف سے
کسی چیز کے سرانجام دینے کا حکم ہوتا ہے الخ

(ص ۲۴)

❖ ❖ ❖

اور جہلاء کے زمانہ کے جاہلوں کو تنبیہ کرتا ہے کہ
انہوں نے ولایت ربانی کو مقتضیات عقلیہ سے شمار
کرکے اویس اُمت پر منحصر سمجھ کر انقطاع نبوت کی طرح
ولایت کے انقطاع کے قائل ہو گئے ہیں اور
سلام اُس پر جو ہدایت کا تابع ہو اور حمد اول و آخر
کی اور ظاہر و باطن کی سب خدا تعالیٰ کے لیے ہے اور رحمت
کرے خدا تعالیٰ بہترین خلقت محمد ﷺ اور ان کی آل اور
اصحاب پر اور سلام۔ (ص ۱۷۸)

Scanned by CamScanner

حضرات یہ ایک سو ایک عبارات صرف دو چھوٹے چھوٹے رسالے منصب امامت اور صراطِ مستقیم کی ہیں۔ جن کے ترجمے بھی طبع ہو گئے ہیں اور یہ عبارتیں اصل اردو ان کے تراجم مطبوعہ سے منقول ہیں۔ ایک دو لفظ کا تغیر تراجم مطبوعہ سے کہیں کہیں ہے ورنہ بجنسہٖ انہیں کی عبارتیں نقل کی ہیں اور شک دفع کرنے کے لیے اصل عبارت فارسی بھی نقل کر دی ہے۔

اکثر جگہ ایسا بھی ہوا ہے کہ جو عبارت مسلسل ہے اس کے ٹکڑے کئے گئے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا ہر ایک جزو مضامین مطلوبہ کے ثابت کرنے میں مستقل یا غیر مستقل ہے فقط تعداد کا زیادہ کرنا مقصود نہیں۔

قاضی بریلوی کی طرح خیانت نہیں کی کہ چند جگہ کی عبارتوں سے مفید مدعی ایک مسلسل عبارت بنالی اور مضمون کفری گھڑ کر ایک ناکردہ گناہ کی تکفیر کر دی اور اس کا اشارہ تک نہ کیا کہ عبارت چند جگہ کی تراشیدہ ہے۔

اب خواتین اور ان کے معتقدین کی ایمانداری دیکھنا ہے کہ ان عبارات کا کیا جواب اور کس طرح دیتے ہیں۔

یہ عبارتیں وہ ہیں کہ خواتین اور اکثر حامیان بدعت شنیعہ کو حرف بحرف پڑھا ہوگا۔ اس غرض سے کہ کوئی اعتراض شہید مرحوم پر جڑ دیں۔ مگر ذرہ بھر کی خیانت اور بددیانتی نہ پائے گا جس سے معلوم ہو جائے گی۔ اب ناظرین ہماری عرض کو توجہ سے سنیں۔ واللہ تعالیٰ ہو المستعان۔

ان عبارات مذکورہ میں حضرت قامع بدعت نے اصل مذکورہ کو بیان فرمایا ہے۔ جن کے نمبر بھی حاشیہ میں بغرض سہولت لکھ دیئے ہیں۔ باقی تفصیل وار ہر عبارت کے

Scanned by CamScanner

صفحات ناظرین خود ہی ملاحظہ فرمائیں گے ہمیں تو یہاں اہل بدعت کی علمیت اتباعیت لیاقت وغیرہ وغیرہ ناظرین کو دکھانی ہے۔ اور یہ بتانا ہے کہ تقویۃ الایمان کی بابت کیا لکھا ہے اور یہ بدقسمتی تھی اس کی تقویت ایمان کیا کرتے تھے واقعی ان کے لیے ایسی ہی ہوگی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عقائد تو ان میکھوں کے پہلے ہی سے خراب تھے مگر انسان تہذیب اور اخلاقی ایمان بھی ان کا تقویۃ الایمان کے ساتھ ضرر رہا۔ جو مضمون سو سے زیادہ جا توں کی ہو ہو ہو اس کا چھپانے والا اور انکار کرنے والا اگر کافر حق پوش نہ ہوگا تو اور کون ہوگا۔ جو ایمان کی بات کو کفر کی بات اور ضلالت اور گمراہی نجدیت اور وہابیت کہے تو اس نے کیا کافروں کا سا فعل نہ کیا الا لعنۃ اللہ علی الظالمین۔ جس کو آج خود ہی کفر کہیں کل وہی ایمان تھا ہے

ننگ دود کفر از ایمان شان

۱۔ انبیاء علیہم السلام کے لیے جو کمالات ثابت ہیں وہی کمالات اولیائے کرام میں بھی حسب استعداد و قابلیت اظلال اور عکس کی طرح پر موجود ہوتے ہیں وہاں بالاصالت ہوتے ہیں تو یہاں بالتبع وہاں اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں تو یہاں درجہ نبوت سے کم۔

۲۔ انبیاء علیہم السلام و اولیائے کرام کو جمیع افراد انسانی سے ایک خاص امتیاز ہے جس کی بنا پر نبوی ولی گو خاتم الاولیاء ہو۔ اولیٰ نبی علیہ السلام کے رتبہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا اور کوئی

لہ ملاحظہ ہو حیات طیبہ ۱۲۷، ۱۲۸، ۲۳۰، ۲۳۱ ناشر مؤلف

ھ تقدیر فریاد قید الحیثیۃ ۱۲ ناشر مؤلف

Scanned by CamScanner

غیر ول ول کے مرتبہ کو حاصل نہیں کر سکتا جس کی تفصیل تمام جلدات مذکورہ میں فرمائی ہے اور وہ بھی گویا دریا میں سے ایک قطرہ اور میدان سے ایک ریزہ اور ایک ذرہ بھوسی شہید مرحوم پر یہ الزام لگانا کہ وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام کی تعظیم نہیں کرتے سب کو برابر کہتے ہیں۔ جنات، بھوت، پری، دیو، شیاطین عامہ بنی آدم کے برابر کر دیا کس قدر انصاف ہی سے نہیں بلکہ انسانیت سے بھی بعید ہے۔ آج اگر خدا چاہے اولئک کالانعام بل ہم اضل کا مصداق نہ بنا دیا ہو تو پھر کہنا اور اس پر رونا یہ کہ ہائے منطق تو ہم نے پڑھی تھی مگر دو بندوں کو کیوں لگی۔

۳۔ وہ[1] بزرگوار ان عالم اجسام ان خدا خلاصہ خلق غایت تخلیق صاحبان ہمت تو یہ ہیں۔ اگر تمام ارباب ہم کی ہمتوں کو بھی ملایا جائے تو شاید ان میں ان کی ہمت کے قریب بھی نہ پہنچے چہ جائیکہ مساوی چہ جائیکہ اعلیٰ ان کی ہمتیں ابواب بستہ کی کنجیاں ہیں۔ عالم خلق و تکوین میں ان کی ہم عالیہ کو اثر ہے ان کی ہمتیں نہ متوجہ ہوں تو بہت سی اشیاء کا ظہور ہی نہ ہو ان کی ہمتوں سے بڑے بڑے امور سرانجام پاتے ہیں۔ ان کی ہمتوں سے افاضہ ہمت ارباب ہم ہے ظاہری اسباب کو جیسے اپنے مسببات کے ساتھ تعلق اور مسببات کا وجود اُن پر موقوف ہے۔ ایسے ہی وہ بھی عالم تکوین کے موقوف علیہا ہیں۔

۴۔ ان[2] کی دعا بارب مستجاب۔

---

[1] ملاحظہ ہو جلدات نمبر ۲، ۴، ۷، ۱۵، ۲۰، ۲۲، ۲۳، ۲۶، ۲۹، ۳۰، ۶۱، ۶۵، ۶۶، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۸، ۸۰، ۸۶، ۸۹، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۱۰۲ مقدمہ نظر۔ جلد ۱۰۳ پر

[2] ۲۵۴

۵۔ جو ان کا محبوب وہ خدا کا محبوب۔

۶۔ جو ان کا دشمن وہ خدا کا بھی دشمن۔

۷۔ ان کی محبت رافع درجات۔

۸۔ ان کا توسل وسیلۂ نجات۔

۹۔ ان کی اتباع رافع بلیات۔

۱۰۔ وہ حبیب رب العالمین۔

۱۱۔ وہ ملائکہ مقربین میں معزز۔

۱۲۔ ان کی اتباع میں مقبولیت کا انحصار۔

۱۳۔ ان کی در سے نزول رحمت غفار۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۷)

لہ عبارات نمبر ۱، ۴، ۶، ۱۰، ۳۱، ۲۲، ۲۶، ۵۲، ۹۰، ۹۱، ۹۳، ۱۲ مسئولہ مذکورہ السوال۔

(حاشیہ صفحہ ۱۲۸)

لہ ملاحظہ ہو عبارت نمبر ۱، ۱۲ مسئولہ مذکورہ السوال

لہ " " " " "

لہ " " " " "

لہ ملاحظہ ہو عبارت نمبر ۱، ۲ مسئولہ

لہ ملاحظہ ہو عبارات نمبر ۱، ۴، ۶، ۱۲ مسئولہ

لہ " عبارت نمبر ۲، ۲ مسئولہ بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۹ پر

Scanned by CamScanner

۱۴۔ وہ[۱] خلق کے راہنما اور ہادی۔

۱۵۔ وہ[۲] عباد اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان بوجہ فیض کے واسطہ فیض ربانی انہیں بزرگواروں کے ذریعہ واسطہ اور وسیلہ سے بندوں پر ہوتا ہے۔

۱۶۔ ان[۳] کی صحبت کیمیائی حصول سعادت جاودانی۔ غایت حیات نتیجہ زندگانی، اس سے آتش تجرید و تفرید حاصل، آلائش بشریت زائل، عمر بھر کے زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت سے جو نہ ہوا ہے وہ وہاں ماہ و سال میں نہیں ان کی آن میں حاصل ؎

یک زمانہ صحبتے با اولیاء

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

۱۷۔ خوارق[۴] عادت کا بطریق معجزہ و کرامت ان سے صدور معروف و مشہور بلکہ تواتر۔ ان کا منکر ملعون زندیق بے ایمان خالص کافر۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۸)

[۱] ملاحظہ ہو عبارت نمبر ۱۹، ۲۱، ۲۲ منہ

[۲] ملاحظہ ہو عبارات نمبر ۳، ۱۵، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۴۶، ۶۴، ۱۲ منہ

(حاشیہ صفحہ ۱۲۹)

[۳] ملاحظہ ہو عبارات نمبر ۲، ۴، ۱۵۵، ۱۷۵، ۱۸۱، ۱۲ منہ

[۴] ملاحظہ ہو عبارات نمبر ۲، ۱۹، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۴۴، ۵۷، ۵۸، ۸۷، ۱۲ منہ

[۵] ملاحظہ ہو عبارات نمبر ۸، ۹، ۱۳۱، ۲۱، ۲ منہ

Scanned by CamScanner

۱۸۔ ان[۱] حضرات کی توشان نہایت ہی اعلیٰ وارفع ہے جنات وعفاریت مذریات شیطان سے بھی خوارق عادت ثابت۔

۱۹۔ ان[۲] حضرات کے ذریعہ اور واسطہ سے نزول امطار نمو اشجار سرسبزی نباتات بقاء انواع حیوانات آبادی قری وامصار۔ انقیاد اور فقراء کے حالات میں تغیر وتبدل چھوٹے بڑوں میں ترقی وتنزل، لشکروں کا تفرق واجتماع، بلاؤں اور وباؤں کا اندفاع علاوہ ازیں جملہ تغیرات عالم میں حکیم مطلق نے ان کو واسطہ بنایا ہے۔ حل مشکلات ودفع بلیات تو ان حضرات کا ادنیٰ کام ہے۔

۲۰۔ دشمنوں[۳] کو ہلاک اور برباد، دوستوں کو آباد اور شاد کرنا بھی اس مقدس جماعت کا کام ہے۔

۲۱۔ ملائکہ[۴] کی جس طرح دو قسمیں ہیں بلاواسطہ اعلیٰ اور مدبرات امر اور تمام نظام عالم اُن کے واسطہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۹)

[۳] ملاحظہ ہوں نمبر ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۰۰، ۱۰۳، ۱۵، ۲۳، ۲۶، ۴۳، ۶۳، ۶۸، ۷۰، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰ صفحہ

(حاشیہ صفحہ ۱۳۰)

[۱] ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۱۲، ۱۳ صفحہ

[۲] ملاحظہ ہوں عبارات نمبر ۲۴، ۵۰، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۱، ۳۲، ۴۰، ۴۶، ۵۸، ۵۹، ۷۵، ۸۵، ۸۲، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۱۲۱ صفحہ وخطر العالی۔

[۳] ملاحظہ ہوں عبارات نمبر ۲۲، ۲۵، ۲۸، ۲۹، ۳۱، ۴۲، ۵۰، ۵۱، ۵۳، ۷۷، ۷۸، ۸۰ صفحہ

[۴] ملاحظہ ہوں عبارات نمبر ۳۶، ۳۷، ۳۹، ۵۲، ۵۹، ۷۷، ۸۱، ۹۱، ۹۶، ۱۲۱ صفحہ

Scanned by CamScanner

سے ہوتا ہے۔ ان حضرات بزرگواروں خلاصہ موجودات کی بھی دو قسمیں ہیں جن کے ذریعہ واسطہ وسیلہ سے تمام نظام عالم ہوتا ہے۔

۲۲۔ واقع[1] میں ایک قسم کا ان حضرات کو عالم میں تصرف بھی حاصل ہے اور قدرت بھی جس کی بناء پر غلبہ حال میں یا اس معنی مجازی در مجاز کے لحاظ سے اپنے کو عالم میں متصرف اور اپنی قدرت کو ظاہر فرماتے ہیں۔

۲۳۔ یہ[2] حضرات بمنزلہ جارحۃ اللہ تعالےٰ ہیں۔ سب کچھ کرتے بھی ہیں۔ اور کچھ بھی نہیں کرتے۔

۲۴۔ رضائے[3] حق میں اپنی عزت و ذلت کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے گویا عالم کے ایک معنی کر دست و پا ہیں اور خود بالکل بے دست و پا ہیں ؎

با کارم تو بے کارم!

انہیں کا مبارک حال ہے۔ رضوان اللہ تعالےٰ و صلوٰتہ و سلامہ علیہم اجمعین۔ اللھم احشرنا فی زمرتھم آمین۔

۲۵۔ خداوند[4] عالم نے اپنی حکمت بالغہ سے اسباب اور مسببات میں عادۃً ربط پیدا کر دیا ہے اور وجود مسببات میں اسباب کو اثر دیا ہے۔

---

[1] عبارات نمبر ۲۳، ۴۴، ۴۵، ۶۰، ۴۵، ۶۲، ۶۳، ۸۹، ۱۱۲ سنہ

[2] عبارات نمبر ۹، ۱۷، ۸۱، ۱۲ سنہ

[3] عبارت نمبر ۲۵، ۳۰ سنہ

[4] عبارات نمبر ۷، ۱۰، ۱۱، ۳۲، ۵۵، ۷۳، ۱۷ سنہ

یہ بالاجمال ربع صدی مضامین کی فہرست ہے جو ایک سو ایک عبارات مذکورہ میں صراحۃً یا الی کے قریب قریب مذکور ہیں اور جس قدر مضامین میں شہید مرحوم کی مراد ہوں گے وہاں تک رسائی پر تو خیال بھی محال ہے۔

اے بدبخت ملعونہ تو کہاں ہے آج تجھے طاعون ہو کر رہے گا یا ہیضہ میں مبتلا ہو گی وہ تیرے فرزند جن کو تو نے سنت سید الابرار صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی مخالفت کے ناپاک پستان سے شرک و کفر، محرمات و مکروہات کا نجس دودھ پلا کر پالا تھا۔ کہاں ہیں، کیا آج وہ تجھ پر اور تو ان پر نوحہ نہ کرے گی۔ کیا تو ماں اور وہ سپوت پوت اماں ہاویہ میں نہ گرو گے۔ اگر آج شرم و حیا ہو گی تو وہ مر جائیں گے جنہوں نے علم و فضل کے ساتھ زہد و تقوے ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے القاب تصنیف کئے تھے۔

مجھے خدا چاہے بہ برکت سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم دیکھنا ہے کہ تیرے بمددِ تازہ حاضرہ اور صاحب حجت قاہرہ کیسے ہیں۔ دیکھو نور سنت یوں چمکتا ہے اور ظلمت بدعت یوں دفع ہوتی ہے۔ تو اپنے اکلوتے فرزند دلبند فاضل احمد رضا خان صاحب کو آج آواز دے دیکھئے آج تیری آواز بھی پہنچتی ہے یا نہیں۔

او مردود ملعون تیرا دودھ ہی ضعیف و کمزور ہے جوانی ہی میں تیری اولاد مرتی ہے اور دودھ تے ہی ٹھوکر کھاتی ہے۔ جیسی تو ویسی ہی تیری اولاد۔

ہم بفضلہ تعالے نہ جھوٹ بولتے ہیں نہ غصہ میں گالیاں بکتے ہیں۔ ہم جو کہیں گے بفضلہ تعالے سچ کہیں گے تو سُن اور ہماری داد دے۔ اور آج اپنی قسمت

Scanned by CamScanner

اور تمام خاندان کو رد۔

فاضل بریلوی نے "الکوکبۃ الشہابیۃ" لکھ کر حضرت شہید مرحوم کا مسترد بہ سے کفر ثابت کیا ہے اور جزماً قطعاً یقیناً تمام علمائے کرام، فقہائے ذوی الاحترام کے نزدیک کفر ثابت کر کے از سر نو توبہ کرائی۔ کلمہ اسلام پڑھنا لازم کہا۔ مگر اس رسالہ میں منہ کے بل گرے اور ایک سطر کے بعد خود ہی ان کے اسلام کے قائل ہو گئے،

جس کی وجہ سے وہ کفر قطعی اقراری مسلم لازم آیا جس کو آج تک نہ اٹھا سکے اندرے بچے چھوٹے بڑے، مرد عورت، عزیز و قریب، مرید و معتقد ماس ذنب سب اپنے ہی کلام سے مرتد ہوئے، کافر ہوئے، اور کیا کیا ہوئے حتیٰ کہ دنیا بھر میں اپنے ہی فتویٰ سے کسی سے نکاح بھی درست نہ رہا اولاد بھی جیسی ہوئی تو جانتے ہی ہو گے۔

تو نے پوچھا بھی کہ خان والا شان کہاں ہو کچھ تو کہو ؎

کس سوچ میں ہو نسیم بولو!
آنکھیں تو ملاؤ دل کہاں ہے

حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم کو ایک تارک الدنیا بے نفس جان کر اس وجہ سے گالیاں دیں کہ وہ ہماری گالیوں کا جواب نہیں دیں گے یہ صحیح کہ ان کو تمہاری گالیوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں لیکن اس کی وجہ سے بجز رفع مدارج ان کا کوئی نقصان بھی تو نہیں کہ ان کی عزت میں کچھ نقصان ہوا۔ مریدوں میں کمی ہوئی، مقبولیت میں بڑا گیا، آخر تم نے اپنی گالیوں سے بجز اپنا نامہ اعمال اور منہ سیاہ کرنے کے کیا حاصل کیا۔ تم تھانہ بھون میں کبھی جا کر تو دیکھو کہ صدہا کوس سے لوگ آتے ہیں

Scanned by CamScanner

لیک بازار ہے کہ لگا ہوا ہے کیسی ان کی تعظیم اور وقعت قلوب میں دن بدن زاید ہوتی جاتی ہے

من تواضع للہ رفعہ اللہ تعالیٰ

کا کیسا مصداق ہیں تمہیں معلوم ہے اب تو وہ باہر بھی نہیں جاتے۔ گھر ہی لوگ اس قدر آستانہ بوسی کو آتے ہیں کہ باہر جانے کی فرصت کمتر ہے۔

غرض تم نے ایسے بندۂ خدا کو بے وجہ گالیاں دیں جس سے ان کا نقصان کچھ بھی نہ ہوا، اور تم تحت الثریٰ میں پہنچ گئے اس حرکت سے کیا حاصل۔

اگر سے کچھ جان ہے تو ابن شیر خدا اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو جواب دو اس نے تو تمام بدعات کے قلعوں پر آگ لگا دی کیسا من نہیں رہا۔ بنیادیں متزلزل ہو گئیں۔ مدت میں جن کو پڑھا یا محاورہ پھرنے لگے۔ حامد رضا احمد مصطفیٰ رضا ہی کے نام سے دو جواب نہ ہو تو گالیاں ہی دو۔

ردّ التکفیر کا جواب احدی التسعۃ والتسعین کا جواب تزکیۃ الخواطر السحاب الدرار وغیرہ وغیرہ کا جواب دو۔ اسے تو علمی کتب کہا کرتے تھے جب ابھی سے یہ حال ہے تو آگے کیا ہوگا۔

ردّ التکفیر میں احدی التسعۃ والتسعین الکوکب الیمانی میں ایک کفر ثابت کیا تھا۔

ایک دیہاتی نے یہ کہا کہ خاں صاحب کا ستر اکہ وجہ سے کفر ثابت کرو اسے بریلوی کا نادان دوست میں غیر متناہی وجوہ سے کفر ثابت کر دیا گیا۔

Scanned by CamScanner

پھر توضیح البیان لکھی اس میں

دو وجہ سے اور کفر ثابت کر دیا۔

انہیں سے جان آفت میں تھی کہ آج کل سبیل السداد کا جواب آٹھ صفحوں میں مولوی ریاست علی خان صاحب نے لکھ کر تمام سبیل السداد کو من اولہا الی آخرہ تسلیم کر کے پہلے یہ اقرار کر لیا کہ

چوتھی صورت کو ہم تم سے پہلے کفر و شرک والحاد کہتے ہیں ہم اس کے قائل نہیں یہ ایک کفر و شرک والحاد اقراری اور سر پڑا۔

بھلا اب میں کس گھر کی رہی اور دوسرے یہ کہ تم نے سبیل السداد میں جو مولانا اسمٰعیل شہید مرحوم کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ وہ چوتھی صورت کو شرک والحاد کہتے ہیں یہ ثابت کرو۔

اب انہا کا فوراً کی تمہاری ہی عبارت سے اس نے یہ بھی ثابت کر دیا۔ اب یا تو سب کے سب مولوی ریاست علی خان صاحب کی مدد کرو ورنہ پھر خیر اسی میں ہے کہ سب توبہ نامہ شائع کر کے پکے مسلمان ہو جاؤ لیکن دیکھو پھر ہم سے کچھ واسطہ نہ رہے گا۔ مگر بیٹا اس بڑھاپے کی لاج تم پٹھانوں کے ہاتھ ہے ؎

عمر تو ساری کٹی بدعت و ضلالت میں
آخری عمر میں کیا خاک مسلمان ہونگے

خیر یہ رونا پیٹنا تو خان صاحب آپ کا خدا چاہے موت کے گھر تک ساتھ رہا۔ اب ذرا ہماری عرض بھی سن لیجئے۔ بیان سابق سے یہ واضح ہو گیا کہ اگر ایک شخص کا کوئی کلام غلط ہو اور اس کا متکلم اس سے بری ہو اور جا بجا خود اس کا کلام اس غلط مطلب

کے خلاف پر شاہد ہو تو اس غلط کلام کو الحاقی کہیں گے اور اگر الحاقی کہنے کی حالت نہ ہو اور اس کلام کا صحیح مطلب بن سکتا ہو اور صحیح مطلب کے شواہد اس کے کلام میں دو چار نہیں فقط دو ہی چھوٹے چھوٹے رسالوں میں تو سے زیادہ ہوں تو ایسا تو اس کلام کے وہی صحیح معنے لینا جن کے دوسرے کلام موید ہوں، نہایت ہی ضروری ہوں گے۔

اسی قاعدہ واقعیہ اور مسلمہ کے مطابق عرض ہے کہ حضرت شہید مرحوم اسباب کا مسببات سے ربط بھی مانتے ہیں۔ اور مادۃً بے اسباب کے مسببات موجود نہیں ہوتے اور ان کی وجود مسببات میں تاثیر بھی تسلیم فرماتے ہیں۔ تو اب تقویۃ الایمان کی عبارت کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ امور عادیہ میں بھی فاعل حقیقی کو تصرف اور قدرت عرفیہ نہیں، اور نہ تعلق اسباب و مسببات باطل ہو جائے گا۔

علیٰ ہذا القیاس جب معجزہ و کرامت خرق عادت بزرگوں کی قوت و ہمت ان کی اجابت دعا ان کا امور کونیہ کی ایجاد میں سبب ہونا فیوض ربانی میں واسطہ[1] اور وسیلہ ہونا جملہ امور کا ان کی وساطت سے سرانجام پانا وغیرہ وغیرہ جملہ امور مذکورہ کے قائل ہیں۔ تو پھر استعانت کی تیسری صورت کو کیسے منع فرما سکتے ہیں اور شرک کہہ سکتے ہیں

---

[1] اور جب آپ بھی بزرگان دین کو وسیلہ و واسطہ ذریعہ ہی جانتے ہیں اور بولا نا مرحوم بھی اس کو تسلیم فرماتے ہیں تو پھر آپ کا ان کا خلاف بجز اس کے اور کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ صورت چہارم کو شرک فرمائیں اور آپ جائز۔ ۱۲ منہ ظلہ العالی

Scanned by CamScanner

یہ تمام امور انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام خیاد یتاً کے لیے ثابت فرماتے ہیں۔ ان کے لیے قدرت اور تصرف ثابت کرتے ہیں۔ ہر ہر مراتبہ الامر تبہ کے جُدا جُدا احکام بیان فرماتے ہیں۔ تو اب ادنیٰ احتمال بھی نہیں کہ تقویۃ الایمان کی عبارت کے وہ معنی مراد لیے جائیں جو تیسری صورت کے منافی ہوں۔

اب بجز اس کے کہ صورت رابعہ پر شرک اور کفر ہونے کا حکم کرنا مقصود ہو اور کوئی احتمال ہو ہی نہیں سکتا۔

وذلک ما اردناہ والحمد للہ علی رسولہ الصلوٰۃ والسلام

معلوم ہو گیا کہ قدرت کا مسئلہ ایسا عام نہیں بلکہ خاص امور غیر عادیہ ہیں یعنی امور غیر عادیہ میں خاصان خدا کو قدرت اور تصرف ثابت نہیں کہ جو چاہیں اور جب چاہیں کریں اور جب چاہیں نہ کریں یہ صریح شرک ہے۔ چاہے یوں سمجھئے کہ یہ قدرت ذاتیہ ہے یا یوں سمجھئے کہ خداداد قدرت ہے۔ ہر صورت میں شرک ثابت ہوتا ہے۔

فرمائیے اس میں کوئی شبہ ہے یا شک کی مجال ہمت تحابلیت علمیت ہے تو اس کا جواب دیجئے اور اس کو خلاف عقیدہ اہل سنت والجماعت ثابت فرمائیے تو ہم بھی جانیں ہیں

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

فرمائیے اب بھی ثابت ہو گیا کہ یہ احتمال ہمارا تراشیدہ اور منطق کا زور نہیں ہے بلکہ آپ کی توجہ نہ فرمانے کا ثمرہ ہے۔

گو آپ سے تو بظاہر اب اس کی امید نہیں مگر ممکن ہے کہ اور کوئی بد متی وہی جواب دے کہ ہم نے "منصب امامت" اور "صراط مستقیم" کی عبارات پر اعتراض

Scanned by CamScanner

بھونڈا ہی کیا ہے اعتراض تو "تقویۃ الایمان" پر ہے دو کلاموں میں سے ایک کے صحیح ہونے سے دوسرے کا صحیح ہونا تھوڑا ہی لازم آتا ہے۔

تو اس کا جواب پہلے ہی عرض ہو چکا ہے کہ ہمارا بھی یہ مطلب نہیں کہ کسی نے ایک کلام صحیح بولا تو اب اس کے غلط کلام صحیح ہو جائیں گے بلکہ مطلب یہی ہے کہ ایک کلام صحیح صریح غیر محتمل التاویل کو دوسرے کلام کے معنی کا قرینہ بنایا جاتا ہے اور بالکل صحیح بات ہے تمام مصنفین ایسا کرتے ہیں جیسا کہ اہل علم پر پوشیدہ نہیں، خان بریلوی بھی اس کو بلکہ اس سے زیادہ کو تسلیم فرماتے ہیں۔

اب جو کچھ کہنا ہو خان بریلوی سے کہو ہم تو وہی کہتے ہیں جو وہ کہتے ہیں کہ جب ایک کلام مصنف کی جلالت شان کے خلاف کیا فی نفسہ بھی غلط ہو اور کوئی معمولی آدمی بھی اس کو نہ کہہ سکتا ہو چہ جائیکہ مصنف علام پھر اس کے خلاف دوسرے کلام موجود تو خان صاحب تو اس کلام کے الحاقی تک کہنے کی اجازت دیتے ہیں اور ہم تو اسے الحاقی بھی نہیں کہتے بلکہ اس کے معنی وہ بیان کرتے ہیں جو دوسرے کلاموں کے مطابق ہیں۔ تو پھر اب کسی کو چون و چرا کرنے کی کیا مجال ہے۔

اور اگر کوئی اس سے بھی زیادہ حیا کی بات یہ کہے کہ یہ عبارات تقویۃ الایمان کی عبارت صحیح ہونے کی دلیل نہیں۔ بلکہ اس سے متعارض ہیں یا حضرت شہید مرحوم کا تلون طبع۔

تو اس کا جواب اول تو یہ ہے کہ خان صاحب ہی سے فرماؤ وہ ایک کلام کو الحاقی کیوں کہتے ہیں۔ متعارض یا متکلم کا تلون کیوں نہیں کہتے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ تعارض جب ہوتا ہے کہ جب دونوں کلاموں کا مطلب

Scanned by CamScanner

۔ صحیح بن سکے اور جب دونوں کلام اپنے اپنے مطلب کے اعتبار سے صحیح ہیں محل نفی و ایجاب ایک نہ ہو تو پھر تعارض بنانا جہلاء کا کام ہے عاقل بالغ کا کلام جہاں تک ہو سکے گا تعارض سے بچایا جاوے گا بالخصوص جب ایک کلام کے معنے ایسے غلط لیے جائیں کہ جو کوئی عاقل نہ کہہ سکے اور مصنف علام سے تو عادۃً محال ہی ہوں اور پھر اس معنے سے متکلم کی تضلیل و تفسیق یا تکفیر بھی لازم آتی ہو تو اس وقت تو ایسے معنی لینے گناہ کبیرہ اور حرام ہوں گے اور نہیں تو خان صاحب کی تمہید الایمان ہی کو ملاحظہ فرمایا جاوے۔

جب ایسا شائق کفر و تکفیر بھی تحسین ظن بالمسلم کو واجب فرماتا ہے تو پھر اور فقہائے کرام اور ائمہ اعلام کا تو کیا کہنا ہے۔ ایک کلام سے دوسرے کلام کی تخصیص یا تقیید ہو جانا بہتر ہے یا ایک مسلمان کو ضال و مضل ٹھہرانا۔

اس کے علاوہ تعارض تو جب ہو کہ زمانہ دونوں کلاموں کا معلوم نہ ہو اور جب یہ معلوم ہے کہ تقویۃ الایمان پہلی ہے اور منصب امامت اور صراط مستقیم بعد میں لکھی گئیں تو پھر تعارض کیسا آخر ہی کے کلام کو واجب التقیید اور مصنف کی تحقیق کہا جائے گا۔

اور اگر زمانہ بھی معلوم ہو تب بھی تحسیناً للظن جو کلام صحیح ہے اسی کو آخر کہنا مناسب یا واجب ہو گا اور اگر تمام باتوں میں سے کوئی بات بھی قابل تسلیم نہیں ہے تو بہت اچھا دونوں کلاموں کو متعارض ہی کہیئے۔ مگر پھر دونوں میں وجوہ ترجیح کو دیکھ کر ترجیح دیجئے۔ اور اگر ترجیح کی بھی کوئی وجہ نہ بن سکے اور دونوں کلام بہر وجوہ مساوی ہوں تو پھر تعارض تساقط پر عمل فرمایئے یہ کون سی ایمانداری ہے کہ جس کلام کے

Scanned by CamScanner

معنے آپ کے نزدیک غلط اور ایمان و اسلام اہل حق کے خلاف ہیں ان کو تو لے لیا اور جو کلام صحیح ہے اس کا ذکر تک نہیں۔ گویا بے دینی اور بے ایمانی اہل بدعات کے یہاں اصل ہے اور جو بات ایمان، اسلام، حق کے مطابق ہو وہ بالکل ساقط الاعتبار اور نضول ہے۔

غرض بہر صورت تقویۃ الایمان کی عبارت کا اگر ظاہری مطلب صحیح نہیں ہو سکتا تو اس کو الحاقی کہتے۔ الحاقی نہ کہیں تو اس کے معنے صحیح لیے جائیں گے جس کے لیے قرائن عقلیہ اور نقلیہ موجود ہیں، اور اگر یہ بھی نہ ہو تو پھر دونوں کلام ایک ہی درجے میں رکھے جائیں گے۔ اور دونوں کو کالعدم قرار دے کر پھر بھی حضرت مولانا مرحوم کا وہی عقیدہ سمجھا جائے گا جو اہل سنت والجماعت کا ہے۔

اس قول سے حضرت شہید مرحوم پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ مخالفین کا مدعا پھر بھی غلط ہو گیا۔ کہاں مسلمان کی تکفیر و تضلیل کے لیے دلیل قطعی چاہتے تھے اور کہاں ظنی کیا وہمی بھی نہ رہی، ہاں ہمارے لیے ظنی دلیل بھی کافی ہے پر ہم نے حسب وعدہ بفضلہ تعالیٰ دلیل عقلی و نقلی قطعی بیان کر دی کہ مطلب وہی ہے جو ہم نے عرض کیا ہے وللہ الحمد۔

ہاں ہٹ دھرمی اور بے انصافی کا کیا جواب ہے۔ کوئی صاحب یہ فرمانے لگیں کہ صاحب یہ سب کچھ سہی مگر ہم تو تقویۃ الایمان ہی کی عبارت میں گفتگو کرتے ہیں ہم تو کسی اور کتاب کی عبارت نہ دیکھیں، نہ سنیں، نہ عقل کو مانیں، نہ نقل کو نہ قرینہ حالیہ کو سنیں نہ مقالیہ کو جو جواب ہو فقط تقویۃ الایمان سے ہونا چاہیے۔

Scanned by CamScanner

تو ایسے پاگلوں کا جواب تو یہ ہے کہ بریلی کے پاگل خانہ میں جاؤ اور وہیں کے پاگلوں سے بات چیت کرو۔ اہل علم ایسے دیوانہ کی بات سنتے بھی نہیں۔ مگر آخر پاگلوں کا علاج بھی تو ہونا ہے ؎

آدمیاں گم شدند ملک خدا خود گرفت

(لاکھوں انسان مل فلاں شہر پر حملہ کر کے اس کا جواب بھی عرض کر دیتے ہیں اور خدا چاہے ہر وہ کر یا بدد شاید۔

سبیل السداد میں استعانت بالغیر کی چوتھی صورت ذکر کر کے صفحہ ۱۶ پر یہ ثابت کیا ہے کہ چوتھی صورت عوام کا اعتقاد بھی ہے اور نا جائز بھی اور اس کو شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ہی کے کلام سے ثابت کیا ہے اور نہایت مدلل کر کے اس کو دکھایا ہے کہ واقعی چوتھی صورت عوام کے معتقدات سے بھی ہے اور حرام بھی۔

پھر صفحہ ۲۵ لغایت ۳۰ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے کلام سے بھی اس کو ثابت کیا ہے اور اس اوراق میں بھی برکات الامداد کی عبارت نمبر ۲ کے تحت میں اس امر کو ثابت کیا ہے کہ شیخ علیہ الرحمۃ اور شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں جو عوام کا انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کو مستقل سمجھنا مذکور ہوا ہے۔ اس سے بھی یہ استقلال عرفی اور قدرت عطائیہ ہی مراد ہے جو چوتھی صورت کا فرد ہے۔

چونکہ فتاویٰ عزیزیہ میں بھی اس امر کی مؤید عبارتیں موجود ہیں ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ ہم نے جو مطلب عرض کیا تھا کہ جلالت شان

Scanned by CamScanner

حضرت شاہ صاحب اسی کو مقتضی ہے وہ خود ان کی ہی تصریحات سے ثابت ہو گیا۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں۔

وباب استعانت بارواح طیبہ درین امت افراط بسیار بوقوع آمدہ آنچہ بجہال اینہا میکنند وایشاں را در ہر عمل مستقل دانستہ اند بلاشبہ شرک جلی ست۔ صفحہ ۱۲۱ فتاوی عزیزیہ جلد اول

ارواح طیبہ سے استعانت کے بارہ میں اس امت میں بہت افراط واقع ہوا ہے جو کہ جہال کرتے ہیں اور ان کو ہر کام میں مستقل سمجھ لیا ہے بلاشبہ شرک جلی ہے۔

(صفحہ ۱۲۱ فتاوی عزیزیہ جلد اول)

* * *

وقسمے ست کہ توجہ مقصور بر ایشان باشد و خیال پندارد کہ ایشان در دہا نیدن مطلب یاداون آں مستقل اند و مرتبہ از قرب حق دارند کہ تدبیر الٰہی را تابع مرضی خود توانند ساخت و ہمیں قسم ست کہ عوام بآں استمداد مے کنند و این قسم شرک محض ست مشرکان زمان جاہلیت زیادہ برین در حق اصنام خود اعتقاد نداشتند فقط۔

(صفحہ ۱۰۲ فتاوی عزیزیہ جلد ۲)

اور ایک قسم ہے کہ توجہ انہیں پر مقصور ہوتی ہے اور خیال کرتا ہے کہ وہ مطلب کے دینے یا دلانے میں مستقل ہیں اور قرب حق سے وہ مرتبہ رکھتے ہیں کہ تدبیر الٰہی کو اپنی مرضی کے تابع کر سکتے ہیں اور یہ ہی قسم ہے کہ عوام اس سے مدد طلب کرتے ہیں۔ اور یہ قسم محض شرک ہے زمانہ جاہلیت کے مشرک اپنے بتوں کے حق میں اس سے زیادہ اعتقاد نہ رکھتے تھے فقط۔

(صفحہ ۱۰۲ فتاوی عزیزیہ جلد ۲)

Scanned by CamScanner

تو اب حاصل کلام یہ ہوا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے زمانہ تک کے عوام انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام اہل قبور کو قدرت عطائی سے مستقل سمجھتے تھے اور ان سے استعانت و استمداد بے تو جہ بجناب باری تعالےٰ کرتے تھے جس کو دونوں صاحب شرک اور حرام فرماتے ہیں۔ اور حضرت شہید مرحوم کا زمانہ اور حضرت شاہ صاحب کا زمانہ تو ایک ہی ہے اس کا تو شاید کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔

تو اب ہم کو تقویۃ الایمان سے صرف یہی ثابت کرنا رہا کہ حضرت شہید مرحوم تقویۃ الایمان میں عوام کے اعتقاد کو باطل فرماتے ہیں اور اعتقاد عوام کا شرک ہونا اور چوتھی صورت کا فرد ہونا متحقق ہو ہی چکا ہے بس جب یہ ثابت ہو جائے گا کہ تقویۃ الایمان میں عوام کا اعتقاد بیان کر کے شرک کہا ہے تو اب اس کا مطلب بھی متعین ہو جائے گا کہ استعانت کی چوتھی صورت ہی مراد ہے۔

وذلک ما اردناہ

لہ اور عدم توجہ بجناب حق کا یہی مطلب ہے کہ ان کو غیر اللہ امور عادیہ کے قادر و متصرف و مستقل بقدرت عطائی سمجھتے تھے ورنہ کوئی مسلمان کسی کو کسی امر میں بجز ہی نہیں سمجھتا ۱۲ منہ مدظلہ

Scanned by CamScanner

ملاحظہ ہوں عبارات ذیل

قرینہ نمبر ۱

لیکن اکثر لوگ شرک و توحید کے معنے نہیں سمجھتے تقویۃ الایمان ص ۴۔

فرمایئے اکثر لوگ جو توحید و شرک کے معنے نہیں سمجھتے وہ عوام ہیں یا خواص پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور سنیئے

۲۔ سو سننا چاہیئے کہ اکثر لوگ پیروں اور پیغمبروں کو اور اماموں اور شہیدوں کو اور فرشتوں اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں اور ان کی منتیں مانتے ہیں اور حاجات (آرزوں) کے لیے ان کی نذر و نیاز کرتے ہیں اور بلا کے ٹلنے کے لیے اپنے بیٹوں کو ان کی طرف نسبت کرتے ہیں، کوئی اپنے بیٹے کا نام عبدالنبی رکھتا ہے، کوئی علی بخش، کوئی حسین بخش و پیر بخش، کوئی مدار بخش، کوئی سالار بخش، کوئی غلام محی الدین، کوئی غلام معین الدین اور ان کے جینے کے لیے کوئی کسی کے نام کی چوٹی رکھتا ہے۔ کوئی کسی کے نام کی بدھی پہناتا ہے۔ کوئی کسی کے نام کے کپڑے پہناتا ہے۔ کوئی کسی کے نام کی بیڑی ڈالتا ہے۔ کوئی کسی کے نام کے جانور ذبح کرتا ہے۔ کوئی مشکل کے وقت کسی کی دہائی، کوئی اپنی باتوں میں کسی کی قسم کھاتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۴، ۵)

ناظرین کس قدر صاف بات ہے

قرینہ نمبر۱

۱۔ اکثر لوگ کا لفظ یہ بھی عوام ہی کا مساوی قرینہ ثانیہ ہے۔

قرینہ نمبر۳

پھر مشکل کے وقت، اشخاص مذکورہ کو پکارنا تیسرا قرینہ ہے۔

خان صاحب ہی فریادیں ساری عمر میں ماموں شہیدوں افرشتوں پیروں کو کے دفعہ پکارا ہے۔ یہ تو خاص عوام ہی کا فعل ہے کہ راستہ چلتے میں گاڑی پھنسی اور کاہو شہید کی مدد ہو گئے ہیں۔ اور ایک بھینی اگر صحیح سالم گھر پہنچے تو ان کی نذر ملتی ہے۔

قرینہ نمبر۴

مرادیں مانگنا

قرینہ نمبر۵

منتیں ماننا

قرینہ نمبر۶

بلا ٹلنے کے لیے اپنے بیٹوں کو ان کی طرف منسوب کرنا۔

خان بریوی جو اپنے کو عبدالمصطفےٰ اور کوئی ان کے خاندان کا اپنے کو جدالنبی وغیرہ کہتے ہیں یہ نیت تو شاید ان کی بھی نہ ہوگی کہ یہ نام اس وجہ سے رکھا ہے کہ اس نام کی وجہ سے بلائیں ٹلیں گی۔

قرینہ نمبر۷

کسی کے نام کی چوٹی رکھانا۔

Scanned by CamScanner

فرمایئے خان صاحب، انصاف سے فرمایئے کسی مولوی نے گو نام کا ہی ہو ایسا کیا ہے۔ سب میں سخت بدحتی آپ کے گروہ میں فاضل احمد رضا خان صاحب ہیں، انہیں کے کسی صاحبزادہ کے سر پر چوٹی دکھا دیجئے۔ فرمایئے یہ عوام کا کام نہیں تو اور کس کا ہے۔

قرینہ نمبر ۸

کسی کے نام کی بدھی پہنانا۔

قرینہ نمبر ۹

کسی کے نام کے کپڑے پہنانا۔

محرم کے زمانہ میں سبز کپڑے شہدائے کربلا کے نام کے عوام ہی پہنتے پہناتے ہیں یا آپ نے بھی کبھی عشرہ میں سبز کپڑے پہنے یا اولاد کو پہنائے ہیں۔ ہاں کوئی پڑھا لکھا بھی کرتا ہو تو اس سے یہ فعل فعل خواص نہیں ہو سکتا۔ عوام ہی کا فعل رہے گا۔

قرینہ نمبر ۱۰

کسی کے نام کی بیڑی ڈالنا۔

قرینہ نمبر ۱۱

کسی کے نام کا جانور ذبح کرنا۔

خواجین ثلاثہ قسم کھا کر فرماویں کہ شیخ سدو کے نام کے بکرے ساری عمر میں کتنے کتنے کئے ہیں اور پریوں کے نام کے کتنے اور فرشتوں کے نام کے کتنے اور عوام کا کیا حال عرض کروں، امروہہ ہی میں جا کر دیکھ لیجئے۔

Scanned by CamScanner

قرینہ نمبر ۱۲

مشکل کے وقت کسی کی دہائی دینا۔

فرمائیے جب سبیل السداد آپ کے پاس پہنچا ہے کسی کی دہائی دی تھی یا اور کسی وقت اہل عوام کی دہائی کی گونج تو آسمان پر چاہے سن لیجئے۔

قرینہ نمبر ۱۳

اپنی باتوں میں کسی کے نام کی قسم کھانا۔

اور نہیں خوانین ثلاثہ ہی فرمادیں کہ کتنی مرتبہ امام کی، پیر کی، شیخ سندھ کی قسم کھائی ہے۔

بازار کی گال اس کو گئے۔ جو پیچھا پھر کے دیکھے۔

اے بندگانِ خدا شہید مرحوم نے آپ کو کیا کہا تھا وہ تو آپ کو مخاطب بھی نہیں بناتے۔ وہ تو عوام الناس کے عقاید کو بیان کر کے باطل کرتے ہیں آپ بیچ میں کیوں دخل در معقولات دینے لگے مگر چور کی داڑھی میں تنکا عوام کو بہکایا کس نے تھا جواز کا فتوے کس نے دیا تھا شیرہ لگانے والے تو یہی بدعتی مولوی اور جاہل صوفی تھے۔ علوہ مانڈہ جاتا ہوا نہ دیکھ سکے۔ حق کی مخالفت پر کمر باندھ لی۔ تقویۃ الایمان شائع ہوتے ہی چہرے سیاہ ہو گئے۔ رد تو ایک بات کا بھی نہ کر سکے۔ عبارت میں سے ماتقدم و تاخر حذف سیاق و سباق سے قطع نظر کر کے وہ مضامین باطلہ جن سے عوام ہیں تو حش ہو خواص دھوکے میں آجائیں شائع کر دیئے۔

ایک نام کے مولوی کو بلاوجہ ظاہر کیوں کوئی جھوٹا سچے مسلمان کسی پر کیوں الزام لگائے گا اصل کتاب واقعہ کون دیکھے ایک مولوی فاضل پر اعتماد کر کے ایک نے

Scanned by CamScanner

لکھا پھر دوسرا اعتماد کر کے تیسرے نے علی ہذا القیاس پھر کیا تھا۔ اجماعی، قطعی، جزمی یقینی مسئلہ ہوگیا۔ اگر کوئی کہے بھی تو پھر کون سنتا ہے تم سے پہلے بڑے بڑے نامور علماء معقول و منقول کے مالک یہ فرما چکے ہیں۔ اب اس کا خلاف نہیں ہو سکتا پھر کیا تھا۔ کئیں جھانک پڑ گئے "با گمو نتے چھانے پیتے اور مست ہوتے ہیں۔

ناظرین کو تعجب ہوگا مگر بالکل واقعی ہے کہ ہم کو خود "تقویۃ الایمان" اور "منصب امامت" اور "صراط مستقیم" مولوی ریاست علی خان صاحب کی وجہ سے اب دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

جب ہم خدام سنت کا یہ حال ہے تو مخالف کیوں پوری بات دیکھنے لگے۔

رؤسا بدعت نے حضرت شہید مرحوم کے کلام کو ضرور دیکھا مگر فقط عیب جوئی کے لحاظ سے نظر انصاف سے کبھی بھی دیکھنا نصیب نہیں ہوا۔ کچھ تو پہلے سے سُنی سُنائی باتوں کی وجہ سے ان کی طرف حُسن ظن نہ تھا۔ اور کچھ بدعت کی نحوست دونوں باتوں نے شہید مرحوم کے اصل مطلب تک رسائی نہ ہونے دی۔ اور بغض و حسد دن بدن بڑھتا گیا۔ جس کی نوبت یہاں تک نوبت پہنچی جو آج مشاہدہ ہے۔

غضب خدا کا کہ ایک کلام میں مقصود اور مطلوب پر تیرہ[۱۳] کھلے قرائن موجود ہوں اور مطلب معلوم نہ ہو جل جلالہ اور غضب پر غضب یہ ہے کہ کبھی پوری عبارت تو یہ

Scanned by CamScanner

حضرات نقل ہی نہیں کرتے جب لکھیں گے محض فقط اقیموا الصلوٰۃ پر اکتفا کریں گے مگر خیر اچھا رکھو تو خدا چاہے اب اتم سکاری کا کیسا نشہ اترتا ہے کہ ساری عمر کو ہوش درست نہ ہو جائیں تو پھر کہنا۔

۳۔ غرضکہ جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں سو وہ سب کچھ یہ جھوٹے دعوئی مسلمانی کرنے والے انبیاء علیہم السلام سے اور اماموں اور شہیدوں سے اور فرشتے اور پریوں سے کرگزرتے ہیں اور دعوئی مسلمانی کیے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ یہ منہ اور یہ دعوئی۔ (تقویۃ الایمان ص ۵)

قرینہ نمبر ۱۴

ہندو جو اپنے بتوں کے ساتھ کرتے ہیں وہی اولیاء اور انبیاء علیہم السلام اور شہیدوں اور فرشتوں اور پریوں کے ساتھ کون کرگزرتے ہیں۔

سچ تو فرمائیے یہ حال اور عقیدہ عوام ہی کا ہو سکتا ہے یا خواص بھی ایسا کرتے ہیں۔

خان صاحب جیسا آپ نے اپنی شان کے نہایت خلاف "سحاب الدمار" کے متعلق لکھ دیا ہے کہ یہ کس کا عقیدہ ہے یہ یہاں نہ فرمائیے آپ کو معلوم نہیں کہ ایسے مسلمان کون ہیں۔ دوسرے کو معلوم ہیں وہ ان کا حال بیان کر کے حکم ذکر کرتا ہے آپ اور کچھ نہ کیجئے گر یہ ضرور کیجئے کہ اس حال پر بھی یہ حکم صحیح ہے یا نہیں۔ دنیا میں کوئی مسلمان ایسا نہیں آپ کے نزدیک نہیں نہ ہو ہمیں اس میں بحث نہیں، گفتگو اس میں ہے کہ جس کے نزدیک ایسے مسلمان متحقق ہیں اور اس کو ان کا علم ہے۔ اس کا یہ حکم صحیح ہے یا غلط۔

Scanned by CamScanner

آپ یہی فرمائیے کہ اس کا قول بالکل غلط ہے ایسا کوئی مسلمان نہیں مگر ایسا مدعی اسلام اگر کوئی ہو کہ بزرگانِ اسلام اور جنات اور شیاطین دیوبری کے ساتھ وہ معاملہ کرے جو ہندو اپنے بتوں کے ساتھ کرتے ہیں وہ مشرک ہے یا نہیں دل کڑا کر کے یہ تو فرما ہی دیجئے شہید مرحوم تو انہیں کو کافر کہتے ہیں جو ایسا کریں پھر آپ کیوں لڑتے ہیں اور کس امر کا خلاف ہے۔

ہاں جو مسلمان اشخاص مذکورہ کے ساتھ وہ معاملہ کریں جو ہندو اپنے بتوں کے ساتھ کرتے ہیں اور پھر بھی وہ مسلمان کے مسلمان ہی باقی رہیں تو وہ ہدایت ہم کو بھی بتا دیجئے۔

غالباً آپ یا آپ کے ہم مشرب یوں فرمائیں گے کہ گو "تقویۃ الایمان" کی عبارت سے چودہ قرائن تو اس امر کے ضرور بیان کر دیئے جس سے یہ معلوم ہوا کہ شہید مرحوم عوام الناس کا عقیدہ بیان کرتے ہیں۔ مگر وہی منطق کے زور سے کام لیا، کہیں صاف لفظ عوام کا تو نہ آیا۔

جواباً عرض ہے بہت اچھا اور سُنیے ہم خدا چاہے باطل سے باطل عذر بھی باقی نہ رکھیں گے ہاں اگر صاف کہہ دو گے کہ بدعتی ہیں بدعتی رہیں گے جو ہو سکے کر لو تو اس کا جواب ہمارے پاس اس وقت کچھ نہیں۔

اس وقت جو عبارات تقویۃ الایمان کی نقل ہوئیں یہاں تو شرک فی التصرف کا اجمالی بیان تھا۔ الفصل الثالث جو اس شرک فی التصرف کی تفصیل کے لیے مقرر کی گئی اس میں فرماتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

۴۔ اس[1] آیت سے معلوم ہوا کہ یہ جو عوام الناس اپنے پیروں شہیدوں کی حمایت پر بھروسہ کر کے الخ (ص ۲۴)

۵۔ معلوم ہوا کہ جو بعضے عوام الناس کہتے ہیں کہ انبیاء اولیاء کو یا امام شہیدوں کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت تو ہے الخ (ص ۱۲)

۶۔ اس[2] حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعض عوام الناس کہتے ہیں کہ اولیاء کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت بخشی ہے کہ تقدیر کو بدل ڈالیں الخ (ص ۲۹)

فرمائیے اب کون سا عذر باقی رہ گیا۔ اب تو تین جگہ صاف اور صریح لفظ عوام الناس کا بھی نکل آیا اب تو واضح ہو گیا کہ "تقویۃ الایمان" میں عوام الناس کا عقیدہ بیان کیا جاتا ہے۔ اور عوام الناس کا اعتقاد شرک اور حرام ہونا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اور حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہما کے کلام سے ثابت ہو چکا اور نیز یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ یہ عوام کا عقیدہ وہی استعانت کی چوتھی صورت ہے تو مقصود واضح ہو گیا کہ "تقویۃ الایمان" کی عبارت کا مقصود استعانت بالغیر کی چوتھی صورت کو باطل اور شرک فرمانا ہے اور یہ بالاتفاق شرک و کفر و الحاد ہے۔

"وذلک ما اردنا ہ"

اور اگر قیاس منطقی ہی کو دل چاہے تو یوں فرمایئے کہ "تقویۃ الایمان" میں حضرت شہید مرحوم کی مراد استعانت بالغیر بشرط قوت عرفیہ میں عوام الناس کے

---

[1] یہ عبارت پوری غلط چھپا ہے آگے آئے گی ۱۲ منہ مدظلہ

[2] " " " " " " "

Scanned by CamScanner

اعتقاد کو شرک کہتا ہے اور جو عقیدہ عوام الناس کا قدرت عرضیہ میں شرک ہے وہ صورت رابعہ ہے تو نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت مولانا مرحوم کی مراد "تقویۃ الایمان" میں صورت رابعہ ہے فتدبر فیہ۔

آپ تمام بدعتی آئینہ اٹھا کر خوب غور سے دیکھیں کہ شکل صحیح ہے یا بگڑ گئی مدعی بفضلہ تعالیٰ یوں ثابت ہوتا ہے۔ کلام یوں کیا جاتا ہے، جا بی خوش ہوئے تو کیا ہوا بات وہ ہے جس کو مخالف بھی تسلیم کرلے، زبان سے اقرار نہ ہو تو دل تو مسلمان ہو جاوے۔ والحمد للہ علیٰ ذلک۔

یا یوں کہیئے کہ حضرت مولانا مرحوم کی مراد "تقویۃ الایمان" میں وہ استعانت بالغیر بقدرت عرضیہ ہے جو باوجود معتقد عوام ہونے کے محرم ہے اور یہ استعانت بالغیر بقدرت عرضیہ باوجود معتقد عوام ہونے کے محرم ہے۔ صورت رابعہ ہے۔ وذلک[1] ما اردناہ۔

اور محرم سے وہی محرم مراد ہے جس کو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں حرام فرما چکے ہیں۔ اور حضرت شاہ صاحب تفسیر عزیزی میں شرک۔

گو انصاف طلب کوئی بات باقی نہیں رہی اور یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ "تقویۃ الایمان" کی عبارت کا مطلب وہی ہے جو بندہ نے عرض کیا ہے اور اس کو نہ ماننا ہی زمین کو آسمان اور آسمان کو زمین کرنا ہے مگر تاہم کوئی بہت ہی ایماندار کامل

---

[1] نتیجہ یہ ہوا کہ مولانا مرحوم کی مراد "تقویۃ الایمان" میں صورت رابعہ ہے ۱۲ منہ مدظلہ

Scanned by CamScanner

یا حیا پر فرماوے کہاں صاحب سب کچھ ہوا مگر قرائن ہی سے کام لیا گیا نفس تقویۃ الایمان کی عبارت سے یہ ثابت نہ ہوا کہ مطلب شہید مرحوم کا چوتھی صورت کو باطل کرنا ہے۔

تو بہت اچھا ہم بعونہ تعالےٰ اس کے لیے بھی مستعد ہیں۔ اہل بدعت کی جہالت یا خیانت و دیانت اور بھی طرح ثابت ہو جائے گی کہ جو مطلب اس قدر دلائل اور قرائن و نفس کلام سے ثابت ہے اس کو بھی سب چھوٹے بڑے مل کر سوبرس سے نہ سمجھے تو ان سے بڑھ کر جاہل کون اور دیدہ دانستہ یہ ایما نداری کی تو پھر سوائے ان حضرات کے دنیا میں کون ایماندار ہوگا۔ واللہ ھو المستعان۔

(۱)۔ تقویۃ الایمان کی ص ۵ (۲)

کی عبارت ملاحظہ ہو اس پایہ فقرہ ؛

"غرضکہ جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان اولیاء انبیاء سے اور اماموں اور شہیدوں سے اور فرشتوں اور پریوں سے گذرتے ہیں ۱۲ ص ۵

کس قدر صاف اور صریح عبارت ہے یہ نام کے مسلمان عوام الناس وہ کرتے ہیں جو ہندو اپنے بتوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور ہندو بتوں کے ساتھ کیا کرتے ہیں دیکھو سبیل السداد سوائے استعانت بالغیر کی چوتھی صورت کے اور کچھ بھی نہیں کرتے کیا ہندو بتوں سے پانی پینے کو اور روٹی جو سامنے رکھی ہے اٹھا کر دے دینے کو طلب کرتے ہیں۔ گرمی کے وقت پنکھا ان کے ہاتھ میں دے کر یہ کہتے ہیں کہ اے بت ذرا پنکھا کر دو گرمی لگ رہی ہے۔

غرض امور عادیہ میں اُن سے استعانت نہیں ہوتی ہے جو استعانت کی صورت ثانیہ ہے یا تیسری صورت ہے کہ بُت اُن سے کہتا ہے کہ فلاں کام تم ہم سے کہو وہ ہم کردیں گے یا حالت شوق اور اضطرار میں اُن سے اُن کی دہائی نکلتی ہے یا وہ بُت ان کے پیر ہیں کہ یہ لوگ اپنی اپنی استعداد کے موافق ان سے توسل لیتے ہیں ان کی دہائی اور استعانت کسی خاص وقت اور خاص شرائط کے ساتھ مخصوص ہے جو عام نہیں تیسری صورت کا تو وہاں نام بھی نہیں۔

ہاں یہ ضرور سمجھتے ہیں کہ ہمارے ٹھاکر اور دیوتا خدا کی دی ہوئی قدرت سے ہمارے سارے کام کرتے ہیں۔ اور اب ان کو اختیار تام ہے جس کا کام چاہیں پورا کریں جس کا چاہیں نہ کریں جیسے امور عادیہ میں مختار کو اپنے فعل کا اختیار ہوتا ہے۔ ان امور میں اُن کو اختیار ہے۔ چنانچہ اس کی تفصیل سبیل السداد میں مفصل مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو۔

اس قدر تصریح کے بعد بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ "تقویۃ الایمان" کی عبارت کا مطلب صورت رابعہ کا بیان کرنا نہیں اچھا ابھی کیا ہے اور سُنیئے۔

۲۔ پھر اگر کوئی سمجھانے والا ان بزرگوں سے کہے کہ تم دعوی ایمان کا رکھتے ہو اور افعال شرک کے کرتے ہو سو یہ دونوں راہیں کیوں ملائے دیتے ہو۔ اس کو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو شرک نہیں کرتے بلکہ اپنا[1] عقیدہ انبیاء اولیاء کی جناب میں ظاہر

---

[1] یعنی ہمارا عقیدہ جو اولیاء انبیاء علیہم السلام کی جناب میں ہے وہ تم سے ظاہر کرتے ہیں اس عقیدہ سے تم کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم جو کرتے ہیں وہ شرک نہیں ۱۲ منہ

Scanned by CamScanner

کرتے ہیں، شرک جب ہوتا ہے کہ ہم اُن انبیاء اولیاء کو پیروں، شہیدوں کو اللہ کے برابر سمجھتے۔ سو یوں ہم نہیں سمجھتے بلکہ ان کو ہم اللہ تعالےٰ کا بندہ ہی جانتے ہیں اور اور اُسی کا مخلوق۔

اور یہ قدرت تصرف کی اسی نے ان کو بخشی ہے اس کی مرضی سے عالم میں تصرف کرتے ہیں۔ اور ان کا پکارنا عین اللہ ہی کا پکارنا ہے۔ اور اُن سے مدد مانگنی عین اسی سے مدد مانگنی۔ اور وہ لوگ اللہ کے پیارے ہیں جو چاہیں سو کریں، اور اس کی جناب میں ہمارے سفارشی ہیں اور وکیل اور ان کے ملنے سے خدا ملتا ہے۔ اور ان کے پکارنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور جتنا ہم ان کو مانتے ہیں اتنا اللہ سے نزدیکی ہوتی ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۵)

حضرات انصاف انصاف ہندو اپنے بتوں اور دیوتاؤں اور مہاکروں کے ساتھ اس سے زیادہ اور کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ یہ استعانت کی چوتھی صورت نہیں تو خان صاحب مہربانی فرما کر فرما دیں کہ کون سی صورت میں داخل ہے۔

"اور یہ قدرت تصرف کی اسی نے ان کو بخشی ہے"

یہ صورت رابعہ نہیں ہے تو کیا ہے۔ قدرت عرضیہ عطائی تو چوتھی ہی صورت میں ہے۔ تیسری میں تو قدرت بزرگان دین کے لیے ثابت ہی نہیں کی جاتی۔ کیا مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ شق القمر یعنی قمر کے دو ٹکڑے اور انگشتان مبارک سے پانی کا بہنا یا دست مبارک میں کنکریوں کا بولنا آپ کی قدرت عطائی سے ہوا تھا یا خدا نے ان کاموں کو اپنی قدرت کاملہ سے آپ کی تصدیق کے لیے ایجاد فرمایا تھا۔ اگر یہ اعتقاد نہ ہو تو اس کو صاف فرما دیجئے۔ پھر چوتھی صورت کو شرک و کفر و الحاد کیوں کہا

Scanned by CamScanner

جاتا ہے۔

الغرض، ہم نے جو تیسری صورت سبیل السداد میں عرض کی ہے اس کا حاصل یہی ہے کہ قدرت صاحب معجزہ و کرامت کو نہیں ہوتی بلکہ اس کی تصدیق یا اکرام کے لیے وہ فعل خداوند عالم خود پیدا کرتا ہے اور جب سبیل السداد کی تمام صورتیں مسلم ہو چکیں تو اب چون و چرا کی گنجائش ہی نہیں اسی پر گفتگو ہو رہی ہے۔

علاوہ ازیں تیسری صورت خاص لوگوں کے لیے خاص شرائط کے ساتھ خاص وقتوں کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے۔ یہاں ان قیود کی قید کو کون برداشت کر سکتا ہے۔ یہ تو عوام الناس کا مال ہے لوامانہیں کا اعتقاد ہے۔ جب بزرگوں کو خدا نے قدرت تصرف دے دی۔ اب وہ اپنی مرضی سے تصرف کرتے ہیں جس کو چاہیں جب چاہیں جو چاہیں دیں جو چاہیں جس کو چاہیں نہ دیں۔ اگر یہ چوتھی صورت نہیں تو اور کیا ہے۔

تیسرا فقرہ

اسی عبارت میں اور فقرہ ملاحظہ فرمایا جاوے۔

"جو چاہیں سو کریں"

فرمایئے اب بھی کوئی تامل اور تردد ہے جو چاہیں سو کریں یعنی قدرت عرضیہ کے بعد اب ان کو اختیار تام ہے جو چاہیں کریں یہی تو چوتھی صورت ہے۔ اسی قدرت مستقلہ عرضیہ کو تو شرک کہا جاتا ہے معجزہ میں سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا فرمایا جاتا ہے۔ ہاں جہاں قدرت مستقلہ عرضیہ امور عادیہ میں ہے وہاں لَیْسَ لِیْ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ ارشاد ہے جو کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فرمایئے جو تھی صورت کے کچھ معنے ہیں جو اہل بدعت کے ہاتھ میں دیدیئے

Scanned by CamScanner

جائیں یہاں تو عبارت ہے سمجھ لو سمجھ نہیں تو سمجھ والوں کی بات مانو، اگر یہ چوتھی صورت نہیں تو خود فرماؤ جو پانچویں کس صورت میں ہے۔

اور سنئے۔

۲۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ

اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی

اور کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اس کی مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے۔ اور ان کو اس کے مقابل ہونا۔ ثابت نہیں کرتے تھے۔ مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ سو سمجھنا چاہیے کہ شرک اس پر موقوف نہیں کہ کسی کو اللہ کے برابر سمجھے اور اس کے مقابل جانے بلکہ شرک کے معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں۔ اور اپنے بندوں کے ذمہ نشان بندگی ٹھہرائے ہیں۔ وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی جیسے سجدہ کرنا اور اس کے نام کا جانور کرنا اور اس کی منت ماننی اور مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا و قدرت تصرف ثابت کرنی۔

سو ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ پھر اس کو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ۔

Scanned by CamScanner

اور اس[1] بات میں اولیاء اور انبیاء میں اور جن اور شیاطین میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں ہے۔ یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا۔ مشرک ہو جائے گا خواہ انبیاء اولیاء سے کرے خواہ پیروں اور شہیدوں سے خواہ بھوت پری سے چنانچہ اللہ صاحب، نے جیسا بت پوجنے والوں پر غصہ کیا ہے ویسا ہی یہود و نصاریٰ پر بھی حالانکہ وہ لوگ اولیاء و انبیاء سے یہ معاملہ کرتے تھے الخ ص،

کہاں ہیں آج ہمارے خواجہ آئیں اور آج ہم سے اس کلام ذی شان کا مطلب سنیں یہ وہ کلام ہے جس کی ہیبت کے مارے اہل بدعات پورا نقل تک نہیں کرتے۔ غضب تو یہ ہے کہ فصل الخطاب میں بھی ایک فقرہ اول کا ایک آخر کا لکھ کر انتہی المخلصاً فرما دیا۔

اجی حضرت یہ آپ کا مخلص ہی تو غضب ہے سرداری کی جھولی یہ ہی تو ہے مگر آج خدا چاہے بہ برکت سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سنت کا وہ ڈنکا

---

[1] اے شہید مرحوم تجھ پر خدا کی بے شمار رحمتیں۔ زبان سے نہ کہیں مگر دل میں تجھے بدعتی بھی مانیں ہی گے اس قدر مضمون تو خیر یہ سب خواجہ کو کہنا ہی پڑا کہ جو شرک کی بات ایک کے ساتھ ہے وہ سب کے ساتھ ہے یہ بھی غنیمت ہے ورنہ اہل بدعات کیا کیا نہ کراتے اور کیا کیا نہ کرتے زبان سے شہید مرحوم کو مردہ کہتے ہیں مگر دل میں ان سے آج تک ایسے خائف ہیں کہ زندوں سے بھی نہیں ڈرتے شہید کی ایک آواز سے وہ دست آٹھے اور آتے ہیں کہ قیامت تک بھی خدا چاہے بند نہ ہوں گے اور بدعت کی ٹانگیں ایسی اودھڑی ہے کہ مر جائیں گے مگر رفو نہ ہو سکے گا۔ جزاہ اللہ عنا و عن جمیع المسلمین

خیر اندیش [illegible]

بجے گا کہ ساری بدعت کے ڈھول کی آواز پست ہو جائے گی

ناظرین غور سے ملاحظہ فرمائیں اس مضمون سے پہلی آیت جس میں اس کا اشارہ فرمایا ہے یہ ہے

قل من بیدہ ملکوت کل شیئ وھو یجیر ولا یجار علیہ ان کنتم تعلمون سیقولون للہ قل فانی تسحرون ؕ

یعنی وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا تصرف ہے وہ سب کو پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا ان سے دریافت کرو تو جواب یہی دیں گے کہ اللہ تعالےٰ ہی ہے پس کہہ دو کہ پھر کہاں بہکتے ہو۔

ظاہر ہے کہ لفظ ملکوت کل شیئ عام ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ سارے عالم میں تصرف کون کرتا ہے اور یہی مطلب فائدہ میں حضرت مولانا بھی فرماتے ہیں۔

ف یعنی جب کافروں سے بھی پوچھئے کہ سارے عالم میں تصرف کس کا ہے الخ ۱۲ ص ۷

تو اب ظاہر ہو گیا کہ شروع کے فقرہ میں جو یہ عبارت ہے

۔اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے کسی کو علم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی ؛

اس کا وہ مطلب نہیں ہے جو خواجہ بانقصوص شاہجہان پوری صاحب سمجھے ہیں کہ عالم میں کسی کو تصرف کرنے کی قدرت نہیں جس کا حاصل جملہ اہل عالم سے مطلق تصرف کا سلب کلی ہو اور سلب بالکل بداہت کے بھی خلاف ہو جاوے کیونکہ امور عادیہ میں افعال اختیاریہ میں ضرور ایک مرتبہ کی قدرت عنایت فرمائی ہے جس کی بنا پر تصرف

احکام شرعیہ ہے اور تمام اصول میں بحث قدرت ممکنہ اور عسر کی موجود ہے۔ اگر عالم میں کسی کو بھی کوئی قدرت مطلقاً نہ تھی تو یہ بحث کیسی انسان تو انسان بے مطلق حیوان کو متحرک بالارادہ کہا جاتا ہے۔ جب اس قدر غلط مطلب لے لیا گیا جبھی تو ہر ایک صاحب نے ایک ایک رسالہ لکھ دیا کسی نے گل بنفشہ کی مثال لکھ دی۔ کسی نے یکم کی کسی نے سالم کی کسی نے درخت کی آگ پانی آفتاب صبح و شام وغیرہ کی مثالیں دے دے کر رسالہ جمع کر دیا اور فخریہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہم نے تین سو ساٹھ آیتیں اور حدیثیں مثبت مدعی لکھ دیں۔ جی ہاں میدان خالی تھا زبان کے سامنے آڑے نہ پہاڑ جو چاہا کہہ دیا بندے کے سامنے بیان فرماؤ تو مزا پاؤ۔

الغرض نمبر ۲ کی عبارت کو پیش نظر رکھئے جہاں عوام کا عقیدہ انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کے ساتھ بیان کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ:

"وہ لوگ اللہ کے پیارے ہیں جو چاہیں سو کریں"

پھر ملکوت کل شیئ کی تعمیم ملحوظ خاطر رہے اس کے بعد فائدہ کی عبارت کہ:

"سارے عالم میں تصرف کس کا ہے"

تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ عبارت مذکورہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے کسی کو سارے عالم میں تصرف کرنے کی قدرت کہ جو چاہیں سو کریں نہیں دی۔

فرمائیے اب شرک کی صورت ہوئی یا کوئی اور بلکہ اس سے بھی خاص اس کی بھی ایک شق اس کے شرک و کفر ہونے میں کسی کو کیا تامل ہو سکتا ہے۔

فرمائیے کسی کو ایسی قدرت عطائی ہے کہ سارے عالم میں جو چاہے سو کرے

Scanned by CamScanner

یہ تو وہ قیود ہیں جو "تقویۃ الایمان" ہی میں اور اسی قول میں مذکور ہیں جو تیسوا ایک مبحث کی ہیں۔ وہ بھی مراد نہ ہوں گی تب تو خدا خیر ہی کرے آگے آگے یہ ارشاد ہوگا کہ دوسرا کلمہ بھی نہ ملایا جائے۔ کل مطلب ایک ہی کلمہ میں ادا ہو جو قطعاً عقلاً و نقلاً محال ہے۔ تدبر فرمیے۔

فرمایئے کیسا صاف اور سیدھا سچا مطلب تھا جس کو مخالفین کی ذہانت یا عداوت نے بالقصد غلط کر کے شور مچوا دیا اور کتابیں نہ دیکھیں۔ نہیں تو کیا "تقویۃ الایمان" کی عبارت بھی حفظاً ہی ملخص فرمائی تھی۔ کیا اب بھی سوائے چوتھی صورت کے کوئی اور مراد ہے یا یہی۔

یہ فائدہ تو ختم ہو گیا کہ تمام عالم میں جو چاہے سو کرے ایسی قدرت کسی کو نہیں دی اب دوسرا فائدہ آیت مذکورہ کا بیان فرماتے ہیں۔

پانچواں فقرہ

"اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اُسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے۔ مگر یہی پکارنا اور منتیں اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ ہی کا بندہ و مخلوق سمجھے تو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہیں۔ (ص ۷)

اہل فہم خیال فرمائیں کہ پہلے فائدہ میں اور اس میں کس قدر فرق ہے پہلے تو خاص صورت بیان کی جس میں قدرت ماتہ اور شاطہ کا بیان تھا اور یہاں قدرت خاصہ

Scanned by CamScanner

کا ذکر ہے۔ یعنی تمام عالم میں جو چاہے کرے اس کی قدرت بھی کسی کو نہیں دی یہ تو گویا خدا کے برابر قدرت تصرف ہے کہ سارے عالم میں جو چاہے کرے اور یہاں یہ بیان فرمانا مقصود ہے کہ جیسے پہلی صورت باطل ہے۔ آیت مذکورہ بالا سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ شرک یہی نہیں کہ غیر خدا کو اس کے برابر ہی قدرت و طاقت ثابت کرے بلکہ اس سے کم بھی اگر ان امور کی قدرت ثابت کرے گا تو مشرک و کافر ہو جائے گا کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وقت میں کافروں کا یہی حال تھا۔

سو جو معاملہ کفار اپنے معبودوں کے ساتھ کر کے مشرک و کافر ہوئے تھے اگر یہی معاملہ آج بھی کوئی کسی کے ساتھ کرے گا تو وہ ابوجہل مشرک کے برابر ہو گا۔ اس میں کیا تجسس ملا دیا جو کام ابوجہل کر کے مشرک ہوا تھا آج اگر کوئی اس کام کو کرے گا تو وہ مشرک نہ ہو گا۔ یہ وہ مضمون ہے کہ شہید مرحوم کے صدقہ سے خوانین ثلاثہ بھی بالاتفاق فرما چکے ہیں۔

فرمایئے مشرکین عرب کا دستور استعانت میں چوتھی شکل تھی یا دوسری تیسری کو تو "تقویۃ الایمان" میں شرک فرمایا ہے۔ پھر عبارت کا مطلب چوتھی صورت کو شرک کہنا ہوا یا کچھ اور لو پہلے چوتھی صورت کی ایک شق کو باطل فرمایا تھا اب دوسری شق کو خدا کی قدرت کر ایسے علاموں کے یہ صاف مطلب سمجھ میں نہ آیا۔ پھر اس پر علمیت قابلیت کا وہ دعویٰ کہ آسمانوں کو سر پر اٹھا رکھا ہے۔

اس کے بعد شرک کے معنی بیان فرماتے ہیں کہ شرک اسی پر موقوف نہیں کہ کسی کو اللہ کے برابر سمجھے بلکہ شرک کے یہ معنی ہیں کہ جو امور منتص بالباری تعالیٰ ہیں ان میں سے کسی کو غیر اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کرے۔ ان امور مختصہ کی مثالیں

Scanned by CamScanner

یہ فرماتے ہیں۔

چھٹا فقرہ

"جیسے سجدہ کرنا اور اس کے نام کا جانور کرنا اور اس کی منت ماننی اور مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے گو کہ پیر اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے۔" ص ۷

اب آپ ہی فرما دیجئے کہ قدرت تصرف کی کون سی صورت میں ثابت کی جاتی ہے چوتھی میں یا دوسری تیسری میں فرمائیے کون سی صورت مراد ہوئی چوتھی یا کوئی اور یہ "تقویۃ الایمان" کی عبارت کا مطلب ہے یا دیوبندی کا تراشیدہ، کاش اگر مدرسہ دیوبند میں زانوئے ادب طے کیے ہوتے تو اس صاف مطلب کے سمجھنے میں اس قدر گمراہ نہ ہوتے۔

جب یہ امر تحقیق ہو گیا کہ مراد چوتھی صورت کو شرک کہنا ہے اور وہ واقعی شرک ہے بھی تو پھر یہ فرمانا

"اس بات میں اولیاء انبیاء میں اور جن و شیطان میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں رہتا جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہو جائے گا خواہ انبیاء اولیاء سے کرے خواہ پیروں سے شہیدوں سے، خواہ بھوت و پری سے۔" (ص ۷)

بالکل صحیح ہے جناب ہی فرمائیں کہ آپ نے کس امر کا رد کیا اور کس کو خلاف عقیدۂ اہل سنت والجماعت فرمایا آپ ہی انصاف فرمائیں۔

Scanned by CamScanner

۴۔ دوسری بات یہ ہے کہ عالم میں ارادے سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش سے مارنا اور جلانا، روزی کی کشائش اور تنگی، اور تندرستی و بیماری کر دینا فتح و شکست دینی، اور اقبال و ادبار دینا، مرادیں پوری کرنی، حاجتیں برلانی، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دستگیری کرنی، برے وقت میں پہنچنا۔

یہ سب اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء اولیاء کی، پیر شہید کی بھوت و پری کی یہ شان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگیں اور اس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اس کی منتیں مانے مصیبت کے وقت اس کو پکارے تو وہ مشرک ہو جاتا ہے اور اس کو اشراک بالتصرف کہتے ہیں یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے

پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ (ص ۹)

اس عبارت کو خان صاحب نے انتہائی اختصار کے فصل الخطاب میں نقل فرمایا ہے جو فقرے جلی قلم[1] سے لکھے گئے ہیں وہ ہی جناب نے نقل کیے ہیں۔

کاش اگر اس عبارت کو تمام نقل فرما دیتے تو ان کو فصل الخطاب لکھنے کی حاجت نہ ہوتی نہ ہم کو آپ کے جواب کی۔ مگر یہ تمام کرم مجدد البدعات کا ہے۔ انہوں نے ایسا عجیب طریقہ رد مخالفین کا ایجاد کیا ہے جو کسی خلقی کافر کو بھی نہ سوجھا تھا عبارات کو ملخص کر کے ایک مسلسل عبارت بنالی جس کا مضمون کھلا ہوا کفری یا غلط ہو دوسرے

[1] اس ایڈیشن میں جلی قلم سے لکھنے کی بجائے اس پر خط کھینچ دیا گیا ہے۔ ناشر

لوگ بھی پھر غور نہیں کرتے اور وہی لکھتے ہیں جو انہوں نے لکھا اور جب ایک دفعہ بات زبان یا قلم سے غلط نکل گئی تو اس کی پیچ ہو جاتی ہے اس ایک غلطی کے بنانے کی وجہ سے پھر صدہا غلطیاں اور کرنی پڑتی ہیں۔

آیئے ہمیں تمام مخالفین سے دریافت کرنا ہے کہ عبارت مذکورہ میں کون سا کلمہ ہے جس کا کوئی رد کرے گا۔ اور رد کر کے مسلمان باقی رہ جائے گا۔

اور صفحہ ۸ پر تحریر فرمایا ہے:

"یہ بات تحقیق کیا چاہیئے کہ اللہ صاحب نے کون سی چیزیں اپنے واسطے خاص کر رکھی ہیں کہ اس میں کسی کو شریک نہ کیا چاہیئے"

(تقویۃ الایمان صفحہ ۸)

اس میں سے دوسری بات یہ ہے۔

ساتواں فقرہ

کہ عالم میں ارادہ سے تصرف کرنا الخ

اور اس کے قرائن پہلے عرض ہو چکے ہیں کہ مراد عالم سے تمام عالم ہے۔

فرمایئے آپ کے نزدیک کون شخص ہے جو تمام عالم میں اپنے ارادہ سے تصرف کرتا ہے اور تصرف سے وہی مراد ہے جو پہلے عقیدہ میں مذکور ہو چکا کہ جو چاہے سو کرے۔

فرمایئے آپ کا عقیدہ اس میں کیا ہے اپنے ارادہ سے تمام عالم میں جو چاہے وہ کرے ہمارے نزدیک تو سوائے خداوند عالم کے کوئی نہیں۔

Scanned by CamScanner

اس کے بعد فرمایا ہے۔

آٹھواں فقرہ

اور اپنا حکم جاری کرنا الخ

فرمائیے کوئی ہے جو تمام عالم میں اپنا حکم جاری کرتا ہے سوائے خدا کے اور کوئی ہے تو اس کا نام لے دیجیے۔

نواں فقرہ

اور اپنی خواہش سے مارنا جلانا الخ

فرمائیے سوائے خدا کے جو اپنے ارادہ اور حکم اور خواہش اور قدرت سے سب کو مارنے والا اور جلانے والا ہو جس کو اور جب جس طرح چاہے جلا دے۔ علیٰ ہذا القیاس مارے۔

دسواں فقرہ

روزی کی کشائش اور تنگی کرنی

ارشاد عالی ہو کہ سوائے خدا کے اور کون رزاق ہے جو اپنے تصرف اور ارادہ اور خواہش سے جس کو جتنا اور جس وقت جس طرح چاہے رزق دے اور جس کو جس طرح چاہے بھوکا مار دے۔

گیارہواں فقرہ

اور تندرست و بیمار کرنا۔

کہیے تو سہی ہیں بھی تو بتا دیجئے کہ اپنے ارادہ و قدرت و حکم سے اور اپنی خواہش سے جس کو جس وقت جس مرض میں چاہے مبتلا کر دے۔ اور جس کو چاہے

تصرف کرے اور حکم اس کا تمام عالم میں جاری ہو وہ کون ہے۔

(۱) فتح و شکست دینی

علیٰ ہذا القیاس

(۲) اقبال و ادبار دینا

اسی طرح

(۳) مرادیں پوری کرنی حاجتیں برلانی

بطرز مذکور

(۵) بلائیں ٹالنی، مشکل میں دستگیری ابرے وقت میں پہنچنا یہ سب کس کی شان ہے۔

ایک عبارت میں یہ گیارہ فقرے ہیں جن میں کا ایک بھی چوتھی صورت کے سوا نہیں پایا جا سکتا۔

فرمانے تصرف ارادہ و قدرت سے کرنا، اپنا حکم جاری کرنا، اپنی خواہش سے تمام امور مذکورہ بالا کرنا یہ چوتھی صورت میں نہیں تو دوسری تیسری میں ہیں۔ پھر یہ امور تو آپ کے نزدیک بھی کفر و شرک و الحاد ہیں پھر اگر حضرت مولانا مرحوم نے یہ تحریر فرمادیا کہ:

یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء اولیاء کی پیروی شہید کی، بھوت و پری کی یہ شان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اس سے مرادیں مانگے اور اس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اس کی منتیں مانے مصیبت کے وقت اس کو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔

(تقویۃ الایمان ص ۹)

تو کیا بیجا کیا ایسے عقیدہ والے کو تو آپ ہم سے اور مولانا مرحوم دونوں سے پہلے

Scanned by CamScanner

مشرک کافر و ملحد فرماتے ہیں۔ پھر آپ نے فصل الخطاب میں کس امر کا رد کیا اور کس کو اہل سنت والجماعت کا عقیدہ بنایا یہ تو وہ امور ہیں جن کو کوئی تام کا مسلمان بھی زبان پر نہیں لا سکتا یہ تو ٹیٹ شرک و کفر ہے کیا اسی کو آپ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ بنانا چاہتے ہیں۔

فرمایئے چوتھی صورت ہماری تراشیدہ ہے یا تقویۃ الایمان کے لفظ لفظ کا مطلب۔

ناظرین اندھیر تو وہ ہے جو خان صاحب نے انتہی عفنہا کی آڑ میں شکار کھیلنا چاہا ہے مگر یہ معلوم نہیں کہ غیروں کے شکار میں یہ خیالی ٹٹیاں کام نہیں آتیں۔ اس کے بعد مولانا مرحوم فرماتے ہیں۔

اٹھارواں فقرہ

"اور اس کو شرک بالتصرف کہتے ہیں یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے"

اس کو خوانین نے حذف کر دیا ہے کس قدر صاف بات ہے کہ استعانت کی چوتھی صورت بیان فرمانی منظور ہے یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے اور اسی وجہ سے اس کو شرک فی التصرف کہا گیا۔

فرمایئے خدا کا سا تصرف چوتھی صورت میں ثابت کیا جاتا ہے یا دوسری اور تیسری میں ارادہ سے تصرف کرنا، اپنا حکم جاری کرنا، تمام عالم میں اپنی خواہش سے امور غیر عادیہ جو طاقت بشریہ سے خارج ہیں ان کو کرنا یہی تو استعانت کی چوتھی صورت ہے اور ایسی صورت میں تو خدا کی دی ہوئی قدرت تسلیم کی جاتی ہے اور خود بخود قدرت کا تسلیم کرنا

Scanned by CamScanner

اس میں ان کو علم کی کیا تخصیص ہے۔ اگر امور عادیہ میں بھی ایسا سمجھے گا تو قطعی کافر ہو جائے گا پھر مولانا کا یہ تعمیم فرمانا:

"پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے"

اس میں کون سا لفظ غلط ہے کیا ان کاموں کی قدرت بطرز مذکور جو پہلے ذکر کی گئی ہیں اگر کوئی کسی کو ثابت کرے اور قدرت دی ہوئی اعتقاد کرے تو یہ کفر و شرک اور الحاد نہیں۔ کیا یہی اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔

اگر یہ میں ایمان ہے تو پھر چوتھی صورت کو بھی بتا دیا جاوے کہ وہ کیا ہے۔ اس قدر مضمون صاف اتنے بڑے بڑے مدعیان فضل و کمال کی سمجھ میں نہ آوے سخت تعجب ہے پھر خود ہی نہیں اپنے ساتھ مردہ اہل کمال کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ بہت اچھا ہم تو کچھ بھی کسی کو نہیں کہتے۔ آپ ہی مطلب بیان فرما دیں کہ ہماری عرض صحیح ہے یا آپ کا ارشاد۔

کس قدر دردناک بات ہے کہ جو حضرات اسلام کی عزت اور حافظ و ناصر اپنی ہی ذات مقدسہ کو قرار دیتے اور علم و فضل میں اپنا ثانی نہیں سمجھتے وہ اس صاف عبارت کا مطلب یہ سمجھیں کہ حضرت مولانا مرحوم کی مراد یہ ہے کہ دنیا میں کسی کو بھی کسی امر کا چاہے وہ امور عادیہ میں سے ہو یا غیر عادیہ میں سے قدرت و تصرف ثابت کرے گا تو وہ مشرک ہو جائے گا اور اس کے رد میں امور عادیہ کی بکثرت مثالیں پیش فرما کر خوش ہوں اور اذناب میں حرکت و جوش پیدا کریں۔ ملاحظہ ہو برکات الامداد وکرامات

Scanned by CamScanner

امداد اللہ یا للعجب و لضیعۃ الادب۔

کیا ان صاحبوں نے "ان کاموں" کے لفظ کو بھی نہیں دیکھا گفتگو خاص کاموں کی قدرت میں ہو رہی ہے اور اعتراض عام کر دیا کہ امور عادیہ اور غیر عادیہ سب شامل ہو گئے۔

آے اسلام اور اے علم و فضل کے معدن و مخزن کیا تو آج مخالفین اسلام کے مقابلہ میں انہیں بزرگوں کو فخریہ پیش کرے گا یہ ہی ہیں جو کہتے ہیں۔

"ان کا انسداد اور رد علمائے وقت پر واجب تر اور اہم ہے بہ نسبت دیگر فرق کفار کے" (فصل الخطاب ص ۳۲)

یہی وہ معقول کے مربی داخل در معقولات دینے والے ہیں جو فصل الخطاب کے صفحہ ۲۴، ۲۵ پر منطق کی نسبت کچھ تعریف کر کے مخالفین کو فرماتے ہیں:

"کہ خود سمجھ نہیں منطق پڑھتے نہیں اس وجہ سے آیت و حدیث و فقہ کا مطلب کچھ ہوتا ہے یہ کچھ سمجھ جاتے ہیں اگر منطق کو یہ لوگ برا نہ سمجھتے اور اس کو اچھی طرح سے پڑھتے تو یہ آفت ان پر نہ آتی"

یہی علمائے وقت معقول و منقول کے جامع ہیں دو چار جگہ بے جوڑ اور بے سمجھے عبارتیں لکھ کر اس قدر بے جا ناز ؎

اذا کان الغراب دلیل قوم

سیھدیھم سبیل الھالکینا

جس قوم کے مایہ الفخر یہ ہوں گے تو اس میں مایہ الندامۃ کوئی بھی نہ ہوگا۔

آے اسلام تیرے اصل اور حقیقی فرزند یہ نہیں ہیں وہ اور ہی ہیں جن سے عالم چمک رہا ہے جو قیامت تک باقی رہیں گے ان کی صورت دیکھنے سے خدا کی یاد اور

تیری عظمت قلب میں پیدا ہوتی ہے۔

۵۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے وقت کے کافر بھی اس بات کے قائل تھے کہ کوئی اللہ کے برابر نہیں اور اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا مگر اپنے بتوں کو اس کی جناب میں اپنا وکیل سمجھ کر مانتے تھے اسی سے کافر ہو گئے۔

سو اب بھی جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اس کو مانے اس پر شرک ثابت ہوتا ہے الخ (ص ۳۱)

"سو اب بھی جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے"

یہ فقرہ کئی بار گذر چکا ہے جس کا حاصل بجز چوتھی صورت کے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔

۶۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عوام الناس اپنے پیروں، شہیدوں کی حمایت پر بھروسہ کر کے اللہ کو بھول جاتے ہیں، اور اس کے احکام کی تعظیم نہیں کرتے محض گمراہی کہ سب پیروں کے پیر پیغمبر خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم رات دن اللہ سے ڈرتے تھے اور اس کی رحمت کے سوا کسی طرح اپنا بچاؤ نہیں سمجھتے تھے۔ پھر اور کسی کا تو کیا ذکر۔

(تقویۃ الایمان ص ۲۲)

خان صاحب کس قدر صاف مضمون ہے عوام الناس کا لفظ۔

بیسواں فقرہ

"پھر پیروں اور شہیدوں کی حمایت پر بھروسہ کر کے اللہ کو بھول جاتے ہیں"

یہ بجز چوتھی صورت کے اور کہاں ہے اسی میں تو ان کو قدرت ثابت کی جاتی

Scanned by CamScanner

اسی میں اُن کو ہمت دینے کا اختیار ہوتا ہے۔ فرمایئے اب اگر چوتھی صورت مراد نہیں تو کس کا احتمال ہے۔

۷۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے عوام الناس کہتے ہیں کہ اولیاء انبیاء علیہم السلام کو یا امام شہیدوں کو عالم میں تصرف کرنے کی طاقت ہے لیکن اللہ کی تقدیر پر وہ شاکر ہیں۔ اور اس کے ادب سے دم نہیں مارتے اگر چاہیں تو ایک دم میں الٹ پلٹ کر دیں۔ لیکن شرع کی تعظیم کر کے چپ بیٹھے ہیں سو یہ بات سب غلط ہے بلکہ کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے اور نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔

(تقویۃ الایمان ص ۲۴)

ناظرین اس سے بھی زیادہ کسی اور مضمون کی ضرورت ہے اور سنو۔

اکیسواں فقرہ

۔ عالم میں تصرف کرنے کی طاقت تو ہے ؛

مگر گذر چکا ہے کہ یہ چوتھی صورت ہی پر صادق آتا ہے دوسرے

بائیسواں فقرہ

۔ اگر چاہیں تو ایک دم میں اُلٹ پلٹ کر دیں ؛

یہ تو بجز چوتھی صورت کے کہیں اور ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ قدرت عامہ مستقلہ عرضیہ تو اسی میں ثابت ہوتی ہے بلکہ غور کیا جاوے تو چوتھی صورت سے بھی خاص ہے۔

۸۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعضے عوام الناس کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ کو اللہ نے طاقت بخشی ہے کہ تقدیر کو بدل ڈالیں جس کی تقدیر میں اولاد نہیں اس کو اولاد دے

Scanned by CamScanner

دیں۔ جس کی عمر تمام ہو چکی ہے اس کی عمر بڑھا دیں۔ سو یہ بات صحیح نہیں۔

(تقویۃ الایمان ص ۲۹)

دنیا میں کون سا مدعی اسلام ہوگا جو اس کے کفر و شرک ہونے میں انکار کرے گا۔

"اللہ تعالیٰ نے طاقت بخشی ہے کہ تقدیر کو بدل ڈالیں جس کی تقدیر میں اولاد نہیں لکھی اس کو اولاد دے دیں۔"

فرمایا تو جائے کہ یہ صورت رد ابو نہیں ہے تو کون سی صورت ہے۔ یہ اعتقاد کر کے اگر کوئی استعانت کرے یا نہ کرے کیا اس کے شرک و کفر ہونے میں کچھ تردد ہے علیٰ ہذا القیاس اس کا مفاد بجز چوتھی صورت کے اور کیا ہے اسی عبارت کے بالکل متصل عبارت ذیل ہے۔

۹۔ بلکہ یوں سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہر بندہ کی کبھی دعا قبول بھی کر لیتا ہے اور انبیاء اولیاء کی اکثر مگر دعا کی توفیق دنیا بھی اسی کے اختیار میں ہے اور قبول کرنا بھی اور دعا بھی کرنی اور مراد بھی ملنی دونوں باتیں تقدیر میں لکھی ہیں۔ تقدیر سے باہر کوئی کام دنیا میں نہیں ہو سکتا اور کچھ کام کرنے کی قدرت نہیں ہر بندہ بڑا ہو یا چھوٹا نبی ہو یا ولی

لہ اور منجملہ ان دعوات کے اپنی قبور سے مدد مانگنا اور استعانت کرنا ہے کہ ان کو مطلق حاجت روا جان کر طلب اور آرزو میں شرک کی داد دیتے ہیں ۱۲ صراط مستقیم اردو نمبر ۵۔ گو یہ عبارت تقویۃ الایمان کی نہیں مگر چونکہ خاص اسی بحث میں ہے اور یہی مسئلہ اور تمک عشرۃ کاملہ کا مدد پورا ہوتا ہے اس لیے اس کو بھی نقل کر دیا ۱۲ منہ عفا اللہ تعالیٰ

سوائے اس کے اللہ سے مانگے اور اس کی جناب میں دعا کرے کچھ اور طاقت نہیں رکھتا پھر وہ مالک مختار ہے چاہے اپنی مہربانی کی راہ سے قبول کرے چاہے اپنی حکمت کی راہ سے قبول نہ کرے۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۹)

بس شہید مرحوم کی انہیں باتوں نے تو مخالفین کے دل کو جلایا ہے کہ ہر امر تقدیر میں ہو اور دعا کرنا قبول کرنا یہ بھی تقدیر میں تھا قدرت مستقل کسی کو کچھ بھی نہیں سب چھوٹے بڑے خدا ہی سے سوال کرتے ہیں۔ پھر دعا کے قبول کرنے نہ کرنے کا بھی اسی کو اختیار ہے۔ یہ اعتقاد عوام سے کہا جائے گا تو پھر پیروں کو سجدہ کیسے ہوگا اور حیات و موت کا پیر کو مالک کیسے سمجھیں گے اگر یہ نہ سمجھا کہ جب چاہیں گے اولاد مار ڈالیں گے اور جب چاہیں دیں گے تو قبر پر طواف کون کرے گا۔ سجدہ کیسے کرے گا۔ ہائے توحید تو پھر بھی باقی رہی۔

مرشد شہید مرحوم نے بات تو کوئی بھی ایسی نہیں چھوڑی جو انبیاء علیہم السلام کی تعظیم کی ہو اور اس کو تسلیم نہ کرتے ہوں مگر غضب یہی ہے کہ ہر جگہ توحید موجود خدا کا ذکر سنت کی اتباع اور یہی بدعت کی جان کنی ہے۔

عبارات مذکورہ میں جو یہ لفظ واقع ہوا ہے:

"اور کچھ کام کرنے کی قدرت نہیں"

مطلب یہ ہے کہ امور مذکورۂ بالا میں کسی کو قدرت بالذات و بالاستقلال کرنے کی نہیں ورنہ وہی صورت رابعہ آجائے گی یہ مطلب نہیں کہ کھانا کھانے پانی پینے نماز پڑھنے کی بھی قدرت نہیں۔ اگر کوئی کسی کو امور عادیہ کی قدرت ثابت کرے گا تو شرک نہ ہوگا کیونکہ پہلے جن کاموں کا ذکر ہے وہی مراد ہیں اور یہ فصل تو پہلے ہی اجمال

Scanned by CamScanner

کی تفصیل ہے جو اگر غیر قادر خارج عن طاقت بشریہ پہلے مذکور ہو چکے ہیں وہی یہاں بھی مراد ہیں۔

الحمد للہ تعالیٰ کہ ان تینوں عبارتوں میں تینتیس نقرے مذکور ہیں جو بتاتے ہیں کہ تقویۃ الایمان کی عبارت کا مطلب صرف استعانت بالغیر کی پرتھی ہی صورت ہے۔ اور واقعی ان میں قدرت و تصرف ثابت کرنا باتفاق شرک ہے چاہے یوں سمجھئے کہ بزرگان دین کو خود بخود قدرت ہے یا خداوند عالم نے یہ قدرت ان کو بخشی ہے۔

وذلک ما اردناہ الحمد للہ اولا وآخرا وظاہرا وباطنا والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ واولیائہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ؕ

الٰہی تیری قدرت کے قربان جائیے کہ تو نے اپنے اضعف عباد سے یہ کام پورا کر دیا۔

اللّٰھم صل وسلم علی من تتربہ الصالحات وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

مولانا اسمٰعیل صاحب شہید مرحوم کی کرامت کہ جو کلام مخالفین کے نزدیک غیر محتمل التاویل اور ان کے مفروضہ مطلب میں قطعی تھا جس کے معنے بھی خود حضرت مرحوم ہی نے بیان فرما دیئے تھے اور اب خود زندہ بھی نہ تھے جو ان سے دریافت کیا جاتا کہ آپ کی کیا مراد ہے لیکن انہیں کے کلام سے مطلب واضح ہو گیا اور گویا ان ہی نے فرما دیا کہ میرا مطلب یہ ہے اب دیکھئے بدعت کیا رنگ و روپ لاتی اور نیا گل کھلاتی ہے۔ دیکھئے کون صاحب حق کا اقرار فرماتے اور کون مرنے کی وہی ایک ٹانگ

گاتے ہیں۔

جن بزرگان دین کی عبارتیں استعانت بالغیر میں خوانین نے نقل فرمائی ان سے زیادہ پُرزور عبارتیں تو منصب امامت اور صراط مستقیم کی ہیں جو ہم نے نقل کی ہیں کاش یہ صاحب ثبوت استعانت ہی میں ان عبارات کو پیش فرماتے اور جو حضرت مولانا مرحوم کے معتقدین تھے ان سے کہتے کہ تم استعانت بالغیر کو منع کرتے ہو اور تمہارے مقتدا اور پیشوا اس زور سے ان امور کو ثابت کرتے ہیں تو اس وقت اگر ہم کو ایک ہی دو عبارت کا جواب دینا پڑتا ہے تو اس وقت ایک سو ایک عبارت کا جواب دینا ہوتا اور بجائے تین سو ساٹھ دلائل کے خان صاحب کو چار سو اکسٹھ دلیلیں ہاتھ آتیں۔ لیکن یہ کیوں نہ کیا اس وجہ سے کہ اس میں حضرت مولینا کی تضلیل تفسیق، وہابی، نجدی، کافر ہونا تو ثابت نہ ہوتا جو اصل مقصود ہے نہ مطلب ہی ان کے پیش کرنے سے حاصل ہوتا نہ مسئلہ ہی ان سے ثابت ہوتا مگر ہاں تقویۃ الایمان کی طوطا کاٹ عبارت پیش کرنے سے عوام میں تو شور پیدا ہو گیا اور ایک عالم با عمل صوفی صافی سے لوگ بدگمان ہو کر مبتلائے معصیت ہوئے غرض شیطان جتنا اس صورت میں خوش ہوا اس صورت میں نہ ہوتا۔

گو یہ ضرور تھا کہ اس صورت میں ایک دو جز میں معذور سمجھے جاتے کہ عبارات اس قدر کثیرہ دافرہ زائدہ تھیں کہ آدمی دھوکہ کھا سکتا تھا اور جو صورت اختیار فرمائی ہے اس میں تو بجز جہل تام یا اعلیٰ درجہ کی بددیانتی اور خیانت کے کوئی احتمال ہی ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔

یہ جو سنا تھا کہ برائی بدشگونی کے لیے اپنے ناک کان کٹوانا یہ اسی کی مثال

Scanned by CamScanner

ہوگی اللہ تعالےٰ مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائے آمین۔

اب انصافاً مدعا کے متعلق ہمیں کچھ بھی عرض کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی، مگر شاید کوئی آنکھوں کو ہاتھوں سے بند اور تمام حیار کے شعبوں سے قطع نظر کر کے یہ کہہ دے کہ صاحب جواب نہایت مدلل بات بالکل لاجواب ایمان انصاف نقل عبارات سیاق و سباق قرائن مقلیہ تقلیہ کے مطابق اس میں کسی کی تضلیل تفسیق وغیرہ بھی نہیں ہوتی مسئلہ میں بھی ہنسی خوشی اتفاق ہو گیا اس سے بڑھ کر تو کوئی بات ہی نہیں مگر غضب یہ ہے کہ بڑے بوڑھے جو کہتے چلے آئے ہیں کہ تقویۃ الایمان کی عبارت کا مطلب یہی ہے آدمی جو معتبر ہیں ایک نہیں دو تین چار پانچ اس سے بھی زیادہ اور بڑے بڑے معقولی ان کا کہنا کیسے غلط ہو سکتا ہے۔

کوئی شخص رو رہے تھے کسی نے دریافت کیا کہ خیر ہے روتے کیوں ہو فرمایا کہ بیوی رانڈ ہو گئی جواب دیا کہ بندۂ خدا تم تو زندہ ہو پھر بیوی کیسے رانڈ ہو گئی فرمانے لگے کہ یہ تو میں بھی جانتا ہوں مگر گھر سے جو آدمی آیا ہے وہ معتبر ہے اس کا کہنا کیسے غلط ہوگا۔

اس بنا پر ہم کو بھی یہی جواب عرض کرنا چاہیئے تھا کہ سب کے سب مل کر نتیجہ دسویں چالیسویں میں سنڈھک ڈھک کر دو اور یہی کہو کہ گو بات تو یہی صحیح ہے مگر آدمی معتبر یہ کہتا ہے کہ تقویۃ الایمان میں مطلق ہی قدرت و تصرف کہا ہے خداداد ہو چاہے ذاتی ہو امور عادیہ میں ہو یا غیر عادیہ میں سب ہی کو شرک و کفر کہا ہے اس کے سوا کوئی کچھ مطلب کہے چاہے کیسے ہی دلائل و براہین رکھتا ہو دین و ایمان سب جائے انصاف نہ رہے جا بجا کلائیں مگر کسی کو نہ سنو جو ہوگا دیکھا جائے گا۔

Scanned by CamScanner

ایک دو انبیا علیہم السلام اولیائے کرام ہوتے تو چھوڑ بھی دیتے ایک تو ان کی تعداد بے شمار پھر پشت ہا پشت سے ان کی عبادتیں ہو رہی ہیں اور فقط یہی تو نہیں شیخ سدو زین خان کالو شہید بھوت پریت چڑیلیں دیو پریاں نیچے اوپر والے جنات شیاطین۔ ان سب کو کس دل سے چھوڑ دیں ؎

ان کی طرف سے دل نہ پھرے گا کدو ستو!
اب ہو چکا یہ جس کا طرفدار ہو چکا

اور ہم اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ وَمَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ إِنْ كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُغْوِيَكُمْ۔ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَعَلَى سَمْعِهِمْ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ۔

جاؤ جہنم میں۔

لیکن نہیں شاید ناواقف۔ جو محض لاعلمی کی وجہ سے مبتلائے بدعات ہیں اور ان حضرات کی لانبی چوڑی تحریرات اور کئی کئی سطروں کے القاب دیکھ کر گمراہ ہو گئے ہیں۔ ہدایت ہو جائے اور حجت اللہ تعالیٰ علی وجہ الکمال ظاہر ہو جائے۔

اس بنا پر عرض ہے کہ تمام ہندوستان کے بدعتی مستعد ہو جائیں فقط نوابین ٹونک سے کیا شدنی ہے تمام مصدقین اور معاونین کو بھی ساتھ لے لو اور جواب کی فکر کرو۔ اب ہم بفضلہ تعالیٰ و حولہ و قوتہ واعانتہ عرض کرتے ہیں کہ گو سیاق و سباق قرائن حالیہ مقالیہ سے وہی معنی ہیں جو عرض کیے گئے مگر آپ کی خاطر سے اب ہم وہی معنی شہید مرحوم کے کلام کے لیتے ہیں جو آپ حضرات نے بیان فرمائے

ہیں اور دعویٰ ہے کہ وہ بھی صحیح ہیں۔ مگر اس میں بھی آپ نے تھوڑی سی کیا بہت سی غلطی کی اور یہ لازم بدعت ہے جب تک اس منحوس خصلت سے سچے دل سے توبہ نہ کرو گے قلب سلیم عطا نہ ہوگا۔

آپ حضرات یہ فرماتے ہیں کہ شہید مرحوم نے مطلق قدرت و تصرف کو مطلق افراد انسانی اولیاء انبیاء علیہم السلام شیاطین بھوت پری وغیرہ سے ذاتی عرضی سب سلب کر دیا اور یہ خلاف عقیدہ اہل سنت والجماعت ہے۔

میں عرض کرتا ہوں کہ نہیں نہیں دل کھول کر تعمیم فرمائیے بلکہ تمام ملائکہ رحمت و عذاب وغیرہ بجز ماسوی اللہ تعالیٰ کو لے لیجئے اور یہ فرمائیے کہ شہید مرحوم سب سے سلب کلی کرتے ہیں اور یہی نہیں بلکہ جو اس کو ثابت کرے اس کو مشرک کافر بے ایمان سب ہی کچھ فرماتے ہیں۔

اور ہم بھی اس کے مصدق ہیں کہ شہید مرحوم نے جو کہا جو فرمایا بالکل صحیح ہے۔

تکلد ہر چہ گوید دیدہ گوید

لیکن فقط اس قدر عرض ہے کہ شہید مرحوم سے یہ دریافت کر لو کہ آپ کی مراد قدرت و تصرف سے کیا ہے۔ کیا یہی قدرت عرضیہ جو امور عادیہ میں عادۃً ثابت ہے جس کی بنا پر انسان جنات وغیرہ فاعل مختار کہے جاتے ہیں جس کی بنا پر وہ مکلف ہیں ان کی مدح و ذم ہوتی ہے یا قدرت و تصرف کے یہ معنی نہیں اگر وہ پہلے معنی بیان فرمائیں تو آپ گھی کے چراغ جلائیے۔

اور اگر کوئی دوسرے معنی بیان فرمائیں جس کا ثابت کرنا آپ بھی شرک و کفر د

Scanned by CamScanner

الحاد بے دینی ہی فرمائیں تو پھر انصافاً آپ کو کیا کرنا چاہیئے آپ ہی فیصلہ فرما لیجئے۔ ایک شخص عالم متبحر کے کلام کے معنی ایسے غلط لیے جائیں جو عقل و نقل انسانیہ کیا حیوانیہ کے بھی مناسب نہ ہوں، دنیا میں کوئی بھی تسلیم نہ کر سکے اور اسی کے کلام سے اس کے صاف معنی وہ بن سکتے ہوں کہ موقع میں کدورت ہو مگر ان میں اس قدر بھی تکدر نہ ہو تو آپ ہی فرمایئے کہ پھر بھی جو اسی غلط ہی معنی کو کہے اس کی جہالت یا دیانت کی اس سے زیادہ اور کیا دلیل ہوگی۔

سُنیئے ہم عرض کرتے ہیں۔ شہید مرحوم فرماتے ہیں کہ:

"اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی"

پھر جو امور مختص باللہ تعالیٰ ہیں ان کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی"

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"یہ بات تحقیق کیا چاہیئے کہ اللہ صاحب نے کون کون سی چیزیں اپنے واسطے خاص کر رکھی ہیں اس میں کسی کو شریک نہ کیا چاہیئے"

اوّل بات بیان فرما کر فرماتے ہیں:

"دوسری بات یہ ہے کہ عالم میں ارادہ سے تصرف کرنا"

پھر فرماتے ہیں:

"یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے"

Scanned by CamScanner

ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

ان تمام عبارتوں کا مطلب یہ ہے کہ عالم ایجاد اور تخلیق میں کسی کو تصرف و قدرت یعنی نیست سے ہست اور عدم سے وجود عنایت فرمانا جو اس کی صفت تخلیق اور تکوین کی ہے جس کو اُردو میں پیدا کرنا کہتے ہیں وہ تصرف اور قدرت سوائے خدا کے کسی کو ثابت نہیں اعطائے وجود اسی کی صفات مختصہ میں سے ہے۔ اس کو اگر کوئی ولی نبی جن بھوت شیطان کو ذاتی ثابت کرے کہ وہ خود بخود اشیاء کو پیدا کرتا ہے تو یہی کافر و مشرک اور بے ایمان اور اگر یوں کہے کہ خدا نے کسی کو تصرف کرنے کی قدرت عنایت فرمادی ہے اور وہ اپنی قدرت عطائیہ سے وجود عنایت کرتا ہے اور نیست سے ہست بناتا ہے اور وہی خالق ہے۔ تو وہ بھی مشرک اور کافر ہے۔ واللہ خالق کل شئی، اس کا ارشاد ہے۔

اس میں کوئی کلام نہیں کہ آگ سے گرمی پانی سے برودت، آفتاب سے روشنی صادر ہوتی ہے مگر کوئی یوں سمجھے کہ آگ حرارت کی اور پانی برودت کا اور آفتاب روشنی کا موجد اور مکون اور خالق ہے۔ اور خدا نے ان اشیاء کو قدرت عنایت فرمادی ہے اور اسی قدرت عنایہ سے یہ اشیاء اپنے اثرات کو ایجاد اور وجود عنایت کرتی ہیں تو وہ ایسا ہی کافر ہے جیوں سمجھے کہ یہ اشیاء اپنے آثارات کو خود بخود پیدا کرتی ہیں علیٰ ہذا القیاس انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام سے ظہور معجزات و کرامات و خوارق عادات بے شمار ہوئے اور قیامت تک کرامت وغیرہ جاری ہے مگر خالق ان تمام امور کا خداوند ہے عالم تکوین و تخلیق میں کسی کی مجال نہیں کہ خدا نے کے لیے تصرف فرماتا ہے جس سے وہ امر خلاف عادت جلوہ پذیر ہوتا ہے یہ

Scanned by CamScanner

نہیں کہ انبیاء علیہم السلام یا اولیائے کرام یا جنات شیاطین بھوت پری کو تصرف کرنے کی قدرت خداوند عالم نے بخشی ہے اور وہ اس قدرت عارضی سے ان امور خارقہ للعادت کو پیدا کرتے وجود عنایت کرتے ہیں ایسی قدرت کوئی اگر کسی کو ثابت کرے پھر چاہے یوں سمجھے کہ یہ قدرت اس میں خود بخود ہے یا یوں سمجھے کہ خدا نے اُن کو یہ قدرت عنایت فرمائی ہے ہر صورت میں شرک ثابت ہوتا ہے اور وہ اور ابوجہل شرک میں دونوں برابر ہیں۔

اب موحدین اور جملہ مخالفین کی خدمت عالیہ میں عرض ہے کہ اگر آپ اس عقیدہ میں ہمارے ساتھ متفق ہیں۔ تو الحمد للہ لکھ دیجئے کہ یہ عقیدہ شرک والحاد اور اہل سنت والجماعت کے خلاف ہے پھر ہم کو مولانا مرحوم کے کلام سے صرف اسی قدر ثابت کرنا رہے گا کہ مولانا مرحوم کی واقعی اس کلام سے یہ مراد ہے اور یہ مراد انہیں کی ہے ہماری تراشیدہ اور خراشیدہ اور منطق کا زور نہیں۔

بس پھر بھی مطلع صاف ہے اور مخالفین کی ایک صدی سے زیادہ کی کوشش آج مٹی میں مل جائے گی اور یہ ثابت ہو جائے گا کہ ایک ادنیٰ اردو عبارت کا یہ چھوٹے بڑے معقول منقول مطلب نہ سمجھے اور نہ سمجھے اور جس طرح اس صاف مطلب میں یہاں ٹھوکریں کھائی ہیں اور مطالب میں بھی اس سے زیادہ منہ کے بل گرے ہوں گے۔ بس ان حضرات نے دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں۔ شہید مرحوم سے نقط عداوت قلبی ہے۔ اور کوئی بات نہیں ورنہ کلام کا محمل صحیح نکل سکتا تھا۔

لہٰذا اگر اس عقیدہ میں آپ ہم سے مخالف ہوں تو بسم اللہ کتب معتبرہ سے ثابت

فرمائیں کہ خداوند عالم کے سوا اور بھی کوئی خالق اور موجد اور عالم تکوین میں تصرف کرنے والا ہے قدرت ذاتیہ نہیں۔ قدرت عرضیہ عطائیہ ہی سے عالم میں امور عادیہ یا غیر عادیہ کا خالق ہے اور یہ عقیدہ شرک نہیں بلکہ اہل سنت والجماعت کا ایمان ہے اور جو اس کے خلاف کہے وہی ضال و مضل کافر، مخالف اہل سنت والجماعت ہے۔

تو پھر انشاء اللہ تعالےٰ ہم بھی تو یہیں ہیں ذرا قلم تو اٹھائیں۔

مگر نہیں امید یہی ہے کہ خان صاحب شاہجہان پوری کی طرح اور خوانین وغیرہ بھی اس میں یہی فرمائیں گے کہ ہم تو تم سے بھی پہلے ایسے عقیدہ والے کو کافر مشرک بددین اہل سنت والجماعت سے خارج سمجھتے ہیں۔ مگر یہ مطلب تو پہلے سے بھی زیادہ تمہارا تراشیدہ ہے اور ایسے مطالب اگر کوئی بیان کرے گا تو یہ تحت الثریٰ کو عرش معلےٰ بنانا ہے۔ مولانا اسماعیل صاحب کا یہ ہرگز مطلب نہیں وہ تو مر گئے ان کی مراد کیسے معلوم ہو اور عبارت سے یہ مطلب نکل ہی نہیں سکتا۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ٹھنڈے دل سے سنیئے اور جلدی نہ فرمایئے جو عبارتیں آپ نے بارہا ملاحظہ فرمائی ہوں گی انہیں سے یہ ثابت و محقق ہے مگر آپ حضرات نے بنظر انصاف دیکھا ہی نہیں ؎

چشم بداندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش درنظر

۱۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ حق جل وعلا اس سبب سے کہ اس بزرگ پر بڑی عنایت

Scanned by CamScanner

رکھتا ہے۔ غیب الغیب سے ایک لطیفہ ظاہر ہوتا ہے جو اس طالب کی حفاظت کا سبب ہوتا ہے اور یہ لطیفہ بوجہ من الوجوہ اس بزرگ کی طرف منسوب ہوتا ہے اگرچہ اس عزیز کو اس معاملہ پر مطلق اطلاع نہ[1] ہو بلکہ اس لطیفہ کا اس طور پر ظاہر ہونا کہ اس بزرگ کی طرف منسوب ہو محض اس بزرگ کی زیادت وجاہت کے لیے پردہ غیب سے ظاہر ہوا ہے۔ جیسے منقول ہے کہ حضرت یوسف علی نبینا و علیہ السلام جب زلیخا کے ساتھ خلوت میں تنہا ہوئے الخ

(صراط مستقیم ص ۱۵۸)

۲۔ پہلے وسعت بے چونی کا تصور کرنا چاہیئے اور اس کا طریق یہ ہے کہ ظہور افعال کے اعتبار یا کسی اور طرز سے ذات پاک کی وسعت کو ذہن نشین کریں۔ لیکن ظہور افعال کا اعتبار اس طرح ملاحظہ کریں کہ ہر حرکت کے پیچھے جو جہاں ظاہر ہوتی ہے حقیقت میں محرک وہی ہے پس اگر چیونٹی کا پاؤں ہلتا ہے تو اس کے ہلانے سے ہلتا ہے اور اگر فلک الافلاک گردش کرتا ہے تو اس کے ہلانے سے گردش کرتا ہے اور اگر ہم اس کی تحریک کا طریق اور سبیل دریافت کرنا چاہیں تو بے چون اور بے چگون کہنے اور لیس کمثلہ شیئ کے پڑھ دینے کے سوا کوئی امر معلوم نہیں دیتا۔

(صراط مستقیم ص ۱۳۹)

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ یہ بزرگوار خوارق عادت کے موجد نہیں ورنہ ان کو خبر بھی نہ ہو اس کے کیا معنے ۱۲ منہ مغفلہ

Scanned by CamScanner

۴۔ اور ان آثار کی ترتیب کا یہ سبب ہے کہ اس مراتبہ کو جو سے تمام حرکات و سکنات اور اسباب و مسببات کا صدور اللہ تعالےٰ کی پاک ذات کی طرف سے اس طرح اس کے دل میں منقش ہو گا کہ کسی ایک تاثیر سے بھی اس کو غفلت نہ ہو گی اور امید و خوف اور محبت صرف اسی پاک ذات سے متعلق ہو جائے گی اور سالک کی نظر میں اس غیر کا کچھ اعتبار نہ رہے گا اور غیر کو اسی طرح آلہ سمجھے گا جیسے کاتب کے ہاتھ میں قلم ایک آلہ ہے۔

(صراط مستقیم ص ۱۲۵)

۴۔ صاحب اس مراقبہ کو ایک ہی فاعل اور ایک ہی مؤثر ہر فعل اور جنبش و سکون میں ظاہر ہو جاتا ہے وہ فاعل حقیقی کی ذات پاک ہے۔

(صراط مستقیم ص ۱۲۴)

۵۔ پس میں جواب دیتا ہوں کہ اگرچہ تمام مخلوقات بلا واسطہ اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی ہے لیکن اس حکیم مطلق نے اپنی غالب حکمت کے تقاضے سے بعض چیزوں کو بعض موجودات کے ساتھ گانٹھ دیا ہے اور مسببات اسباب کا سلسلہ پیدا کر دیا ہے جیسے آفتاب کا جسم اور اس کی روشنی اگرچہ دونوں بلا واسطہ اور بلا حجاب اللہ تعالےٰ کی مخلوقات ہیں۔ لیکن روشنی اور آفتاب کے جسم میں اس خداوند کریم نے ایک خاص ربط پیدا کر دیا ہے کہ اس ربط اور پیوند کی وجہ سے آفتاب کو سبب اور روشنی کو مسبب کہتے ہیں۔ بس یہی قیاس کرنا چاہیئے کہ اگرچہ جتنے فعل اور قول کرارادہ والی چیزوں سے صادر ہوتے ہیں، اللہ تعالےٰ کے پیدا کیے ہوئے ہیں لیکن ان فعلوں اور ارادوں میں سبب اور مسبب کا جوڑا اسی مطلق حکیم نے اپنی حکمت

Scanned by CamScanner

کے مقتضا سے واقع کر دیا ہے اور اسی طرح ارادوں اور پیغمبروں کے بھیجنے اور اور کتابوں کے نازل کرنے اور انہیں جیسے مذکورۃ الصدر امور کے درمیان سبب کا علاقہ مضبوط کر دیا ہے الخ

(صراط مستقیم ص ۵۳، ۵۴)

سبحان اللہ العظیم و بحمدہ یہی وہ حضرات ہیں کہ جن کی شان ؎

در کفے جام شریعت در کفے سندان عشق

ہر ہوسنا کے نداند جام و سندان باختن

ہے۔

عظمت خداوندی اور توحید ذاتی اور توحید صفاتی کو دیکھئے تو پھر عالم میں بجز جلوہ ذات اقدس کے کوئی بھی نہیں ہے اور انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کے تقرب اور مراتب عالیہ اور مناصب فاخرہ کے بیان پر نظر کیجئے تو ان کی ہمت قویہ سے زمین و آسمان کا انتظام بھی ہے ان کے وسیلہ، ذریعہ، واسطے سے نزول برکات بھی ان کے لیے ثبوت معجزات و کرامات بھی نہ توحید کے جلوہ میں انبیاء علیہم السلام و اولیائے کرام کی عظمت کا انکار ہے نہ ان کے مظاہر صفات ہونے کی وجہ سے ان کی خدائی کا اقرار۔

نہ کفار و مشرکین کی طرح ان کو خدا بنا کر معبود بنایا نہ اہل بدعت کی طرح ان کو صفات منتصہ باری تعالیٰ کا مظہر بنا کر بالذات اور بالعرض کے فرق سے دل کو ٹھنڈا کیا نہ غیر مقلدین وہابیہ نجدیہ کی طرح حضرات انبیاء علیہم السلام و اولیائے کرام کی شان میں گستاخی اور ان کی کرامت کے منکر نہ اہل بدعت کی طرح ان کی خدائی کے

Scanned by CamScanner

اثبات میں مصرعہ

یار کا پاس ادب اور دل ناشاد رہے

نالہ قسمت سوار کتی ہوئی فریاد رہے

اسی افراط و تفریط نے تو عالم کو تباہ کیا ہے اگر ایسے علماء جامع شریعت و طریقت نہ ہوتے تو اسلام اور حق کا پتہ ملنا دشوار تھا۔

خان صاحب فرمائیے اس میں آپ کو کیا خلاف ہے فاعل حقیقی عالم میں ایک ہی ذات باری تعالیٰ ہے۔ وہی تمام اشیاء کا خالق و موجد ہے کسی میں ایک ذرہ ہلانے کی قدرت نہیں اگر کوئی یوں سمجھے کہ حقیقۃً ذرہ کا ہلانے والا زید ہے۔ اگر یہ وہ حرکت اسی قدرت مطلقہ سے ہے جو اس نے دی ہے غرض قدرت کو ذاتیہ کہے یا عطیہ باری تعالیٰ ہر صورت میں مشرک ہے۔

ہاں عادۃً جو تعلق اسباب و مسببات میں ہے وہ بھی صحیح ہے ظاہر میں اس کو مسبب اور اس کو سبب کہیں گے مگر حقیقۃً جیسے زید اور اس کی تمام صفات کا خالق بلا واسطہ اللہ تعالیٰ ہے اسی طرح سے زید کی حرکت اور ذرہ کی حرکت کو بھی وجود اسی نے عنایت فرمایا ہے۔

جیسے ذرہ کو وجود عنایت فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے اگر کوئی ذرہ کا خالق زید کو کہے گو قدرت عرضیہ ہی ثابت کرے اور یوں ہی کہے کہ خدا نے جو اس کو قدرت عنایت فرمائی تھی اسی قدرت عرضیہ سے زید نے ذرہ کو پیدا کیا ہے۔ تب بھی ویسا ہی کافر ہوگا جیسا کہ زید کو قدرت ذاتیہ سے خالق کہنے کی صورت میں کافر ہوتا۔

Scanned by CamScanner

اس صورت میں حضرت مولانا مرحوم کا کلام بالکل عام رہا۔ بلائیں ٹالنی، مشکل کا حل کرنا یہ صرف خدا ہی کا کام ہے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں کہ وہ ان اشیاء کو نیست سے ہست کرے اور عدم سے وجود میں لاوے پھر چاہے یوں سمجھے کہ اس کو یہ قدرت خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے اس کو ان کاموں کی قدرت بخشی بہر صورت شرک ہوگا۔

یہ معنی بھی حضرت مولانا مرحوم کے کلام کے ہو سکتے ہیں اور اس میں بھی نہ کسی سے خلاف ہے نہ اختلاف، نہ جھگڑا نہ قصہ[1]۔ مگر دقت تو یہ ہے کہ ان معنی میں بھی مولانا مسلمان ہی رہتے ہیں اور کلام کا وہ مطلب ہوتا ہے جس سے کتب اسلام بھری ہوئی اور صوفیائے کرام تو اس بارہ میں اس سے بھی زیادہ اس قدر مستغرق ہیں کہ ان کا تو مقولہ یہاں تک ہے ؎

---

[1] حاصل یہ ہوا کہ تقویۃ الایمان میں مطلقاً قدرت و تصرف کی مطلقاً غیر سے نفی فرما کر اس کے اثبات کو شرک فرماتے ہیں اور یہ بھی تسلیم فرماتے ہیں کہ چاہے یوں سمجھے کہ یہ قدرت تصرف ان کو خود بخود ہے یا یوں سمجھے کہ خداوند عالم نے یہ قدرت تصرف بخشی ہے ہر صورت میں شرک ہوتا ہے۔ تو اب دیکھنا چاہیئے کہ ایسی قدرت تصرف کون سی ہے جو ذاتی ہو یا عطائی ہر صورت میں شرک ثابت ہو تو ظاہر ہے کہ وہ قدرت تصرف بمعنی ایجاد و اعطاء وجود ہے کہ جو کسی غیر اللہ کے لیے ایسی قدرت ثابت کرے بہر صورت کافر و مشرک ہوتا ہے اور یہ عبارات مذکورہ اس مضمون پر دال ہیں کہ بایں معنی عالم میں تصرف کوئی نہیں تو تقویۃ الایمان کے کلام کا محمل یہی معنی صحیح ہونے چاہئیں واللہ سبحانہ اعلم

کہ پیشمان دل بیں جز دوست!

ہر چہ بینی بلاں کہ مظہر اوست

اور اس سے بھی زیادہ۔ مگر حضرت مولانا جس درجہ کی بات فرماتے ہیں وہ تو عین شریعت و طریقت ہے۔ اس سے تو کوئی انکار کر ہی نہیں سکتا۔

اس نہایت صاف تقریر پر شاید کوئی بہت ہی صاف دل یوں فرمائیں کہ صاحب ان عبارات میں تو عام ایجاد کی بات کہی گئی ہے۔ خاص کر تصرف و قدرت، کا تو ذکر نہیں اور تقویۃ الایمان میں خاص تصرف و قدرت کی نفی کی گئی ہے جو اپنے عموم پر قطعاً غلط ہے تو مولانا کے کلام کی کوئی عبارت ایسی ہونی چاہیئے جس سے یہ معلوم ہو کہ اس قدرت تصرف منفیہ سے ایجاد مراد ہے، اور نہ یہ تو ہم بھی کہتے ہیں کہ ایجاد خاص صفت باری تعالےٰ ہے۔ اور قدرت عرضیہ غیر کے لیے ثابت ہے۔

تو جواباً عرض ہے، بہت اچھا دم لیجئے صبر فرمایئے حضرت شہید مرحوم کے یہاں بفضلہٖ تعالےٰ سب کچھ موجود ہے۔ مگر حلم و علم و انصاف و ذہانت کی ضرورت ہے۔ جس کے مخالفین میں بہت کمی بلکہ قحط ہے۔

منصب امامت میں فرماتے ہیں:

"اس مقام میں تامل کرنا چاہیئے کہ خرق عادت کس لیے اور کیونکر ظاہر ہوتا ہے۔ اوّل کا بیان یہ ہے" (ص ۲۲، ۲۳)

اس کے بعد فرماتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

۶۔ رہا اس بات کا ذکر کہ خوارق عادت کا ظہور کیوں کر ہوتا ہے۔ سو بیان اس کا یہ ہے کہ جناب باری تعالےٰ جل جلالہٗ عم نوالہٗ اپنی قدرت کاملہ سے عالم موجودات میں اپنے مقبولین بارگاہ کی تصدیق کے بارہ میں عجیب وغریب تصرف فرماتا ہے نہ یہ کہ خرق عادت کے صدور کی قدرت اس میں پیدا کرتا ہے اور اس کو اس کے اظہار کے واسطے مامور فرماتا ہے۔ حاشا وکلا عالم ایجاد میں تصرف کی قدرت قدرت ربانی کا خاصہ ہے قدرت انسانی کے اختیار سے نہیں۔

(منصب امامۃ ص ۲۳)

عبارت منقولہ منصب امامت ۲۴، ۲۵ کے بعد جس میں بزرگان دین کا وصول فیوض غیبیہ میں وسیلہ اور برکات وایجادات وتصرفات تکوینیہ میں واسطہ ہونا بیان فرما کر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ حکیم علی الاطلاق نے ان بزرگواروں کو تصرفات کونیہ مثل نزول امطار نمو اشجار سرسبزی نباتات بقائے انواع حیوانات آبادی قریٰ و امصار وتقلب احوال ادوار وتحول، اقبال وادبار، سلاطین وانقلاب حالات انبیاء ومساکین وترقی وتنزل، اصاغر واکابر واجتماع وتفرق جنود وعساکر ورفع بلاد ودفع وباء واشغال ذلک میں واسطہ بنایا ہے۔

اس کے بعد حدیث چالیس ابدال والی بیان فرمائی ہے کہ وہ لوگ شام میں رہتے ہیں ان کی وجہ سے بارش نصرت علی الاعداء وغیرہ ہوتی ہے۔

پھر فرمایا ہے۔

۷۔ اور وساطت ان کی امور مذکورہ میں تین وجہ پر ثابت ہوتی ہے اول نزول برکت کا حال سننا چاہیئے۔ جس طور پر کہ حق جل وعلیٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے جرم

Scanned by CamScanner

آفتاب کو عالم کے منور ہونے کا واسطہ فرمایا اور دافع تاریکی و ظلمت قرار دیا ہر چند کہ نور کا پھیلنا اطراف عالم میں اور سیاہی کا دور ہونا رو بے زمین سے محض اس خدائے باری تعالےٰ کی قدرت کاملہ سے ہے جو کوئی آفتاب کو خالق نور ٹھہرائے البتہ کافر بن جاوے۔

لیکن عادت اللہ اس طریقہ پر جاری ہوئی کہ جس وقت آفتاب طلوع فرماتا ہے تمام عالم پُر انوار ہو جاتا ہے ایسے ہی مقربان خدا ہیں اور بشر خدا ان کا وجود باجود ایک آفتاب ہے۔ اوج چرخ ملکوت پر درخشاں اور ایک قمر ہے عالم جبروت سے کہ شب تار ناسوت میں تاباں ہے۔ ابدان کے نزول کے ساتھ ایک نور غیب الغیب سے ظہور فرماتا ہے کہ سبب اصلاح عالم اور انتظام بنی آدم اور باعث گردش ادوار و تغیر اطوار بن جاتا ہے پس جو کچھ تغیرات اور تقلبات مذکورہ اطراف عالم اور اطوار بنی آدم میں حادث ہوتے ہیں۔ یہ تمام ان کی قدرت کاملہ سے نہیں اور طاقت امکانی کے نتائج سے بھی نہیں اور یہ بات بھی نہیں کہ جناب باری تعالےٰ نے ان کو عالم کے استمرار میں تصرف کی قدرت عطا فرما کر بنی آدم کے کاروبار ان کو تفویض کیے کہ یہ امر الٰہی سے ان امور میں اپنی قدرت کو صرف کرتے ہیں اور یہ تصرفات گوناگون اور تغیرات بوقلموں عالم ظہور میں لاتے ہیں اس لیے کہ یہ اعتقاد شرک محض ہے جو کوئی ان کی جناب میں ایسا عقیدہ فاسد رکھتا ہے بے شک مشرک و مردود ہے اور کافر مطرود۔

بالجملہ نزول تقدیر الٰہی کسی مقبول بارگاہ کی وجاہت یا دعا کی بنا پر امر دیگر ہے اور صدور تصرفات کونی اسی مقبول سے اگرچہ باذن اللہ تعالےٰ ہو امر دیگر کہ پہلا عین اسلام

Scanned by CamScanner

ہے اور دوسرا محض کفر ہے

بریں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

(منصب امامت ص ۶۳، ۶۴)

آپ جملہ حضرات حامیان بدعت صاف صاف فرمادیں کہ اس میں آپ کا کیا اعتقاد ہے۔ ذرا خوب غور کر کے فرمانا۔

جب چوتھی صورت کو شرک کفر و الحاد فرما چکے ہو تو اس میں تو اسلام کا شائبہ بھی نہیں۔ اسی کو شہید مرحوم فرماتے ہیں۔

"کہ خواہ یوں سمجھے کہ حق تعالیٰ نے ان کو تصرف کرنے کی قدرت بخشی ہے خواہ خود بخود ہو ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے"

لیجئے اب تو وہی معنی عام ہم نے لے کر ثابت کر دیا کہ تقویۃ الایمان ہے اور اس کا خلاف واقعی تقویت الایمان ہاں تصرف کے معنے خود مصنف ہی کے کلام سے بیان کر دیئے گئے کہ ہماری مراد کیا ہے۔ ہاتھی کے کھانے کے دانت اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور۔

تکفیر کے بارہ میں جو احتیاط اور تقدس ظاہر فرمایا جاتا تھا اس کی حقیقت تو روشن ہو گئی۔ فرمایئے اب ہم آپ حاجیوں کو کیا کہیں اور کیا کہیں۔

مولانا مرحوم سے کوئی عداوت کی وجہ نہیں صرف یہی ہے کہ وہ متبع سنت کیوں ہیں، سنت کے عاشق سنت کے فدائی سنت کی زینت، لوگوں کو کیوں دلاتے ہیں، بدعت کی جڑ کیوں اکھاڑ کر پھینک دی جناب اگر شہید مرحوم اور ان کی تیغ زبان بدعت کے سر پر نہ ہوتی تو آپ حضرات کیا کرم کرتے اور کراتے خدا ہی کو علم

Scanned by CamScanner

ہے۔

اب تو بہت سنبھل سنبھل کر قدم رکھا جاتا ہے۔ مگر جب خیر ہی میں بدعت ہو تو کیسے نکل سکتی ہے۔ ہاں اللہ تعالےٰ ہی خرق عادت کے طور پر کسی بزرگ کی کرامت سے کھودے تو کھودے۔

مگر غیر سے کسی بزرگ کو بھی تو آپ حضرات نہیں مانتے پھر کہاں کو کارخانہ قدرت کا مالک سمجھ رکھا ہے اس وجہ سے ڈرتے ہیں خدا کی وجہ سے اُن سے محبت نہیں۔

بخلاف ہمارے حضرات کے کہ باوجود ان عقائد مذکورہ کے عالم میں تصرف اور قدرت ایجاد و تخلیق صرف اسی ذات وحدہ لاشریک لہٗ میں سمجھتے ہیں۔ پھر بھی محض اس وجہ سے کہ بزرگان دین مقربان بارگاہ الٰہی ہیں۔ ان کی تعظیم و محبت کو اس وجہ سے نہ نفع و نقصان کی طمع و خوف سے ایمان جانتے ہیں وَیُعْطِیْ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ پر عمل کرتے ہیں۔ افراط و تفریط کی راہ سے دور ہیں نہ اُن کو خدائی کا منصب اور اس کے کارخانہ کا مالک و مختار جانتے ہیں نہ اُن کو عام لوگوں کی طرح بارگاہ الٰہی سے اجنبی جانتے ہیں بلکہ کارخانہ عالم کے دست و پا اور قدرت خداوندی کے آگے بے دست و پا اور ان کی محبت کو ایمان اور عداوت کو موجب خذلان جانتے ہیں۔ اس مضمون کا بیان سبیل السداد میں ملاحظہ ہو۔

اب شاید کوئی صاحب یہ فرمائیں کہ مطلب تو تقویۃ الایمان کا صحیح ہو گیا۔ مگر تمہارا یہ کہنا کہ تقویۃ الایمان کی عبارت کا مطلب چوتھی صورت ہے یہ تو غلط

Scanned by CamScanner

ہوگیا۔ چلو تقویۃ الایمان کی عبارت پر ہم آج ایمان لاتے ہیں۔ مگر تمہارا دعویٰ تو غلط ہوا۔

جواباً عرض ہے کہ آپ حضرات مع جملہ مصدقین توبہ نامہ شائع فرمادیں کہ ہم نے تقویۃ الایمان کا مطلب اور ہمارے اکابر نے ایک مدت سے جو سمجھا تھا بالکل غلط تھا۔ اور اب صحیح مطلب سمجھ میں آگیا۔ اور واقعی ان لوگوں کو معمولی اردو عبارت کے سمجھنے کا بھی سلیقہ نہیں ہے تو پھر ہم بھی تسلیم کرلیں گے کہ تقویۃ الایمان کی عبارت کا مطلب یہ تھی صورت نہیں ہے۔ یہ ساری جدوجہد، ردوکد تو اسی لیے تھی کہ اس کا مطلب صحیح ہو جب وہ صحیح ہوگیا تو اصل مقصود حاصل ہوگیا۔ طریق خاص تو مطلوب نہیں مقصود اصلی وہ ہے جو الی المطلوب ہے ؎

شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گذشتی
گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد

بلکہ تقویۃ الایمان کی عبارت بھی صحیح ہوئی اور مسئلہ استعانت بالغیر میں بھی آپ سیدھے ہوگئے وذلک مالا رناہ۔

اور یہ تو فقط آپ کی دلجوئی کے لیے عرض کیا گیا ہے اگر کوئی صاحب ایسا فرمائیں گے تو پھر ہم کچھ اور بھی عرض کریں گے۔ اور ابھی عرض کر بھی چکے ہیں۔ کوئی علمیت کی بات آپ کی جانب سے فرمائیے تو سہی۔ بھلا بدعت و سنت کا مقابلہ ہی کیا۔

الحمد للہ تعالیٰ کہ مطلب صاف ہوگیا اور گو کلام طویل ہوگیا مگر خدا چاہے بات بھی ایسی صاف ہوئی ہے کہ اہل انصاف پسند ہی فرمائیں گے ہاں طول ہے مگر فضول

نہیں اور اس کی بھی ضرورت اس وجہ سے ہوئی کہ مخالفین کو اپنے علم و فضل معقول و منقول پر بڑا ناز تھا۔ اس وجہ سے اس قدر عرض کیا تاکہ ان صاحبوں کو اگر خداوند عالم انصاف مرحمت فرماوے تو اپنا بلغ علم اور تقوے ورع سب معلوم ہو جائے۔

حضرت مولانا مرحوم کے کلام پر ایک صدی سے مخالفین طبع آزمائیاں کر رہے ہیں اور یہ مسئلہ سر فہرست ہوتا ہے۔ اور اس میں اپنی جانب نہایت قوی سمجھی جاتی ہے۔ سو اس مسئلہ کی یہ حالت ہے کہ بعون السداد بفضلہٖ تعالےٰ تمامہا مسلّم ہو گیا۔ صرف دو باتوں پر اعتراض تھا وہ بھی نفس مسئلہ سے بے تعلق ان کی حقیقت اب کھل گئی۔

بس اب سب مل کر مجمع کریں یا جلسہ کر کے اس رسالہ کا جواب لکھ دیں۔ ایک دو تین خواجین ہی نہیں تمام ہندوستان کے بدعتی مل جائیں۔

میں بھی تنہا نہیں ہوں میرے ساتھ بھی بزرگوں کی برکت اور کرامت بفضلہٖ تعالےٰ خاں ہے۔ ساری خدائی ایک طرف فضل الٰہی ایک طرف۔

اگر جواب نہ لکھ سکیں تو اس مسئلہ میں توبہ نامہ شائع کر دیں۔ اور پھر کسی بات میں مولانا اسماعیل صاحب مرحوم کی جھگڑا نہ کریں۔ کیونکہ اس میں حقیقت سب کی معلوم ہو گئی۔

ورنہ سب متفق ہو کر ایک کو عبارات متنازعہ فیہا میں سے پیش کریں، اور اس کا مطلب اپنے نزدیک متعین فرما دیں اور اس کا خلاف اسلام یا مخالف سنت والجماعت ہونا قطعاً ثابت کر دیں جس میں تاویل صحیح نہ ہو سکے اس کا جواب اگر ہم

سے سُن لیں تو تمام عمر گفتگو کا موقعہ نہ دیں بلکہ اولاد کو بھی وصیت کر جائیں۔

اور جیسا اپنی بائیس عبارتوں کا مطلب آپ صاحب بیان فرمائیں گے اسی طرح ہم بھی بیان کر دیں گے ورنہ ویسے اگر اپنے ایمان کو گالیاں دے دے کر برباد کرنا ہے تو ان کو اختیار ہے۔ ہمارا کیا نقصان اگر ہمت ہے تو توبہ نامہ شائع کر کے عبارت متعین فرماؤ ورنہ کیوں اور زیادہ ذلیل ہونے کو دل چاہتا ہے۔ آخر قیامت ضرور آنے والی ہے خدا سے ڈرو۔

ہاں یہ ہمارا بفضلہ تعالےٰ دعویٰ ہے جس کو زور سے کہتے ہیں کہ اہل بدعات یا تو ان کو بوجہ غلبت بدعت فہم کا ماہ ہی نہیں رہا کہ صاف بات کو الٹا سمجھتے ہیں یا قصداً خلاف ایمان و دیانت کرتے ہیں۔ اور اس کی دلیل بندہ کے رسائل اور یہ رسالہ ہے خان بریلوی میں ان کے اذناب میں ہمت ہو تو مستعد ہو جائیں۔ دنیا بھر کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ مگر بندہ کو تو اب اس سے بھی محروم کر دیا ہے

ہم اس کو بھی ہزار سمجھتے ہیں مغتنم
آئیں غلط سہی جو شکایت کیے ہوئے

مگر خان صاحب بہت ہوشیار ہیں گالیاں تو جب دیں جب پہلے اپنا مسلم کھڑا کر لیں۔ ایک نہیں دو تین پھر اب یہ اور چوگنا ہو گیا۔ ؎

خوشی میئے دارد کہ گفتے نمے آید

خلاصۂ کلام سبیل السداد کے متعلق ہم پر دو الزام تھے ایک تو یہ کہ ہم نے جو چوتھی صورت کو مختلف فیہا قرار دے کر مخالفین کا عقیدہ بتایا تھا یہ ہمارا بہتان

Scanned by CamScanner

تھا، اس کو ہم نے مخالفین ہی کی بائیس عبارات سے ثابت کر دیا کہ ضرور مخالفین کا یہی اعتقاد ہے اور وہ لوگ خان صاحب کے ارشاد کے موافق وہی ہیں جو وہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کو فرماتے ہیں۔

ان عبارات کا یا تو مطلب بشرائط مذکورہ صاف صاف بیان فرمائیں ورنہ یہ الزام ہی نہیں بلکہ اُس بُرے اعتقاد کے جس قدر لازم ہیں وہ سب ان پر لازم ہوں گے۔

اور یہ ہم نہیں عرض کرتے انہیں کے ارشاد کا خلاصہ ہے۔

اور اس بنا پر خان بریلوی اور اُن کے ہم خیال اور اذناب پر یہ ان کا چوتھا اقراری مسلم کفر ہوگا جس کی طرف خان والا شان کو مسئلہ اذان سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

ایک مردہ سنت کے زندہ کرنے میں تو سو شہیدوں کا ثواب ہے مگر یہی تو بیان فرمایا جائے کہ خود ایمان لانے میں اور دوسروں کو عقاید کفریہ سے توبہ کرانے میں کے لاکھ شہیدوں کا ثواب ہوگا۔ خدا کی قدرت آپ اور سو شہیدوں کا ثواب۔

اجی خان صاحب آپ سنت کو کیا زندہ فرمائیں گے، اگر زندہ سنت کے مردہ کرنے کی آپ کوشش نہ فرمائیں یا مردہ بدعات کے جلانے کی سعی نہ فرمائیں تو بھی آپ کی بڑی عنایت ہے آپ کا تو خیر بھی شاید بدعت کے تقدس پانی سے ہوا ہے آپ کو تو جملہ بدعات بھی سنت ہی کے رنگ میں نظر آتی ہیں۔

Scanned by CamScanner

اذان نماز جمعہ جماعت تو جب کہنے کہ جب پہلے اسلام بھی ثابت فرمالیجئے۔

نئے نئے گھڑ شرک آپ ہی کے مسلمات سے آپ پر لازم آتے جاتے ہیں اور سنت کے زندہ کرنے کی فکر ہے

یہ بھی وہی ہوئی کہ عزرائیل کرہ تھا۔ بدن پر کپڑے نہیں سر منہ کالی کی فکر۔ کیوں نہ ہو بدعت میں جدت اسی کا نام ہے۔

دوسرا الزام یہ تھا کہ ہم نے جو کہا تھا کہ تقویۃ الایمان کی عبارت کا مطلب بھی استعانت کی چوتھی ہی صورت ہے۔ اس کی نسبت یہ ارشاد ہوا تھا کہ:

"یہ بالکل غلط ہے مولینا کہاں تصرف وغیرہ کے قائل ہیں"

اس کا جواب متعدد طریقوں سے دیا گیا۔

۱۔ یہ کہ قرینہ عقلیہ اس پر قائم ہے کہ بجز چوتھی صورت، کے اور کوئی معنی تقویۃ الایمان کی عبارت کے ہو ہی نہیں سکتے۔

۲۔ قرائن نقلیہ ایک سوایک عبارتیں منصب امامت اور صراط مستقیم کی دمغان کے تراجم کے پیش کی گئیں، جن سے یہ ثابت ہو گیا کہ کرامت معجزہ عقد ہمت تصرف، وساطت وذریعہ ہونا بزرگان دین کا فیوض ربانی میں امور تکوینیہ میں ان کا دخل ان سب کے حضرت ممدوح معتقد ہیں۔ اس بنا پر تقویۃ الایمان کی عبارت، کا مطلب وہی چوتھی صورت ہے اور کوئی احتمال ہو ہی نہیں سکتا۔

۳۔ پھر تقویۃ الایمان ہی کی عبارت میں اس امر کے تیرہ قرائن بتائے ہیں جن سے یہ ثابت ہو گیا کہ مراد چوتھی ہی صورت ہے۔

Scanned by CamScanner

۴۔ پھر اس عبارت تقویۃ الایمان میں اظہار نقرات ایسے پیش کئے گئے جن سے یہ ثابت کیا گیا کہ عبارت مذکورہ کا مطلب سوائے چوتھی صورت کے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔

۵۔ جو مطلب کہ مخالفین بیان فرماتے ہیں اس کو تسلیم کر کے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ پھر بھی حضرت مولانا مرحوم کا مطلب صحیح ہے۔ گر تصرف و قدرت کے یہ معنی ہیں کہ ایجاد اور تکوین اور خلق صفات مختصہ بالباری تعالےٰ سے ہے اس کو کوئی کسی کے لیے ثابت کرے گا تو مشرک ہو جائے گا چاہے ذاتی ثابت کرے یا عرضی اور اس کو بھی دس عبارتوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل ابھی مفصل مذکور ہو چکی ہے۔ فتدبر فیہ ۱۲

اب دیکھنا ہے کہ عثمان صاحب اقرار، انکار کیا فرماتے ہیں یا جیسا کہ صفحہ پر تحریر فرمایا ہے۔ سکوت ہی فرماتے ہیں۔ تعجب ہے کہ جواب تو میری تحریر کا لکھیں اور اپنا جواب کسی معتبر آدمی سے چاہیں، نیز آئندہ کا تو آپ کو اختیار ہے مگر یہ قصہ جو بندہ کے ساتھ شروع کیا ہے اس کو تو پورا فرما ہی دیجئے ہمیں بھی زیادہ فرصت نہیں۔

اور واقعی ہم تو اب یہ عرض کرتے ہیں کہ آپ کے تو معتبرین کے ساتھ بھی کلام کرنا تضیع اوقات ہے نہ علم کی بات فرماتے ہیں نہ دوسرے کی بات سمجھتے ہیں۔ نہ حق کے اظہار کی اُمید ہے ہاں شاید کسی کو ہدایت ہو جائے تو کیا بعید ہے

یہ جو کچھ عرض کیا گیا ہے "سبیل السداد" کے متعلق عرض کیا گیا ہے۔ اور

Scanned by CamScanner

"السحاب المدرار" کے متعلق کیا عرض کروں۔ اس کے متعلق جو آپ نے تحریر فرمایا ہے وہ اس سے بھی زیادہ قلت فہم اور انصاف پر دال ہے۔ اگر اس کا جواب آپ نے تحریر فرمایا اور اس کے جواب کا وعدہ تو پھر اس کے متعلق بھی عرض کریں گے وعدہ کیا حاصل۔

سنا گیا ہے آپ کو ان آٹھ صفحوں پر بہت بڑا فخر ہے اور آپ کے اذناب کا تو دماغ عرش سے بھی بالا ہو گیا مگر اس رسالہ کے بعد خدا چاہے آپ کا دماغ درست ہو جائے گا۔

ہاں "السحاب المدرار" کے متعلق فقط بالاجمال اس قدر عرض ہے کہ اگر سمجھ ہے تو سمجھ جایئے ورنہ خدا چاہے تو اسی کے قریب یا کچھ کم زیادہ اس کا جواب بھی پیش کیا جائے گا غور سے ملاحظہ کیجئے۔

جو شخص کسی کا جواب دیتا ہے اور اس کے استدلال کو باطل کرتا ہے اور شقوق نکالتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر شق مستدل کا مذہب ہو بلکہ یہ محال ہے اور جب کوئی متکلم اپنے کلام کا اسی کلام میں مطلب بیان کر دے تو اب اس مطلب کے علاوہ دوسرا مطلب ثابت کرنے کے لیے کوئی دلیل پیش کرنی ہرگز قابل سماعت نہیں۔

کلام بنانا اور وہ بھی اپنی سمجھ ناقص کے مطابق یہ نہ ہونا چاہیئے یا اس کو مصنف کی تصریح کے مطابق بیان کرنا چاہیئے۔ جس میں وہ کلام بھی صحیح رہے اور کفر بھی لازم نہ ہو، بس یہی آپ کی کل تحریر کا جواب ہے آپ غور فرمالیں جواب ہوا یا نہیں۔

Scanned by CamScanner

باقی اور جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ جب آپ یہ بیس حیلات کفریہ ردو "فصل الخطاب" اور "تائید برکات الامداد" اور "کرامات امداد اللہ" کا جواب اسی انداز سے دے لیں گے۔ تب ہم بھی آپ کو بتادیں گے۔ ہم ایسا نا عرض کرتے ہیں کہ آپ نے "السحاب الدرار" کے متعلق جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس قدر لچر اور پوچ ہے کہ اس کا رد کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ اسی واسطے آپ نے شاید اخیر میں اعلان بھی کر دیا ہے۔ کہ سوائے تین حضرت کے اور کسی کا جواب نہیں دیں گے خیر چونکہ "سبیل السداد" کا من کل الوجوہ مجھ ہی سے تعلق ہے۔ اس وجہ سے اس کا جواب آپ ضرور ہی دیں۔

اگر خداوند عالم کو منظور ہے تو "السحاب الدرار" کی کسر بھی اس میں نکل جائے گی آپ اس کا جواب تو پہلے لکھیں۔

تعجب ہے کہ "براہین قاطعہ" کا مطلب جو ہم نے عرض کیا ہے اس پر تو آپ اعتراض فرمادیں اور جواب خاص مولانا خلیل احمد صاحب دامت برکاتہم سے طلب فرمادیں اور کسی کی بات کا جواب نہ ہوگا۔ وہی بریلوی جدید انداز ہے۔ خیر ہم بھی اس وجہ سے ابھی اس کا جواب مفصل نہیں لکھتے۔ جو "السحاب الدرار" کو دیکھے گا اس کو آپ کی تحریر کی حقیقت خود ہی معلوم ہو جائے گی۔

خان صاحب اور مسائل بدیعہ میں تو چونکہ پہلے اپنی بدعت قرنوں سے لکھتے آئے تھے وہی بے سوچے سمجھے آپ نے بھی نقل فرمادیا۔

اور "براہین قاطعہ" کے متعلق تو خدا ذکر ہے کہ آپ کبھی آپ کو تو

Scanned by CamScanner

مطلب کی ہوا تک بھی نہیں لگی۔

اگر ہماری عرض مبالغہ معلوم ہو تو وعدہ جواب فرمائیے پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ تعالےٰ اگر آپ کی جہالت کا جاہل بھی اقرار نہ کر لیں تو پھر جواب ہی کیا ہوا۔

خدا کرے آپ اس رسالہ کا جواب لکھ دیں تب میں آپ کو بتاؤں کہ براہین قاطعہ کی عبارت کا مطلب یہ ہے۔

خان صاحب سُن لو خدا چاہے ہماری پیشین گوئی ہے جیسے فاضل احمد رضا خان صاحب اپنے مسلم کفر کو نہیں اُٹھا سکے۔ آپ بھی اگر مر جائیں گے اور اپنے ساتھ جملہ مصدقین کو بھی لے لیں گے تو جواب نہیں دے سکتے اگر ہمت ہے تو لکھ دیکھیں۔ آپ نے تو انہیں دس صفحوں میں اپنے ایسے ہاتھ کٹائے ہیں کہ اس کا کوئی علاج ہی نہیں۔

ہاں یہ کہہ سکتے ہو کہ اب تک مشرک کافر ملحد تھے۔ اب توبہ کرتے ہیں ورنہ بدون توبہ تو جیسا آپ ان عبارات کا مطلب بیان فرما دیں گے معلوم ہے۔ آپ کو یہ معلوم نہیں کہ آپ الیضاح میں کیا کیا لکھ گئے ہیں۔

مشکل ہے کہ آپ کا مطلب بھی ہمیں ہی سمجھانا پڑتا ہے۔ آپ کا اعلان سبیل السداد کے متعلق نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے متعلق تو فقیر (یعنی آپ) ایک دفعہ الیضاح لکھ چکا ہے۔ اگر ایسے فقیر تھے تو فصل الخطاب لکھنے کی فقیر کو کیا حاجت تھی۔

Scanned by CamScanner

اب حج کا قصد فرمایا جب دنیا کو وہابی نجدی خال مغل کافر بنا چکے۔ فصل الخطاب لکھتے وقت مفتی تھے۔ اور اب جواب لکھنے کی نوبت آئی تو فقیر ہو گئے۔ فقیر کو فرصت نہیں۔ جس فرصت میں فصل الخطاب، اور یہ بیس صفحات، لکھے ہیں۔ اسی میں جواب بھی لکھیئے۔

کسی عورت کو حمل تھا اس نے نکاح کیا اور اپنی ساس سے کہا کہ اماں آپ کے یہاں بیاہ کے گئے مہینہ بعد میں بچہ پیدا ہونے کا دستور ہے۔

ساس نے کہا کہ بیٹی اس میں دستور ہونے کی کیا بات ہے دنیا میں نکاح کے بعد کم از کم نو ماہ کے بعد بچہ پیدا ہوتا ہے اس کو جتنے دنوں کا حمل تھا ان کو نو ماہ سے کم کر کے کہا کہ ہمارے یہاں تو نکاح کے اتنے دنوں میں بچہ پیدا ہوتا ہے۔

ساس نے کہا کہ بیٹی ایسا غضب نہ کیجو ناک کٹ جائے گی بہو نے کہا کہ ناک کٹوا رہو اس دفعہ تو میں اپنے ہی یہاں کا دستور برتوں گی اس کے بعد جو آپ فرمائیں گی۔

خان صاحب آئندہ تو آپ مختار ہیں جس سے چاہیں تخاطب فرمائیں جس سے چاہیں نہ فرمائیں۔ مگر اس دفعہ تو جواب دینا ہی پڑے گا۔

Scanned by CamScanner

ورنہ جیسے سبیل السداد کو تسلیم فرمایا ہے اس کی نسبت بھی تسلیم ہی کرنا سمجھا جائے گا۔ اور اقراری کفر لازم آئے گا۔ آئندہ آپ کو اختیار ہے۔ ہم ہر طرح خدمت اور تعمیل ارشاد کے لیے حاضر ہیں۔

مہربان خان صاحب نے ایضاح صفحہ چالیس کی دوسری سطر میں جہاں یہ لکھا ہے کہ دو سال بعد دیوبندیوں کی طرف سے صرف ایک مسئلہ کا جواب آیا ہے۔

اسی کے حاشیہ پر یہ بھی لکھ دیا ہے کہ دو مسئلوں کا اور جواب بعد جواب لکھنے کے آیا جن میں سے ایک کا تو لکھ دیا اور دوسرا رسالہ جس کا تھا اس نے طلب کر لیا۔ مگر بعد میں جناب مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کی طرف سے اس کا رد کافی اور وافی طبع ہو کر شائع ہو گیا۔ پھر میں نے اس کے رد کی ضرورت نہ سمجھی۔

عرض ہے کہ جس کا جناب نے جواب لکھا ہے اس میں کیا تحریر فرمایا ہے جو اس کے جواب میں جناب سے اُمید ہوتی تھی بلکہ اور الٹا گلے پڑ گیا اس کو تو میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آپ ہرگز ہرگز سمجھے بھی نہ ہوں گے چہ جائیکہ جواب تحریر فرماتے اور یوں تو آدمی جو چاہے لکھ دے اور کہہ دے کہ یہ فلاں فلاں کتاب کا جواب ہے۔ اگر آپ اپنی ایضاح کو یوں فرمائیں کہ یہ سکندر نامہ اور

Scanned by CamScanner

ابوالفضل بہار دانش کا جواب ہے تو کوئی آپ کی زبان یا قلم کو روک سکتا ہے۔

جناب آپکا تمام گروہ جب تقویۃ الایمان کے مطلب کو سو سال سے نہ سمجھ سکا تو آپ جو سمجھیں گے معلوم ہے۔

خیر یہ تو کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ کا مضمون ہے۔ ہر شخص یوں ہی سمجھتا ہے کہ میں ہی خوب سمجھتا ہوں۔

مگر بات یہ ہے ؎

کتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

آپ ناظرین جو فیصلہ کریں اور خداوند عالم جس کی تحریر کو قبول فرمائیں وہی تحریر قابل قبول ہے۔

مگر افسوس یہ ہے کہ آپ نے ان دو رسالوں کو کافی الدوافی رد فرمایا ہے جس میں بجز سفلظات گالیوں کے اور کچھ بھی نہیں جس کو خان بریلوی کے ہوا خواہوں نے بھی نفرت کی نظر سے دیکھا۔

خیر یہ تو اپنا اپنا مذاق ہے۔ کسی کو نجاست ہی کی بو خوش معلوم ہوتی ہے اور عطر سے بے ہوش ہوتا ہے۔ کسی کو بدعت ہی سنت معلوم ہوتی ہے۔

لیکن عرض یہ ہے کہ ان کا جواب "فظلی لابن رضا طبقب بہ جبل من مسد فی جیدہ الدما ولد" جو شائع ہو گیا وہ بھی جناب نے ملاحظہ فرمایا یا نہیں۔

Scanned by CamScanner

اگر ملاحظہ سامی سے درگذرا ہو تو بندہ کو مطلع فرمایئے بذریعہ رجسٹری
حاضر خدمت شریف کروں۔ مگر گستاخی معاف سمجھے گا کون ضرورت تو اس
کی ہے اور یہ نصیب اعدا ہے۔

وَاللّٰہُ تعالیٰ ھُوَ الْمُوَفِّقُ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ
الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ
سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

تمت بالخیر

کتبہٗ عبدہ الراجی لعفوہ وکرمہ محمد مرتضیٰ حسن عفی عنہ چاندپوری ابن اسد اللہ الغالب
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ فی اوائل جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ ثلثین وثلثمائین بعد الف
من الہجرۃ علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام وتحیۃ

Scanned by CamScanner

قابل ملاحظہ

فاضل بریلوی احمد رضا خان و مولوی کرامت اللہ خان صاحبان استمداد کی چوتھی صورت کو اگر آپ بھی شرک و کفر و الحاد فرماتے ہیں تو اپنی بائیس عبارتوں کا ایسا مطلب بیان فرمائیں کہ جس سے چوتھی صورت خارج ہو جائے۔ ورنہ آپ کو معلوم ہے کہ مولوی ریاست علی خان صاحب کی زد آپ پر بھی اقراری کفر و شرک و الحاد لازم آئے گا۔ اور اگر چوتھی صورت کے جواز کے قائل ہیں تو بھی آپ کے خان شاہجہان پوری آپ پر بھی کفر و الحاد و شرک کا فتویٰ دے چکے ہیں یا تو ان کو بھی وہابی نجدی ضال و مضل کہو یا ان کا جواب دو سکوت مفید نہیں ہو سکتا۔

خواتین ثلاثہ ہی نہیں بلکہ جملہ قائلین جواز استمداد جنہوں نے فصل الخطاب پر دستخط کیے ہیں۔ سب مل کر بھی خدا چاہے چوبیس عبارات مذکورہ رسالہ توضیح المراد کا مطلب ایسا نہیں بیان کر سکتے۔ جس سے چوتھی صورت استمداد بالغیر کی نکل جائے تو اب یا تو سب اپنی اپنی مہری دستخطی توبہ شائع فرمائیں ورنہ اقراری شرک کفر و الحاد سے بچاؤ کی صورت ظاہر کریں اور ہمت ہو تو عبارات مذکورہ کا مطلب بیان فرمائیں ہم بھی خدا چاہے خدمت

کے لیے موجود ہیں چھ ماہ تک جواب کا انتظار ہوگا۔

خواہیں ثلاثہ کی خدمت میں رسالہ رجسٹری شدہ بھیجا گیا ہے مدت فیصلہ دس روز دو ہفتہ کے اندر ہونا چاہیئے۔

بندہ

محمد مرتضیٰ حسن مفتی مدرسہ چاندپوری مدرس اول مدرسہ امدادیہ دربھنگہ